سلسلة إحياء العلوم وحفظ المتون

اضافہ وتصحیح شدہ ایڈیشن

اجراء نحو وصرف

مع

اصطلاحات نحویہ

- عربی عبارت پر عبور حاصل کرنے کے لیے بے حد مفید
- متون معتبرہ سے ماخوذ تقریباً (۲۲۵) تعریفات نحویہ

مرتب

محمد الیاس بن عبداللہ گڈھوی (ہمت نگری)

مدرس: مدرسہ دعوۃ الایمان مانک پور ٹکولی، نوساری، گجرات (الہند)

ناشر

ادارۂ صدیق، ڈابھیل، گجرات

تفصیلات

اسم کتاب:.................................اجراءنحو وصرف مع اصطلاحات نحویہ

مؤلف:.........................مولانا محمد الیاس گڈھوی (ہمت نگری)

فون:98259,14758

بہ اہتمام:.......................................مفتی ابو بکر صاحب پٹنی

نظر ثانی:......مولانا محمد علی صاحب بجنوری (مدرس دار العلوم دیوبند)

مولانا اشرف صاحب تاجپوری (مدرس جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل)

مُعاوِن:.........................مولانا احمد صاحب ایلولی (ہمت نگری)

طباعت بارِاول...............................۱۴۳۰ھ ۲۰۰۹ء

طباعت بارِ دوم...............................۱۴۳۱ھ ۲۰۱۰ء

تعداد:..۱۱۰۰

ناشر:.......................................ادارۂ صدیق، ڈابھیل، گجرات

PUBLISHER

IDARA-E-SIDDIQ

DABHEL SIMLAK-396,415

DIST. NAVSARI (GUJARAT)

99133,19190/99048,86188

اجراءِ نحو وصرف

فہرست

تقریظ

حضرت مولانا عبداللہ صاحب کاپودروی دامت برکاتہم

بسم الله الرحمن الرحيم

عزیزم مولوی محمد الیاس صاحب! زادکم اللہ علما وفضلا

بعد سلام مسنون!

آپ کی مُرتَّب کردہ کتاب ”إجراء النحو والصرف“ اور ”الاصطلاحات النحوية“ کو دیکھا، دونوں حصے بہت پسند آئے، طلبا اگر قواعد کا اجراء کرسکیں اور جملوں میں تطبیق کرنے لگیں تو نحو پختہ ہوسکتا ہے، مجرد قواعد کا یاد کرلینا قطعاً کافی نہیں۔

آپ نے آسان انداز میں تعریفات لکھ کر بہت مفید کام کیا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو اجرِ عظیم عطا فرماوے اور اِس کتاب کے نفع کو عام کردے۔ آمین

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

احقر: عبداللہ غفرلہ کاپودروی

۳۰/اپریل ۲۰۰۹ء

تقریظ

حضرت مولانا محمد علی صاحب بجنوری مدظلہ العالی

(مدرس دارالعلوم دیوبند)

باسمه سبحانه وتعالیٰ

حامداً ومصليا. أما بعد:

عربی تعلیم کا بنیادی مقصد قرآن وحدیث کے مفہوم ومعانی کے صحیح ادراک کی صلاحیت پیدا کرنا ہے، اس مقصد کے حصول کے لیے عربی زبان کے قواعد (نحو، صرف) کو جو کلیدی حیثیت حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں؛ لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس زمانے میں عربی مدارس کے طلبہ گوناگوں وجوہات کی بنا پر اس فن کے تعلق سے تہی دامن نہیں تو کم مایہ ضرور ہیں۔

اس کی ایک اہم وجہ ''فنّی اصطلاحات'' کا یاد نہ ہونا یا غلط یاد ہونا، نیز ''تمرین واجراء'' کا نہ ہونا ہے، حالاں کہ کسی بھی فن میں مہارت کے لیے اس فن کی ابتدائی اصطلاحات کی صحیح تعریفات یاد کرنی اور یاد کرانی ضروری ہیں۔

اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے جناب مولانا محمد الیاس صاحب مدظلہ کو انہوں نے اس کی فکر لی اور کمزوریوں کے اسباب وعوامل پر غور کر کے ''تعریفاتِ نحویہ'' اردو، ''اصطلاحات نحویہ'' عربی دو کتابیں تالیف فرمائی، نیز تمرین واجراء کا طریقہ بھی بیان کیا جو انشاء اللہ طلبہ کی صلاحیت سازی میں معاون ومددگار ہوگا۔ طلبہ کی چلی آرہی کمزوریاں فرو ہوجائے گی۔

کتاب اس قابل ہے کہ اربابِ مدارس اگر اس کو سالِ اول سے پہلے درجۂ اعدادیہ میں اپنے نصاب کا جز بنالیں تو اس کا فائدہ بچشمِ خود دیکھیں گے، اللہ تعالیٰ موصوف کی مخلصانہ جدجہد کو شرف قبولیت سے نواز کر کتاب کی افادیت کو عام وتام فرمائیں۔ (آمین)

والسلام

(حضرت مولانا) محمد علی قاسمی مدرس دارالعلوم دیوبند

۷/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ

تقریظ

حضرت مفتی ابوبکر صاحب پٹنی مدظلہ

(استاذ جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلي علىٰ رسوله الكريم

امّا بعد! عربی زبان سے ہماری وابستگی کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ قرآن وحدیث کی زبان ہے، اور ہمارا علمی اثاثہ تقریباً اسی زبان میں محفوظ ومدون ہے، اور ہمارے مدارس اسلامیہ عربیہ کے نصاب میں مروجہ اکثر وبیشتر کتب بھی اسی زبان میں ہیں۔

مدارس میں اس وقت رائج درسِ نظامی کی کتابیں دو طرح کی ہیں: بعض کتب کا تعلق علومِ عالیہ سے ہیں اور بعض کا تعلق علومِ آلیہ سے۔ علوم آلیہ کی تعلیم کے ذریعے طلبہ میں صلاحیت واستعداد پختہ کر کے علوم عالیہ کی تعلیم سے طلبہ کو سنوارا جاتا ہے۔

علومِ آلیہ کے حوالے سے جس قدر فنون پڑھائے جاتے ہیں تقریباً سب ہی اپنی جگہ اہم ہیں؛ لیکن ان میں فن نحو وصرف کی حیثیت جسم کے لیے روح کی سی ہے؛ لیکن ان کی تعلیم کا عمومی رواج یہ ہے کہ قواعد حفظ کروانے پر بہ نسبت اجراء وتمرین کے زیادہ زور دیا جاتا ہے؛ اسی سلسلہ میں مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی میاں ندویؒ کا ارشاد ملاحظہ ہو: ’’دراصل قواعد کی تعلیم کا فطری طریقہ یہ ہے کہ ان کو مجرد قواعد ومسائل کی صورت میں طلبہ کو صرف سمجھا اور رٹا نہ دیا جائے؛ بلکہ جملوں اور عملی مثالوں کے ساتھ ان کو ذہن نشین کیا جائے، اور طلبہ سے عملی طور پر ان کا اجراء کیا

جائے، قواعد کو زبان سے الگ کر کے نظری طور پر سکھانا صرف متأخرین اہل عجم کی خصوصیت ہے، اہل زبان اس سے نا آشنا ہے'' [مقدمۂ معلم الانشاء اول]۔

بنا بریں اجرائی خلاء کو پُر کرنے کے لیے رفیقِ محترم مولانا الیاس صاحب گڈھوی زید مجدہ ''اجراء النحو والصرف'' نامی کتاب ترتیب دی ہے، اور اس کے ساتھ ہی بہ زبان عربی ''اصطلاحات نحویہ'' کے نام سے نحوی اصطلاحات بھی اس کے ساتھ شامل کر لی گئی ہے؛ تاکہ اہل ذوق کے لیے اس کو یاد کرنا آسان ہو، کہ جو جامعیت عربی زبان میں ہے یقیناً دیگر زبانیں اُس سے خالی ہیں؛ چناں چہ اُس کا اندازہ اِس سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اِس کتابچہ میں یہ تعریفات جس قدر صفحات کو گھیرے ہوئے ہیں کوئی اَور زبان ہوتی تو اِس سے کافی زیادہ صفحات درکار ہوتے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اِس کتاب کو طلبہ کے لیے بے حد نافع بنائے، اور موصوف کے لیے اپنی رضامندی کا ذریعہ بنائے، آمین۔

ابوبکر بن مصطفیٰ پٹنی عفی عنہ
مدرس جامعہ اسلامیہ ڈابھیل
۵/رجب المرجب ۱۴۳۰ھ

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ ربّ العالمین، والصلوٰۃ والسلام علیٰ أفصح العرب وعلیٰ اٰلہ وأصحابہ وأتباعہ الذین بذلوا جھودھم في سبیل حفظ القراٰن وعلومہ، وفي طریق إشاعة السنة النبویة وما یتعلق بھا من الفنون.

امابعد! قرآن وحدیث اوران کے متعلقہ علوم ایک بحرِ ناپیدا کناراوراتھاہ سمندر ہے، اس میں بے شمارصاحب بصیرت علما وفضلا نے غوطہ زنی کی؛ لیکن ہرایک نے یہی کہا:"ماعلمنا کما کان حقه".

اس کا کونسا پہلو ہے کہ جس کے متعلق دعویٰ کیا جاسکے کہ اب کشتی ساحل پر لگ گئی ہے، کسی بھی زاویہ کے متعلق تکمیل کا دعویٰ یقیناً خلافِ حقیقت ثابت ہوگا۔ ان بے شماراورمختلف النوع علوم میں بعض کی حیثیت کلیدی واساسی ہے، کہ ان کے بغیر چارۂ کارنہیں، اوروہ ''نحووصرف'' ہیں۔ بحمداللہ یوم تدوین سے تاایں دم دیگر فنون کی طرح ان دونوں فنون میں بھی متقدمین ومتأخرین نے اس قدرخدمات انجام دی ہے کہ آگے کچھ سوچنا اوراس سلسلے میں قلم اٹھانا کبھی بے معنی سا معلوم ہونے لگتا ہے؛ مگر

ستاروں کے آگے جہاں اوربھی ہے

یہ ممکن ہے کام کرنے والے کے لیے کوئی خالی گوشہ نکل آئے۔

چناں چہ اس بے بضاعت نے عرب ممالک کی کتبِ نحووصرف کا مطالعہ کیا، اوران کے اسلوب کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ جس طرح ہمارے ملک میں

ریاضی وانگریزی فنون سکھانے کا اسلوب اجراء وتمرین پر مشتمل ہے، اُن ممالک میں نحو وصرف سکھانے کا اسلوب بھی اسی طرح اجراء وتمرین پر مشتمل ہے۔

اور حقیقت بھی یہ ہے -جیسا کہ اربابِ تعلیم وتعلم جانتے ہیں- کہ فنون میں اجراء وتمرین کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے، اور تبحر فی العلوم کا زینہ ہے؛ اِس کی اہمیت اور آسان صورت بہ قول حکیم الامت حضرت تھانویؒ ملاحظہ فرمائیں:

تبحر فی العلوم کی آسان تدبیر

ایک صاحب نے عرض کیا کہ: حضرت نے آج کل کے غالب حالات پر نظر کر کے تبحُّر فی العلوم (علوم میں مہارت) کو فرض عین فرمایا تھا، جس سے مجھ کو تو ضرور ہی تبحُّر کا بے حد شوق ہو گیا ہے، کیا سہولت کے ساتھ کوئی صورت پیدا ہو سکتی ہے؟ کہ وقت بھی زائد صَرف نہ ہو اور قابلیت بھی بہ قدرِ ضرورت پیدا ہو جائے۔

فرمایا: کون سا مشکل ہے؟ اِس کی صورت یہ ہے کہ اگر کوئی شفیق استاذ توجہ کرے، اول ایک کتاب ادب کی پڑھا دے خواہ ''مفید الطالبین'' ہی ہو؛ مگر اِس طرح کہ اِس میں صَرف ونحو کے قواعد بھی ساتھ ساتھ جاری کراتا جائے، اور ایسے قواعد کچھ زائد نہیں ہیں، پندرہ بیس ہوں گے، جن سے صرف اِتنا معلوم ہو جائے کہ اِس پر زبر کیوں آیا؟ زیر کیوں ہے؟ اِس کے بعد قرآن شریف کا ترجمہ اِس طرح ہو کہ اُس میں بھی قواعد جاری کرائے جائیں، اور ایک کتاب حدیث کی پڑھا دی جائے مثلاً: مشارقُ الانوار، جو بہت بڑی بھی

نہیں، اور ایک کتاب فقہ کی جیسے: قدوری، اِس کے بعد یا ساتھ ساتھ دو تین کتابیں صَرف ونحو کی بھی پڑھا دی جائیں، اِس سے مناسبت پیدا ہو کر ضروری کتابوں کا مطالعہ بہت سہل اور آسان ہو جائے گا‘‘۔

(حضرت تھانویؒ کے اصول وضوابط ص:۹۹)

اسی اجراء کی حیثیت حضرت قاری صدیق صاحب باندویؒ کی نظر میں ملاحظہ فرمائیں:

فرمایا: جن طلبا کی استعداد نہیں ہے اگر وہ تھوڑی سے محنت پابندی سے کرلیں تو بہت جلد ہی اُن کی استعداد بن سکتی ہے، روزانہ ایک سطر کسی کو پڑھ کر سنایا کریں، اور ہر ہر لفظ میں صرفی ونحوی اعتبار سے غور کریں کہ: ثلاثی ہے یا رباعی؟ کس باب سے ہے؟ ہفت اقسام میں سے کونسی قسم ہے؟ تعلیل ہوئی ہے یا نہیں؟ پھر نحوی اعتبار سے دیکھیں کہ: عامل ہے یا معمول؟ معمول ہے تو کس کا؟ وغیرہ؛ اِس طرح کرنے سے إن شاء اللہ ایک ماہ میں عبارت پڑھنا آجائے گی، اور رفتہ رفتہ استعداد بھی بن جائے گی۔ (افاداتِ صدیق ص:۱۴۲)

چوں کہ اجراء وتمرین کے بغیر محض قوانین وضوابط سے فن پائیدار نہیں رہتا، بہ ایں وجہ مجھ بے بضاعت کے دل میں بار بار یہ خیال آتا رہا کہ نحو وصرف میں اجراء کی ترتیب وطریقے کو کتابچہ کی صورت میں پیش کیا جائے، اور جس ترتیب سے اس رسالے میں طریقہ ذکر کیا گیا ہے کم از کم میری نظر سے نہیں گزرا؛ بنابریں اپنے بڑوں کے ایما اور رُفقا کے مشورے سے بہ توفیق الٰہی یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

تنبیہ: اسم،فعل اورحرف کے متعلق عموماً پیدا ہونے والے سوالات دے کراُس کا طریقہ بروئے کارلایا گیا ہے؛ اِس لیے کم ازکم قرآنِ کریم کے کسی ایک پارے میں یا شرحِ مأۃ عامل میں اِس کتابچے میں دی گئی ترتیب کے مطابق اِجراء کی کوشش کی جائے،تو امید کی جاسکتی ہے کہ إِنْ شَاءَ اللّٰہُ فنِ نحو وصرف کی وَحشت بہت جلد دُور ہوجائے گی، اورایسی مناسَبت پیدا ہوگی کہ ہر کلمے کے پڑھنے کے وقت ہی اُس کی بناوٹ وحقیقت کھل جائے گی،ساتھ ہی ساتھ اُس کے اعراب، وجہِ اعراب تک رَسائی بہ آسانی ہوگی، نیز ہر کلمے کے ماقبل ومابعد سے اِرتباط بھی سمجھ میں آجائے گا،انشاءاللہ اور بہ مشورۂ حضرت تھانویؒ ''تبحر فی العلوم'' کی راہ ہموار ہوجائے گی۔

بہ غرضِ اِتمامِ فائدہ اس ''اجراء نحو وصرف'' کے ساتھ نحوی اصطلاحات بہ زبانِ عربی "الاصطلاحات النحوية" کے نام سے شاملِ اشاعت کی جارہی ہیں، ان تعریفات میں کئی اصطلاحات کی تعریفات وہ ہیں جو ہمارے رائج متون میں نہیں،فن کی دیگر کتب سے تلاش کر کے اس میں لاحق کی گئی ہیں؛ تاکہ اُن کا حفظ کرنا سہل ہوجائے۔متون کے حفظ کرنے کی اہمیت بہ قول حضرت مولانا نور عالم خلیل امینی-رئیس المجلة "الداعي"-ملاحظہ فرمائیں:

> اکابر کے زمانے میں ہرعلم وفن میں کوئی نہ کوئی متن طلبہ کو ضرور یاد کرایا جاتا تھا؛ اسی لیے علما ذی استعداد پیدا ہوتے تھے، عالَمِ عرب میں اب تک متون اور مختصرات کے یاد کرانے کا رواج باقی ہے، نہ صِرف صَرف ونحو؛ بلکہ تاریخ وسیر اور لسانیات میں بھی مختصرات کی تحفیظ پر بڑی توجہ دی جاتی ہے۔(مقدمہ مصطلحات النحو)

اِس اجراء سے فائدہ کیسے اٹھائیں؟

اِس کتابچے میں اِجراء کو چار مرحلوں پر تقسیم کیا گیا ہے:

اِس اجراء کے مسائل جیسے جیسے اَز بر ہوتے جائیں، شرحِ مأۃُ عامل، قصص النبیین، مفید الطالبین یا قرآنِ کریم میں اِس کا اِجراء ضرور کرلیا کریں، جس قدر مضامین بڑھتے جائیں سوالات کو بھی بڑھاتے رہیں، اور طریقہ یہ اختیار کریں۔

(۱) پہلا مرحلہ، کلمات ثلاثہ کی شناخت: روزانہ کسی مضمون میں سے اہم دو اسم، دو فعل اور دو حرف پر اُن کے سوالات کا جواب دیں؛ کیوں کہ ہر کلمے میں یہ معلوم کرنے کی ضرورت پڑتی ہے کہ اسم ہے، فعل ہے یا حرف؟ معرب ہے یا مبنی؟ منصرف ہے یا غیر منصرف؟ وغیرہ، اور اِس کے بعد اُن کے متعلقات کا علم ضروری ہے، جس کے بغیر تعمیر خالی رہے گی؛ چناں چہ اِس کی تفصیل کے لیے مرحلۂ اولیٰ ملاحظہ فرمالیں۔

(۲) دوسرا مرحلہ اعراب اور وجوہِ اعراب کا ہے، یعنی ہر کلمۂ معرب کا اعراب کیا ہے؟ اِس کا عامل کون ہے؟ اور کلمۂ مبنی کی وجہِ بنا کیا ہے؟ اِس کی معلومات کے بغیر حلِّ عبارت کے بیابان کو پار کرنا بہت مشکل ہے؛ لٰہذا یہ رنگ وڈھنگ آپ مرحلۂ ثانیہ میں دیکھ لیں گے۔

(۳) تیسرا مرحلہ ترکیبی اجزاء یعنی کلمہ کے سِیاق وسَباق سے تعلق کا ہے، یعنی ہر کلمے کا اپنے ماقبل ومابعد سے کیا ربط ہے؟ یعنی ہر دو کلموں کے مابین مبتدا خبر کا ربط ہے، یا موصوف صفت کا تعلق ہے، یا مضاف مضاف الیہ کا جوڑ ہے یا پھر عامل ومعمول کا؟

اِس کے معلوم کرنے کی آسان صورت یہ ہے، غور کرو کہ: یہ جملہ اسمیہ ہے یا فعلیہ؟ اگر جملہ اسمیہ ہے تو جملۂ اسمیہ میں واقع ہونے والے اجزاء: مبتداء خبر، موصوف صفت، مضاف مضاف الیہ، ممیّز تمیز، موصول صلہ، تابع متبوع، عامل معمول یا فعل مفعول

میں سے کیا ہے؟ اور اگر جملہ فعلیہ ہے تو اُس فعل کا صیغہ معلوم کرنے کے بعد اُس کے فاعل، مفعول بہ، مفعول مطلق وغیرہ کو معلوم کریں۔ یہ تمرین سونے پر سُہاگہ کا کام دے گی۔

(۴) چوتھا مرحلہ: اب تو صرف آخری ایک منزل رہ گئی ہے، کہ اب جملہ بن گیا ہے، اُس کے ہر کلمے کی بناوٹ اور جملے کے اجزاء کی ترکیبی حیثیت سامنے آگئی ہے، تو اخیر میں اُس جملے کے تمام اجزاء کو جوڑ لیں، اور یہ بتائیں کہ یہ جملے کی کونسی قسم ہے؟ کیا یہ جملہ اسمیہ ہے یا فعلیہ؟ شرط وجزاء، ندا ومنادیٰ وغیرہ میں سے کیا ہے؟ اور اس کا محل اعراب کیا ہے؟۔

پورا اسلوب وطریقہ تو مکمل کتاب اور بالخصوص کتاب میں ذکر کردہ ''اجراء کیسے کریں، اجراء کی دل چسپ مثال'' کو جب ملاحظہ فرمالیں گے تو إنْ شَاءَ اللّٰهُ اچھی طرح سمجھ میں آجائے گا۔

قارئین سے گذارش ہے کہ اجراء کے تعلق سے کوئی مفید مشورہ ہو تو ضرور اس سے باخبر کریں گے، تاکہ اس پر غور کرکے آئندہ اس کو شامل اشاعت کیا جاسکے۔

میں جملہ معاونین کا ممنون ومشکور ہوں جنھوں نے بندہ کا کسی بھی طرح کا تعاون کیا، اللہ رب العزت ہم تمام کے لیے دارین کی سعادت مقدر فرمائے، اور اس سعیٔ حقیر کو ہم تمام کے لیے علوم میں ترقی کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

اللّٰھمّ تقبّلْھا بقبولٍ حسنٍ وأنبتْھا نباتاً حسناً.

محمد الیاس گڈھوی

(مُدرِّس مدرسہ دعوۃ الایمان مانک پور ٹکولی)

مؤرخہ: ۲۳؍رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

مرحلۂ اولیٰ

کلمہ کے اسم، فعل اور حرف

اور

اِن کے متعلقات کی تعیین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسم کے اہم سوالات

۱-اگر اسم ہے تو علامت اسم کیا ہے؟

۲-معرب ہے یا مبنی؟

۳-معرب ہے تو منصرف ہے یا غیر منصرف؟ اگر غیر منصرف ہے تو کون سے دو سبب ہیں؟

۴-اسم غیر متمکن کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور یہ کونسی قسم میں سے ہے؟

۵-معرفہ ہے یا نکرہ؟ اگر معرفہ ہے تو معرفہ کی کون سی قسم؟

۶-مذکر ہے یا مؤنث؟

۷-واحد، تثنیہ، جمع میں سے کیا ہے؟

۸-اگر جمع ہے، تو جمع قلت ہے یا جمع کثرت؟ سالم ہے یا مکسر؟

۹-اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ اور اعراب کیا ہے؟

۱۰-اسمائے عاملہ کتنے ہیں اور یہ کونسی قسم ہے؟

۱۱-توابع کتنے ہیں، اور یہ کونسی قسم ہے؟

(۱) اسم کی علامات

اسم کی علامتیں گیارہ ہیں:

۱-الف لام اس کے شروع میں ہو، جیسے: الحَمْدُ۔

۲-حرف جر اس کے شروع میں ہو، جیسے: بِزَيْدٍ۔

۳-تنوین اس کے آخر میں ہو، جیسے: زَيْدٌ۔

۴-مسند الیہ ہو، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ میں زیدٌ۔

۵-مضاف ہو، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ۔

۶-مصَغَّر ہو، جیسے: قُرَيْشٌ، رُجَيْلٌ۔

۷-منسوب ہو، جیسے: بَغْدَادِيٌّ، هِنْدِيٌّ۔

۸-تثنیہ ہو، جیسے: رَجُلَانِ۔

۹-جمع ہو، جیسے: رِجَالٌ۔

۱۰-موصوف ہو، جیسے: رَجُلٌ عَالِمٌ میں رجلٌ۔

۱۱-تائے تانیث متحرک اس کے اخیر میں ہو، جیسے: مُسْلِمَةٌ۔

(۲) معرب و مبنی

معرب: وہ کلمہ ہے جس کا آخری حرف عامل کے بدلنے سے بدلتا ہو، جیسے: جاءَ زَيدٌ، رأيتُ زَيداً، مَررتُ بزيدٍ میں زیدٌ۔

مبنی: وہ کلمہ ہے جو ہمیشہ ایک حال پر رہتا ہو، عامل کے بدلنے سے اس کا آخر نہ بدلتا ہو، جیسے: جاء هٰذا، رَأيتُ هٰذا، مَررتُ بهٰذا میں هٰذا۔

معربات: اسموں میں: بیشتر اسماء، سوائے اسم غیر متمکن معرب ہیں۔

مبنیات: اسموں میں: صرف اسمِ غیر متمکن (مضمرات، اسماءِ موصولہ، اسماءِ اشارہ، اسماءِ افعال، اسماءِ اصوات، اسماءِ ظروف، اسماءِ کنایات اور مرکّبِ بنائی) مبنی ہیں۔

(۳) منصرف و غیر منصرف

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو سبب کا قائم مقام ہو، پایا جائے۔ اور اس پر تنوین اور کسرہ نہیں آتا۔

اسباب منع صرف نو ہیں:

۱-عدل، ۲-وصف، ۳-تانیث، ۴-معرفہ، ۵-عجمہ، ۶-جمع، ۷-ترکیب، ۸-وزن فعل، ۹-الف نون زائدتان۔

عدل: اسم کا بغیر کسی قاعدۂ صرفیہ کے اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغے کی طرف چلے جانا؛ اس طرح کہ مادّے کے حروف باقی رہیں، جیسے: عامرُ سے عمرُ بن گیا ہے، پس عمرُ میں عدل ہے۔

وصف: اسم کا ایسی ذاتِ مبہم پر دلالت کرنا جس میں اس کی کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو، جیسے: اَحمَرُ (سرخ)، اَسوَدُ (سیاہ)۔

تانیث: اسم کا مؤنث ہونا ہے، جیسے: طلحةُ، زينبُ، حبلىٰ، صحراءُ.

معرفہ: اسم کا کسی معیَّن چیز پر دلالت کرنا، جیسے: زينبُ.

عجمہ: غیر عربی زبان کا لفظ ہونا، جیسے: ابراهيمُ.

جمع: اسم کا دو سے زائد پر دلالت کرنا اپنے واحد میں لفظی یا تقدیری

تغیر کی وجہ سے۔

فائدہ: غیر منصرف کے باب میں جمع سے مراد جمع منتہی الجموع ہے، اس کے مشہور دو وزن ہیں: مَفَاعِلُ جیسے مَسَاجِدُ، اور مَفَاعِیْلُ جیسے مَفَاتِیْحُ.

ترکیب: دو یا زائد کلموں کا۔بغیر اضافت و اسناد کے۔ایک کر لینا، اس طور پر کہ کوئی حرف جز نہ ہو، جیسے: بَعْلَبَكَّ (شہر کا نام)۔

وزن فعل: اسم کا فعل کے وزن پر ہونا، جیسے: اَحْمَدُ مضارع کے واحد متکلم کے وزن پر ہے۔

الف نون زائدتان: کسی اسم کے آخر میں الف اور نون کا زائد ہونا، جیسے: عُثْمانُ، نُعْمانُ.

عَدْلٌ وَوَصْفٌ وَتَانِیْثٌ وَمَعْرَفَةٌ		وَعُجْمَةٌ ثُمَّ جَمْعٌ ثُمَّ تَرْكِیْبٌ
وَالنُّوْنُ زَائِدَةً مِنْ قَبْلِهَا أَلِفٌ		وَوَزْنُ فِعْلٍ وَهٰذَا القَوْلُ تَقْرِیْبٌ

تنبیہ: تانیث بہ الفِ ممدودہ، تانیث بہ الفِ مقصورہ اور جمع منتہی الجموع میں سے ہر ایک سبب تنہا، دو سبب کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

(٤) اسمِ غیر متمکن کی قسمیں

اسمِ غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں:

-۱- مضمرات، -۲- اسمائے موصولہ، -۳- اسمائے اشارہ، -۴- اسمائے افعال، -۵- اسمائے اصوات، -۶- اسمائے ظروف، -۷- اسمائے کنایات، -۸- مرکب بنائی۔

مضمرات: یعنی ضمیریں، ضمیر: وہ اسم غیر متمکن ہے جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرے جس کا ذکر لفظاً، یا معنیً، یا حکماً آچکا ہو، ان کی پانچ قسمیں ہیں:

۱-مرفوع متصل، ۲-مرفوع منفصل، ۳-منصوب متصل، ۴- منصوب منفصل، ۵-مجرور متصل۔

مرفوع متصل: وہ ضمیرِ مرفوع ہے جو عاملِ رافع یعنی فعل یا شبہِ فعل سے ملی ہوئی ہو، جیسے: ضَرَبْتُ، ضُرِبْتُ۔ یہ کل چودہ ہیں:

ضَرَبَ، ضَرَبَا، ضَرَبُوا، ضَرَبَتْ، ضَرَبَتَا، ضَرَبْنَ، ضَرَبْتَ، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُمْ، ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُما، ضَرَبْتُنَّ، ضَرَبْتُ، ضَرَبْنا.

فائدہ: یہ ضمیریں ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہیں، جیسے: ضَرَبْتُ، ضُرِبْتُ.

مرفوع منفصل: وہ ضمیر مرفوع ہے، جو عاملِ رافع سے ملی ہوئی نہ ہو۔ یہ چودہ ہیں:

هُوَ، هُما، هُمْ، هِيَ، هُما، هُنَّ، انْتَ، انتما، انْتُمْ، انْتِ، انْتما، انْتُنَّ، انَا، نَحْنُ.

فائدہ: یہ ضمیریں اکثر جملے کے شروع میں آتی ہیں، اور ترکیب میں مبتدا واقع ہوتی ہیں، جیسے: اَنَا مُسْلِمٌ۔ اور کبھی فعل کے بعد واقع ہوتی ہیں اور ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہیں، جیسے: مَا ضَرَبَ إلَّا اَنَا، مَا

ضُرِبَ إلا اَنا۔

منصوب متصل: وہ ضمیر منصوب ہے جو عاملِ ناصب سے ملی ہوئی ہو۔ یہ چودہ ہیں:

ضَرَبَهٗ، ضَرَبَهُما، ضَرَبَهُمْ، ضَرَبَها، ضَرَبَهُما، ضَرَبَهُنَّ، ضَرَبَكَ، ضَرَبَكُما، ضَرَبَكُمْ، ضَرَبَكِ، ضَرَبَكُما، ضَرَبَكُنَّ، ضَرَبَنِيْ، ضَرَبَنَا.

فائدہ: یہ ضمیریں اگر فعل کے بعد آئیں تو ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہیں، جیسے: ضَرَبَنِیْ۔ اور اگر اپنے اسم کو نصب دینے والے حروف کے اخیر میں آئیں تو ان حروف کا اسم بنتی ہیں، جیسے: إِنَّنِیْ۔

منصوب منفصل: وہ ضمیر منصوب ہے جو عاملِ ناصب سے ملی ہوئی نہ ہوں۔ یہ چودہ ہیں:

إیّاہ، ایّاهُما، ایّاهُمْ، ایّاها، ایّاهُما، ایّاهُنَّ، ایّاكَ، ایّا كُما، ایّا كُمْ، ایّاكِ، ایّا كُما، ایّا كُنَّ، ایّای، ایّانا.

فائدہ: یہ ضمیریں ترکیب میں مفعول بہ بنتی ہیں، اکثر فعل سے پہلے آتی ہیں، جیسے: ﴿اِیَّاكَ نَعْبُدُ﴾۔

مجرور متصل: وہ ضمیر مجرور ہے جو عاملِ جار سے ملی ہوئی ہو۔ یہ ضمیریں حرف جر کے بعد مجرور اور اسم کے بعد مضاف الیہ بنتی ہیں۔ یہ چودہ ہیں:

مجرور (بحرفِ جر): لَهٗ، لَهُما، لَهُمْ، لَها، لَهُما، لَهُنَّ، لَكَ، لَكُما، لَكُمْ، لَكِ، لَكُما، لَكُنَّ، لِیْ، لَنَا.

مجرور (**باضافت**): غُلامُهٗ، غُلامُهُما، غُلامُهُمْ، غُلامُها، غُلامُهما، غُلامُهنَّ، غُلامُكَ، غُلامُكُما، غُلامُكُمْ، غُلامُكِ، غُلامُكُما، غُلامُكُنَّ، غُلامِيْ، غُلامُنا.

فائدہ: ضمیر مرفوع، فاعل کے علاوہ دیگر مرفوعات کی جگہ پر بھی مستعمل ہوتی ہے، اِسی طرح ''ضمیر منصوب'' مفعول بہ کے علاوہ دیگر منصوبات کی جگہ پر بھی استعمال ہوتی ہے۔

اسم موصول: وہ اسمِ غیر متمکن ہے جو بغیر صلے کے جملے کا جزءِ تام نہ بن سکے۔

الّذِي، الّذَان، الّذَيْنِ، الّذِيْنَ؛ الّتِيْ، الّتَان، الّتَيْنِ، اللاَّتِيْ، اللَّوَاتِيْ؛ مَا، مَنْ، أَيٌّ، أَيَّةٌ، ''ال'' بہ معنیٰ الّذي، اور ''ذُوْ'' قبیلۂ بنو طے کے نزدیک۔

اسم اشارہ: وہ اسمِ غیر متمکن ہے جو کسی محسوس چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

(اشارہ برائے قریب) هٰـذَا، هٰـذَانِ، هٰـذَيْـنِ، هٰذِه، هَـاتَـانِ، هَـاتَيْنِ، هٰؤلاءِ.

(اشارہ برائے بعید) ذٰلِكَ، ذانِكَ، تِلْكَ، تانِكَ، أوْلاءِ كَ.

اسم فعل: وہ اسمِ غیر متمکن ہے جو فعل کے معنیٰ، زمانہ، اور عمل کو متضمن ہو، اور فعل کی علامتوں کو قبول نہ کرتا ہو۔

اسم فعل بہ معنی امر حاضر: رُوَيْدَ، بَلْهَ، حَيَّهَلْ، هَلُمَّ، دُوْنَكَ، عَلَيْكَ، ها.
بہ معنیٰ فعل ماضی: هَيْهَاتَ، شَتَّانَ، سَرْعَانَ.

اسم صوت: وہ اسمِ غیر متمکن ہے جس کے ذریعے کسی چیز کی آواز نقل کی جائے، یا کسی چوپائے کو آواز دی جائے۔

أُحْ أُحْ، أُفْ، بَخَّ، نَخِّ، غَاقِ۔

اسم ظرف: وہ اسمِ غیر متمکن ہے جو کسی کام کے وقت یا جگہ پر دلالت کریں۔

(**برائے زمان**) إِذْ، إِذا، مَتىٰ، كَيْفَ، أَيَّانَ، أَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ، قَبْلُ، بَعْدُ.

(**برائے مکان**) حَيْثُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، تَحْتُ، فَوْقُ، عِنْدَ، أَيْنَ، لَدىٰ، لَدُنْ.

کنایہ: وہ اسمِ غیر متمکن ہے جو عددِ مبہم یا کلامِ مبہم پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

(**برائے عدد**): كَمْ، كَذَا. (**برائے کلام**): كَيْتَ، ذَيْتَ.

مرکب بنائی: وہ مرکب ہے جس میں دو اسموں کو بِلا نسبتِ اضافی و اِسنادی ایک کر لیا ہو اور دوسرا جزء حرف کو شامل نہ ہو، جیسے: "أَحَدَ عَشَرَ" سے "تِسْعَةَ عَشَرَ" تک۔

(۵) معرفہ و نکرہ

معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

اس کی سات قسمیں ہیں:

۱-ضمیر: وہ اسم ہے جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرے جس کا ذکر لفظاً، یا معنیً، یا حکماً آچکا ہو، جیسے: هُوَ، أنْتَ، أنَا، نَحْنُ.

۲-علَم: وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو اور اس وضع میں وہ کسی دوسرے کو شامل نہ ہو، جیسے: زَيْد، دهْلِي، زَمْزَم.

۳-اسم اشارہ: وہ اسمِ غیر متمکن ہے جو کسی محسوس چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو، جیسے: هٰذا، ذٰلِكَ.

۴-اسم موصول: وہ اسمِ غیر متمکن ہے جو بغیر صلے کے جملے کا جز نہ بن سکے، جیسے: الذِيْ، التِي.

۵-معرَّف باللام: وہ اسم ہے جس کو الف لام داخل کر کے معرفہ بنایا گیا ہو، جیسے: الرَجُلُ.

۶-مضاف الی المعرفہ: جو معرفہ بندا کے علاوہ معرفہ کی پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، مثالیں بالترتیب یہ ہیں: غُلَامُـه، فَرَسُكَ، كِتَابِيْ؛ غُلَامُ زَيْدٍ؛ فَرَسُ ذٰلك؛ غُلَامُ الذِيْ عِنْدَكَ، بِنْتُ التِيْ ذَهَبَتْ؛ قَلَمُ الرَجُلِ.

۷- معرفہ بِنِدَاء: وہ اسم جو پکارنے کی وجہ سے معرفہ بن جائے، جیسے: یا رَجُلُ، اس میں "یا" حرف نداء ہے، اور "رَجُلُ" منادیٰ ہے۔

نکرہ: وہ اسم ہے جو کسی غیر معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو، جیسے: فَرَسٌ کوئی گھوڑا۔

(٦) مذکر و مؤنث

مذکر: وہ اسم ہے جس میں علامتِ تانیث لفظاً یا تقدیراً موجود نہ ہو،

جیسے: رَجُلٌ، فَرَسٌ۔

مؤنث: وہ اسم ہے جس میں علامتِ تانیث لفظاً یا تقدیراً موجود ہو، جیسے: طَلْحَةُ، زَيْنَبُ۔

(۷) واحد، تثنیہ وجمع

واحد: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے، جیسے: "رَجُلٌ": ایک مرد، "اِمْرَأَةٌ": ایک عورت۔

تثنیہ: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے، جیسے: "رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ" دو مرد۔

نوٹ: واحد کے اخیر میں "الف" ماقبل مفتوح یا "یاءٓ" ماقبل مفتوح اور نون مکسور زیادہ کرنے سے "تثنیہ" بنتا ہے۔

جمع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، جیسے: "رِجَال": بہت سے مرد۔

نوٹ: جمع کا صیغہ واحد میں کچھ تغیر کرنے سے بنتا ہے، اور یہ تغیر یا تو لفظاً ہوتا ہے، جیسے رِجَالٌ، مُسْلِمُوْنَ؛ یا تقدیراً جیسے: فُلْكٌ:- بروزن قُفْلٌ- ایک کشتی، اور فُلْكٌ:- بروزن أُسْدٌ- کشتیاں۔

(۸) جمع قلت و جمع کثرت

جمع قلت: وہ جمع ہے جو دس سے کم پر بولی جائے، اس کے چھ وزن ہیں: ۱-أَفْعُلٌ، جیسے: أَكْلُبٌ، جمع ہے كَلْبٌ کی۔ ۲-أَفْعَالٌ، جیسے: أَقْوَالٌ، جمع قَوْلٌ کی۔ ۳-أَفْعِلَةٌ، جیسے: أَطْعِمَةٌ، جمع طَعَامٌ کی۔ ۴-فِعْلَةٌ جیسے: غِلْمَةٌ، جمع غُلامٌ کی۔ ۵-جمع مذکر سالم بغیر الف لام کے، جیسے: مُسْلِمُوْنَ۔ ۶-جمع مؤنث

سالم بغیر الف لام کے، جیسے: مُسلِمَاتٌ۔

جمع کثرت: وہ جمع ہے جو دس یا دس سے زیادہ پر بولی جائے، جمع قلت کے علاوہ باقی اوزان جمع کثرت کے ہیں، جس میں سے دس مشہور اوزان یہ ہیں:

نمبر شمار	واحد کا وزن	جمع کا وزن	مثال (واحد)	مثال (جمع)
١	فَعْلٌ	فِعَالٌ	عَبْدٌ	عِبَادٌ
٢	فَعْلٌ	فُعُوْل	نَجْمٌ	نُجُوْمٌ
٣	فَاعِلٌ	فُعَّالٌ	خَادِمٌ	خُدَّامٌ
٤	فَاعِلٌ	فَعَلَةٌ	طَالِبٌ	طَلَبَةٌ
٥	فَاعِلٌ	فُعَلَاءُ	عَالِمٌ	عُلَمَاءُ
٦	فَعِيْلٌ	فَعْلیٰ	مَرِيْضٌ	مَرْضیٰ
٧	فَعِيْلٌ	أفْعِلَاءُ	نَبِيٌّ	أنْبِيَاءُ
٨	فَعُوْلٌ	فُعُلٌ	رَسُوْلٌ	رُسُلٌ
٩	فُعَالٌ	فِعْلَانٌ	غُلَامٌ	غِلْمَانٌ
١٠	فِعْلَةٌ	فِعَلٌ	فِرْقَةٌ	فِرَقٌ

(۸) جمع سالم، جمع مکسّر

جمع مکسر: وہ جمع ہے، جس میں واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے، یعنی مفرد کے حروف کی ترتیب، حرکات یا سکنات میں لفظی یا تقدیری تغیر ہوا ہو، جیسے: رِجالٌ جمع رَجُلٌ کی۔

جمع سالم: وہ جمع ہے، جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے، یعنی

مفرد کے حروف کی ترتیب، حرکات یا سکنات میں لفظی یا تقدیری تغیر نہ ہوا ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں: جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم۔

جمع مذکر سالم: وہ جمع ہے، جس کے اخیر میں "وَاو" ما قبل مضموم اور "نون" مفتوح، یا "یاء" ما قبل مکسور اور "نون" مفتوح زائد ہو، جیسے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ.

جمع مؤنث سالم: وہ جمع ہے جس کے اخیر میں "الف" اور لمبی "تاء" ہو، جیسے: مُسْلِمَاتٌ.

(۹) اسم متمکن کی سولہ قسمیں

اسمِ متمکّن (معرب) کا اعراب کبھی بالحرکت یعنی: پیش، زبر اور زیر سے اور کبھی بالحرف، یعنی: واو، الف اور یاء سے ہوتا ہے، اور کبھی تقدیری ہوتا ہے، ان تینوں حالتوں میں سے ہر ایک کے تین تین اعراب ہیں۔

۱- اعراب کی پہلی قسم

حالت رفعی میں رفع، حالت نصبی میں نصب اور حالت جری میں جر۔

یہ اعراب ان تین اسموں کا ہے:

(۱) اسم مفرد منصرف صحیح، جیسے: زَیْدٌ. جَاءَ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْداً، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ.

(۲) جاری مجریٰ صحیح، جیسے: دَلْوٌ. هٰذَا دَلْوٌ، رَأَیْتُ دَلْواً، مَرَرْتُ بِدَلْوٍ.

(۳) جمع مکسر منصرف، جیسے: رِجَالٌ. هُمْ رِجَالٌ، رَأَیْت رِجَالاً، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ.

تنبیه: صحیح (نحویوں کی اصطلاح میں) وہ اسم ہے جس کے اخیر میں حرفِ علت نہ ہو، جیسے: زیدٌ۔

مفرد منصرف صحیح: وہ اسم ہے جو تثنیہ، جمع اور غیر منصرف نہ ہو، نیز اس کا آخری حرف حرفِ علت نہ ہو، جیسے: زیدٌ۔

جاری مجریٰ صحیح: وہ اسم جس کے اخیر میں ''واؤ'' یا ''یاء'' ہو، اور اُس کا ماقبل ساکن ہو، جیسے: ظَبْيٌ، مَدَنِيٌّ۔

۲-اعراب کی دوسری قسم

حالت رفعی میں رفع حالت نصبی وجری میں نصب۔

یہ اعراب غیر منصرف کا ہے، جیسے: عُمَرُ. جَاءَ عُمَرُ، رَأَيْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ.

۳- اعراب کی تیسری قسم

حالت رفعی میں رفع، حالت نصبی اور جری میں جر۔

یہ اعراب جمع مؤنث سالم کا ہے، جیسے: مُسْلِمَاتٌ. هُنَّ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ.

٤- اعراب کی چوتھی قسم

حالت رفعی میں واؤ، حالت نصبی میں الف اور حالت جری میں یاء۔

یہ اعراب اسمائے ستہ مکبرہ: (أَبٌ: باپ، أَخٌ: بھائی، حَمٌ: دیور، هَنٌ: شرمگاہ، فَمٌ: منہ، ذُوْ: صاحب) کا ہے، جب کہ یائے متکلم کے علاوہ کسی دوسرے کلمہ کی طرف مضاف ہو۔ هٰذَا أَبُوْكَ، رأيتُ أَبَاكَ، مَرَرْتُ بِأَبِيْكَ؛ هٰذَا فُوْكَ،

رأيتُ فَاكَ، وَضَعْتُ فِيْ فِيْكَ .

۵- اعراب کی پانچویں قسم

حالت رفعی میں الف، حالت نصبی وجری میں ''یاء'' ماقبل مفتوح۔

یہ اعراب (۱) تثنیہ کا، جیسے: رَجُلَان، (۲) اِثْنَان، اِثْنَتَان کا، (۳) کِلَا اور کِلْتَا کا، **جیسے:** جَاءَ رَجُلَانِ، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ؛ جَاءَ اِثْنَانِ، رَأَيْتُ اِثْنَيْنِ، مَرَرْتُ بِاثْنَيْن؛ جَاءَ رَجُلَان كِلاهُمَا، رَأَيْتُ رَجُلَيْن كِلَيْهِمَا، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا.

تنبیہ: کِلَا کے لیے یہ اعراب اس وقت ہے جب کہ وہ ضمیر کی طرف مضاف ہوکر مستعمل ہو۔

٦- اعراب کی چھٹی قسم

حالت رفعی میں ''واؤ'' ماقبل مضموم، حالت نصبی وجری میں ''یا'' ماقبل مکسور۔

یہ اعراب (۱) جمع مذکر سالم، جیسے: مُسْلِمُوْنَ، (۲) عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ کا، (۳) أُوْلُوْ کا ہے۔ جَاءَ مُسْلِمُوْنَ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ؛ جَاءَ عِشْرُوْنَ، رَأَيْتُ عِشْرِيْنَ، مَرَرْتُ بِعِشْرِيْنَ؛ جَاءَ أُوْلُوْمَالٍ، رَأَيْتُ أُوْلِي مَالٍ، مَرَرْتُ بِأُوْلِيْ مَالٍ.

۷- اعراب کی ساتویں قسم

حالت رفعی میں رفع تقدیری، حالت نصبی میں نصب تقدیری، حالت جری میں جر تقدیری۔

یہ اعراب (۱) اسم مقصور، (۲) جمع مذکر سالم کے علاوہ اس اسم کا ہے جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔ جَاءَ مُوْسیٰ، رَأَیْتُ مُوْسیٰ، مَرَرْتُ بِمُوْسیٰ؛ جَاءَ غُلامِيْ، رَأَیْتُ غُلامِي، مَرَرْتُ بِغُلامِي.

اسم مقصور: وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو۔

۸- اعراب کی آٹھویں قسم

حالت رفعی میں رفع تقدیری، حالت نصبی میں نصب لفظی، حالت جری میں جر تقدیری۔

یہ اعراب اسم منقوص کا ہے، جیسے: القَاضِيْ: جَاءَ القَاضِيْ، رَأَیْتُ القَاضِيَ، مَرَرْتُ بِالقَاضِيُ.

اسم منقوص: وہ اسم ہے جس کے آخر میں "یاءِ لازمہ" ماقبل مکسور ہو، جیسے: القَاضِيْ.

۹- اعراب کی نوویں قسم

حالت رفعی میں "واؤ" تقدیری، حالت نصبی اور جری میں "یاء" ماقبل مکسور۔

یہ اعراب جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم کا ہے، جیسے: مُسْلِمِيَّ. هٰؤلاءِ مُسْلِمِيَّ(مُسْلِمُوْنَ یَ)، رَأَیْتُ مُسْلِمِيَّ(مُسْلِمِیْنَ یَ)، مَرَرْتُ مُسْلِمِيَّ.

(۱۰) اسمائے عاملہ

بعض اسم بھی فعل کی طرح عمل کرتے ہیں، ان کو اسماء عاملہ کہتے ہیں اور وہ پانچ ہیں۔

۱- اسم فاعل، ۲- اسم مفعول، ۳- صفت مشبہ، ۴- اسم تفضیل، ۵- مصدر۔

اسم فاعل: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے، اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنیٰ مصدری بطور حدوث (تینوں زمانوں میں سے ایک زمانہ میں) قائم ہو، جیسے: ضارِبٌ مارنے والا۔

اسم مفعول: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہے، جیسے: مَضْرُوْبٌ مارا ہوا۔

صفۃ مشبہ: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنیٰ مصدری بطور ثبوت (تینوں زمانوں سے قطع نظر) قائم ہوں، جیسے: حَسَنٌ وہ شخص جس میں حسن ہمیشہ پایا جاتا ہو۔

اسم تفضیل: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اور دوسرے کی بہ نسبت معنیٰ فاعلی کی زیادتی کو بتلائے، جیسے: زیدٌ اَکبرُ منْ أخیہِ.

مصدر: وہ اسم ہے جو معنیٰ حدثی (قائم بالغیر) پر دلالت کرے اور اس سے افعال وغیرہ نکلتے ہوں، جیسے: ضَرْبٌ، نَصْرٌ وغیرہ۔

(۱۱) توابع

توابع کی پانچ قسمیں ہیں: ۱-صفت، ۲-تاکید، ۳-بدل، ۴-عطف بحرف، ۵-عطف بیان۔

تابع: وہ دوسرا اسم ہے، جس پر وہی اعراب آئے جو پہلے اسم پر آیا ہے، اور اعراب کی جہت بھی ایک ہو، جیسے: لقیتُ رجلاً عالماً.

صفت: وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کی اچھی یا بری حالت بیان کرے، جیسے:

لَقِيْتُ رَجُلاً عَالِماً، قابَلْتُ رَجُلاً لَئِيْماً.

تاکید: وہ دوسرا اسم ہے، جو پہلے اسم کو پختہ کرے کہ سامع کو شک باقی نہ رہے، **جیسے:** جاءَ فَرِيْدٌ فَرِيْدٌ، جَاءَ الرَّجُلانِ كِلاهُمَا.

بدل: وہ دوسرا اسم ہے جو نسبت سے خود مقصود ہوتا ہے، پہلا اسم مقصود نہیں ہوتا، پہلا اسم مبدل منہ اور دوسرا اسم بدل کہلاتا ہے، **جیسے:** سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهٗ.

عطف بحرف: وہ دوسرا اسم ہے جو حرف عطف کے بعد آیا ہو، اور پہلے اسم کے ساتھ حکم میں شریک ہو، پہلا اسم معطوف علیہ دوسرا اسم معطوف کہلاتا ہے، **جیسے:** جَاءَ زَيْدٌ وَ عَمْرٌ.

عطف بیان: وہ دوسرا اسم ہے جو صفت نہ ہو اور پہلے اسم کی وضاحت کرے، پہلا اسم مبیَّن اور دوسرا اسم بیان کہلاتا ہے، **جیسے:** قَالَ ابو حَفْصٍ عُمَرُ.

فعل کے اہم سوالات

۱-اگر فعل ہے تو علامت فعل کیا ہے؟

۲-معرب ہے یا مبنی؟ مبنی ہے تو کیوں؟

۳-معروف ہے یا مجہول؟ اگر معروف ہے تو لازم ہے یا متعدی؟

۴-اگر متعدی ہے تو متعدی کی چار قسموں میں سے کونسی قسم؟

۵-اگر مضارع ہے تو مرفوع، منصوب و مجزوم میں سے کیا ہے؟ اور اس کا اعراب کیا ہے؟

۶-کیا افعالِ ناسخہ (ناقصہ، مقاربہ، قلوب)، مدح وذم اور تعجب، میں سے ہے؟ اگر ہے تو کونسی قسم ہے؟

۷-ثلاثی ورباعی مجرد ومزید فیہ کے کتنے ابواب ہیں، اور یہ فعل کون سے باب سے ہے؟

۸-اگر ملحق ہے تو ملحق برباعی مجرد ومزید فیہ کے کتنے باب ہیں؟ اور یہ کونسا فعل ہے؟

۹-ہفت اقسام میں سے کون سی قسم ہے؟

۱۰-اگر مہموز، معتل ومضاعف میں سے ہے تو کیا تعلیل، تخفیف یا ادغام ہوا ہے؟

۱۱-اس فعل کی صرف صغیر کرنے کے بعد صرف کبیر کرتے ہوئے صیغہ، بحث وترجمہ بتاؤ۔

(۱) علامات فعل

فعل کی علامتیں دس ہیں۔

۱- قَدْ اس کے شروع میں ہو، جیسے: قَدْضَرَبَ.

۲-سِیْن اس کے شروع میں ہو، جیسے: سَیَضْرِبُ.

۳-سَوْفَ اس کے شروع میں ہو، جیسے: سَوْفَ یَضْرِبُ.

۴- جزم اس کے اخیر میں ہو، جیسے: لَمْ یَضْرِبْ.

۵-ایسا مسند ہونا جو مسند الیہ نہ بن سکے، جیسے: قَامَ زَیْدٌ.

۶-ضمیر مرفوع متصل اسے ملی ہو، جیسے: ضَرَبْتُ.

۷-تائے تانیث ساکن لاحق ہو، جیسے: ضَرَبَتْ.

۸-امر ہو، جیسے: اِضْرِبْ.

۹- نہی ہو، جیسے: لا تَضْرِبْ.

۱۰-گردان ہونا، جیسے:ضَرَبَ ضَرَبَا الخ یَضْرِبُ یَضْرِبَانِ الخ.

(۲) معرب، مبنی

معربات: فعلِ مضارع کے وہ صیغے جن میں ''نون'' جمع مؤنث و نونِ تاکید نہ ہو اور امر غائب کے صیغے معرب ہیں۔

مبنیات: فعلوں میں: فعل ماضی کے تمام صیغے، فعل مضارع کے وہ صیغے جن میں نونِ جمع مؤنث یا نونِ تاکید ثقیلہ وخفیفہ ہو، یَفْعَلْنَ، تَفْعَلْنَ لَیَفْعَلْنَّ، لَیَفْعَلْنْ؛ اور امر حاضر کے چھ صیغے۔

(۳)معروف و مجهول؛ لازم و متعدی

معروف: وہ فعل ہے جس میں فعل کی نسبت فاعل کی طرف ہو، نَصَرَ زیدٌ عمرواً.

مجهول: وہ فعل ہے کہ جس میں فعل کی نسبت نائب فاعل کی طرف ہو، جیسے: نُصِرَ زیدٌ.

لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہوجائے مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو، جیسے: سَعِدَ زیدٌ.

متعدی: وہ فعل جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو؛ بلکہ مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو، جیسے: نَصَرَ زیدٌ عمرواً.

(٤)متعدی کے اقسام

متعدی بیک مفعول: نصر زیدٌ بکراً۔

وہ متعدی بدو مفعول: جس کے دونوں مفعول درحقیقت آپس میں مبتداء، خبر نہ ہو، جس میں ایک مفعول کا حذف کرنا جائز ہے، أعطیٰ زیدٌ عمراً درهماً.

وہ افعال حسب ذیل ہیں: کَسَا، رَزَقَ، أَطْعَمَ، سَقیٰ، أَسْكَنَ، أَعْطیٰ، سَأَلَ، مَنَحَ، مَنَعَ، أَلْبَسَ۔

وہ متعدی بدو مفعول: جس کے دو مفعول درحقیقت مبتدا، خبر ہوں، جس میں کسی ایک مفعول کو حذف کرنا جائز نہیں، علمتُ عمرواً فاضلاً.

وہ افعال (قلوب) سات ہیں: عَلِمْتُ، رَأَيْتُ، وَجَدْتُ، حَسِبْتُ،

خِلْتُ، زَعَمْتُ، ظَنَنْتُ.

متعدی بہ سہ مفعول: أعلم اللّٰه بكراً عمرواً فاضلاً.

وہ افعال سات ہیں: أَعْلَمَ، أَرَىٰ، أَنْبَأَ، أَخْبَرَ، خَبَّرَ، نَبَّأَ، حَدَّثَ.

(۵) حروف ناصبہ، جازمہ

فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف چار ہیں: أَنْ، لَنْ، كَيْ، إِذَنْ.

فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف پانچ ہیں: لَمْ، لَمَّا، لامِ اَمْرْ، لاءِ نَهِيْ، اِنْ شرطیہ۔

فائدہ: فعلِ مضارع اگر عاملِ ناصب وجازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوگا۔

اعرابِ فعل مضارع

فعلِ مضارع کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں:

(۱) فعلِ مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوعہ، (۲) مضارع مفرد معتلِ واوی ویائی، (۳) فعلِ مضارع مفرد معتل الفی، (۴) مضارع صحیح یا معتل با ضمائرِ بارزہ مرفوعہ ونونہائے مذکورہ۔

(۱) فعلِ مضارع صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع: وہ فعلِ مضارع ہے، جس کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو، تثنیہ، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمیرِ بارز مرفوع سے خالی ہو، جیسے: يَضْرِبُ.

اس کا اعراب: حالتِ رفعی میں ضمہ، حالتِ نصبی میں فتحہ، حالتِ جزمی میں سکون ہے، جیسے: هو يضربُ، لنْ يَّضرِبَ، لمْ يَضرِبْ.

(۲) مضارع مفرد معتلِ واوی و یائی: وہ فعلِ مضارع ہے جس کے آخر میں حرفِ علت واؤ یا یاء ہو، اور ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو، جیسے: یَرْمِیْ ، یَغْزُوْ۔

اس کا اعراب: حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری، حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی، حالتِ جزمی میں بحذفِ لام، جیسے: هُوَيَرمِيْ وَيَغزُوْ، لَنْ يَرمِيَ وَيَغزُوَ، لَمْ يرمِ وَيَغزُ.

(۳) مضارع مفرد معتل الفی: وہ فعلِ مضارع ہے جس کے آخر میں حرفِ علت ''الف'' ہو، اور ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو، جیسے: يَسْعَى۔

اس کا اعراب: حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری، حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری اور حالتِ جزمی میں بحذفِ لام ہے، جیسے: هُوَ يَسعَى، لَنْ يَسْعَى، لَمْ يَسْعَ.

(۴) مضارع صحیح یا معتل با ضمائرِ بارزہ مرفوعہ ونونہائے مذکورہ: وہ فعلِ مضارع، صحیح یا معتل ہے، جس کے آخر میں نون کے ساتھ تثنیہ، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمائر بارزہ مرفوعہ میں سے کوئی ایک ہو، جیسے: يَفْعَلَانِ، يَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلِيْنَ۔

اس کا اعراب: حالتِ رفعی میں بثبوتِ نونِ اعرابی، حالتِ نصبی و جزمی میں بحذفِ نونِ اعرابی، جیسے: هُمَا يَفْعَلَانِ، لَنْ يَفعَلا، لَمْ يَفعَلاَ.

(٦) افعالِ ناسخه

افعالِ ناسخہ تین قسموں پر ہیں: ۱- ناقصہ، ۲- مقاربہ، ۳- قلوب۔

۱- افعالِ ناقصہ: وہ افعال ہیں جو اپنے فاعل کے لیے اپنا معنیٔ مصدری ثابت کرنے کے بہ جائے کسی اَور صفت کو ثابت کرتے ہوں، وہ سترہ ہیں: كَانَ، صَارَ،

أَصْبَحَ، أَمْسیٰ، أَضْحیٰ، ظَلَّ، بَاتَ، مَابَرِحَ، مَا دَامَ، مَا اِنْفَكَّ، مَافَتِئَ، لَيْسَ، مَازَالَ، عَادَ، آضَ، رَاحَ غَدا.

۲-افعالِ مقاربہ: وہ افعال ہیں جو خبر کے فاعل سے قریب ہونے پر دلالت کرتے ہیں، وہ سات ہیں: عَسیٰ، كَادَ، كَرَبَ، اَوْشَكَ، طَفِقَ، جَعَلَ، أَخَذَ.

۳-افعالِ قلوب: سات ہیں: رَأَيْتُ، وَجَدْتُ، عَلِمْتُ (برائے یقین). زَعَمْتُ (مشترک)، حَسِبْتُ، خِلْتُ، ظَنَنْتُ (برائے شک)۔

افعالِ مدح وذَم

وہ افعال ہیں جن کے ذریعے کسی کی تعریف یا بُرائی کی جاتی ہے۔

افعالِ مدح دو ہیں: نِعْمَ، حَبَّذَا.

افعالِ ذَم دو ہیں: بِئْسَ، سَاْءَ.

افعالِ تعجب

وہ افعال ہیں جو تعجب ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں، یعنی جن کے ذریعے کسی بات پر حیرت ظاہر کی جائے۔

افعالِ تعجب دو ہیں: ماأَفْعَلَه، أَفْعِلْ بِه.

(۷) ثلاثی و رباعی، مجرد و مزید فیه

۱-ثلاثی مجرد کے چھ باب ہیں: ۱) نَصَرَ يَنْصُرُ. ۲) ضَرَبَ يَضْرِبُ. ۳) فَتَحَ يَفْتَحُ. ٤) سَمِعَ يَسْمَعُ. ٥) كَرُمَ يَكْرُمُ. ٦) حَسِبَ يَحْسِبُ.

۲-ثلاثی مزید فیہ باہمزۂ وصل کے سات باب ہیں: ١) اِفْتِعَالٌ: اِجْتِنَابٌ. ٢) اِسْتِفْعَالٌ: اِسْتِنْصَار. ٣) اِنْفِعَالٌ :اِنْفِطَارٌ. ٤) اِفْعِلَالٌ: اِحْمِرَار. ٥) اِفْعِيْلَالٌ: اِدْهِيْمَامٌ. ٦) اِفْعِيْعَالٌ: اِخْشِيْشَانٌ. ٧) اِفْعِوَّالٌ:اِجْلِوَّاذٌ.

۳-ثلاثی مزید فیہ بے ہمزۂ وصل کے پانچ باب ہیں: ١) اِفْعَالٌ:اِكْرَامٌ. ٢) تَفْعِيْلٌ:تَصْرِيْفٌ. ٣) مُفَاعَلَةٌ: مُقَابَلَةٌ. ٤) تَفَعُّلٌ:تَقَبُّلٌ. ٥) تَفَاعُلٌ: تَقَابُلٌ.

۴-رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے: فَعْلَلَةٌ :بَعْثَرَةٌ.

۵-رباعی مزید فیہ بے ہمزۂ وصل کا بھی ایک باب ہے: تَفَعْلُلٌ: تَسَرْبُلٌ.

۶-رباعی مزید فیہ باہمزۂ وصل کے دو باب ہیں: ١) اِفْعِلَّالٌ: اِقْشِعْرَارٌ. ٢) اِفْعِنْلَالٌ: اِحْرِنْجَامٌ.

(۸)ملحق برباعی، مجرّد و مزید فیه

ملحق بہ رباعی مجرد کے سات باب ہیں: ١) فَوْعَلَةٌ: جَوْرَبَةٌ. ٢) فَيْعَلَةٌ: صَيْطَرَةٌ. ٣) فَعْوَلَةٌ: سَرْوَلَةٌ. ٤) فَعْيَلَةٌ: شَرْيَفَةٌ. ٥) فَعْنَلَةٌ: قَلْنَسَةٌ. ٦) فَعْلَلَةٌ: جَلْبَبَةٌ. ٧) فَعْلَاةٌ: قَلْسَاةٌ.

ملحق بہ رباعی مزید فیہ کی تین قسمیں ہیں: (١) ملحق بَتَفَعْلُلْ. (٢) ملحق بافْعِنْلَالْ. (٣) ملحق بافْعِلّالْ.

ملحق بتفعلل **کے آٹھ باب ہیں:** ١) تَفَوْعُلٌ: تَجَوْرُبٌ. ٢) تَفَيْعُلٌ: تَشَيْطُنٌ. ٣) تَفَعْوُلٌ: تَسَرْوُلٌ. ٤) تَفَعْلُتٌ: تَعَفْرُتٌ. ٥) تَفَعْنُلٌ: تَقَلْنُسٌ. ٦) تَفَعْلُلٌ: تَجَلْبُبٌ. ٧) تَفَعْلٍ: تَقَلْسٍ. ٨) تَمَفْعُلٌ: تَمَسْكُنٌ.

ملحق بافعنلال کے دو باب ہیں: ۱) اِفْعِنْلَال: اِقْعِنْسَاس.
۲) اِفْعِنْلَاءٌ: اِسْلِنْقَاءٌ.

ملحق بافْعِلَّالْ کا ایک باب ہے: ۱) اِفْوِعْلَالٌ: اِکْوِهْدَادٌ.

(۹) ہفت اقسام

ہفت اقسام یہ ہیں: (۱) صحیح (۲) مضاعف (۳) مہموز (۴) مثال (۵) اجوف (۶) ناقص (۷) لفیف۔ ان کو شعر میں اس طرح پیش کیا گیا ہے:

صحیح است ومثال است ومضاعف	۞	لفیف وناقص ومہموز واَجوف

صحیح: وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں ہمزہ، حرف علت اور دو حروف ایک جیسے نہ ہوں، جیسے: ضَرَبَ، بَعْثَرَ.

مضاعف: وہ کلمہ ہے جس میں دو حروف اصلیہ ایک جیسے ہوں، جیسے: مَدَّ.

مہموز: وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ کا کوئی حرف ہمزہ ہو، جیسے: أَمَرَ، سَئَلَ، قَرَأَ.

مثال: وہ کلمہ ہے جس کا ''ف'' کلمہ حرف علت ہو، جیسے: وَعَدَ.

اجوف: وہ کلمہ ہے جس کا ''ع'' کلمہ حرف علت ہو، جیسے: قَالَ، بَاعَ.

ناقص: وہ کلمہ ہے جس کا ''ل'' کلمہ حرف علت ہو، جیسے: دعا، رمیٰ.

لفیف مقرون: وہ کلمہ ہے جس میں ''ف'' اور ''ع'' یا ''ع'' اور ''ل'' کلمہ کی جگہ حرف علت ہو، جیسے: طَوَیٰ، یَوْمٌ. لفیف مفروق: وہ کلمہ ہے جس میں حرف علت ''ف'' اور ''ل'' کلمہ کی جگہ پر ہو، جیسے: وَقیٰ.

حرف کے اہم سوالات

۱- اگر حرف ہے تو علامت حرف کیا ہے؟

۲- مبنی ہے یا معرب؟

۳- حروف عاملہ میں سے ہے، یا غیر عاملہ میں سے ہے؟ اگر عاملہ میں سے ہے تو کیا عمل کرتا ہے؟ اور غیر عاملہ میں سے ہے تو حروف معانی کی کونسی قسم (مثلاً حرف عطف، ردع، ایجاب وغیرہ میں) سے تعلق رکھتا ہے؟

۴- اگر حروف عاملہ میں سے ہے تو کونسی قسم ہے؟ عاملہ دراسم ہے یا درفعل؟

۵- اگر عاملہ دراسم ہے، تو دراسم کی پانچ یا سات قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟

۶- اگر مضارع پر داخل ہے تو حرف ناصب ہے یا جازم۔

۷-اگر حروفِ غیر عاملہ میں سے ہے تو کونسی قسم ہے۔

۸- حروفِ معانی کتنے ہیں اور یہ کس معنی میں ہے؟

(۱) علاماتِ حرف

حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم وفعل کی کوئی علامت نہ پائی جائے۔

(۱): کلام میں حرف مقصود نہیں ہوتا بلکہ محض ربط کا فائدہ دیتا ہے۔

(۲): بنی یا معرب حروف تمام کے تمام مبنی ہیں۔

(۳) حروف عاملہ

عمل کرنے نہ کرنے کے اعتبار سے حروفِ معانی کی تین قسمیں ہیں:

(۱) وہ حروف جو لفظوں میں بالکل عمل نہی کرتے جن کو مہمل کہا جاتا ہے، جیسے الف، ہمزہ، میم، نون، اذا، لو، لولا نعم، قدْ، ہلْ۔

(۲) وہ حروف جو لفظوں میں کبھی عامل بنتے ہیں اور کبھی عمل نہی ہوتے، جیسے تاء، کاف، لام، واؤ، لا۔

(۳) وہ حروف جو لفظوں میں عمل کرتے ہیں وہ کبھی اسماء میں رفع ونصب کا عمل کرتے ہیں، جیسے حروفِ مشبہ بالفعل وغیرہ۔ یا اسماء میں جر دینے کا عمل کرتے ہیں، جیسے حروفِ جارہ۔ یا افعال میں نصب دینے کا عمل کرتے ہیں، جیسے أنْ، لَنْ. یا افعال میں جر دینے کا عمل کرتے ہیں، جیسے لَمْ، لَمَّا.

[الف] **حروف عاملہ**: وہ حروف ہیں جو لفظوں میں عمل کرتے ہوں یعنی اپنے مابعد والے کلمہ کو رفع، نصب، جر یا جزم دیتے ہوں۔

[ب] **غیر عاملہ**: وہ حروف جو عمل نہ کرتے ہوں۔

عاملہ کی قسمیں

عاملہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) عاملہ در اسم (۲) عاملہ در فعل۔

(۵) عاملہ در اسم

حروف عاملہ در اسم کی سات قسمیں ہیں:

۱- **حروفِ جارہ**: جو اسم کو زیر دیتے ہیں، اور یہ سترہ ہیں:

بـاؤ، تـاؤ، کـاف و لام و وَاو و مُـنْـذُ و مُـذْ، خَلَا
رُبَّ حَـاشَـا مِـنْ عَـدَا فِـيْ عَـنْ عَـلٰى حَتّٰى اِلٰى

۲- **حروف مشبہ بالفعل**: جو اپنے اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع دیتے ہیں، اور یہ چھ ہیں:

اِنَّ و أنَّ و کَـأَنّ، لَيْـتَ، لٰكِنَّ، لَعَلَّ		اسم کے ناصب ہیں اور رافع خبر کے ہیں دائما

۳- **ما ولا**: جو عمل کرنے میں لیس کے مشابہ ہیں۔

مـــا و لا کا ہے عمل اِنَّ و أنَّ کے خلاف		اسم کے رافع ہیں اور ناصب خبر کے ہیں سدا

۴- **لائے نفی جنس**: اس کا اسم اکثر مضاف منصوب ہوتا ہے اور خبر مرفوع، جیسے: لا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِيْ الدَارِ.

۵- **حروف نداء**: جو منادی مضاف، مشابہ مضاف کو نصب دیتے ہیں۔ اور یہ پانچ ہیں: یا، أیا، هَیا، أیْ، "أَ" (همزۂ مفتوحہ) جیسے: یا عَبْدَ اللّٰهِ.

أَيْ اور هَـمْزَہْ نزدیک کے واسطے، أَیـا وَ هَیَا دور کے واسطے، اور "یا" عام ہے۔

۶-**واؤ بمعنی مع**، جیسے: اِسْتَوىٰ المَاءُ وَالخَشَبَةَ.

۷-**اِلّا** حرف استثناء، جیسے: جَاءَ القَوْمُ اِلّا زَيْداً.

حروف عاملہ درفعل کی دوقسمیں ہیں: (۱) ناصب (۲) جازم۔

(٦) عامله در فعل

عاملہ درفعل کی دوقسمیں ہیں: (۱) ناصبہ (۲) جازمہ

ناصبه: أنْ، لَنْ، كَيْ، اِذَنْ.

جازمه: لَمْ، لَمَّا، لامِ اَمْرْ، لاءِ نَهِيْ، اِنْ شرطيه.

(۷) حروف غير عامله

۱-حروف تنبیہ تین ہیں: ألا، أما، ها.

۲-حروف ایجاب پانچ ہیں: نَعَمْ بَلىٰ، أَجَلْ،إِيْ،جَيْرَ.

۳-حروف تفسیر دو ہیں: أيْ، إِنْ.

۴-حروف مصدر تین ہیں: ما، إِنْ، أنْ.

۵-حروف تحضیض چار ہیں: ألا،هَلّا، لَوْلا، لَوْمَا.

۶-حروف توقع: اور یہ قَدْ ہے۔

۷-حروف استفہام تین ہیں: ما، أَ، هَلْ.

۸-حروف ردع: كَلَّا ہے۔

۹-تَنْوِيْن.

۱۰-نون تاکید۔

۱۱- لامِ مفتوحہ۔

۱۲-حروف زیادت آٹھ ہیں: اِنْ، أنْ، ما، لا، مِنْ کَافْ، باء، لا.

۱۳-حروف شرط تین ہیں: أما، لو، إِنْ.

۱۴-لولا.

۱۵-ما: بہ معنی ما دام.

۱۶-حروف عطف دس ہیں: واو، فاء، ثم، حتیٰ، اِمّا، أوْ، أمْ، لا، بلْ، لکنّ.

(۸) حروف معانی

حروفِ معانی: ہر وہ حرف یا شبہِ حرف ہے جو ایک نیا فائدہ دے جو اس حرف سے حاصل ہو۔

حروفِ معانی کی مندرجۂ ذیل قسمیں ہیں:

(۱) حروفِ ابتدا (۲) اخبار (۳) استیناف (۴) استدراک (۵) استعانت (۶) استعلاء (۷) استغاثہ (۸) استفتاح (۹) استقبال (۱۰) اضراب (۱۱) الصاق (۱۲) امتناع (۱۳) ایجاب (۱۴) تانیث (۱۵) تبعیض (۱۶) تبلیغ (۱۷) تثنیہ وجمع (۱۸) تخصیص (۱۹) تحقیق (۲۰) تخییر (۲۱) تراخی (۲۲) ترتیب (۲۳) ترجّی (۲۴) تسویہ (۲۵) تسویف (۲۶) تشبیہ (۲۷) تعدیہ (۲۸) تعلیل (۲۹) تعقیب (۳۰) تفسیر (۳۱) تفصیل (۳۲) تمنّی (۳۳) تندیم (۳۴) تنفیس (۳۵) توکید (۳۶) جواب (۳۷) حصر (۳۸) خطاب (۳۹) قسم (۴۰) ندبہ (۴۱) نفی (۴۲) نہی۔

نوٹ: حروف معانی تقریباً سو (۱۰۰) ہیں جو مختلف مقامات میں مختلف معانی

کے لیے مستعمل ہوتے ہیں، جن کا اہتمام نص قرآنی کی خدمت کا ایک جز ہے۔

قِیلَ: الاهتمام بحروف المعاني جزء من خدمة النص القرآني. معجم حروف المعاني

لیکن اِن تمام حروف کے جملہ معانی کی تعریفات، اَمثلہ اور اُن کی وضاحت ایک تفصیلی موضوع ہے، جس کا یہ رسالہ حامل نہیں ہے؛ تاہم یہ معانی جن کتب سے اخذ کیے ہیں ان کا حوالہ درج کیا جاتا ہے؛ تاکہ بہ وقتِ ضرورت رجوع کیا جاسکے؛ البتہ مبتدی طلبا کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان حوالجات میں ''القاموس الوحید''، ''مصباح اللغات'' اور ''کتاب النحو'' کو نیز اجرائے قرآنی کے لیے ''معجم حروف المعانی'' کو مقدم رکھا گیا ہے۔ جس کے رموز حسب ذیل ہیں:

رمز	حوالہ	رمز	حوالہ
م	معجم حروف المعانی	مع	معجم المفصل فی الأعراب
مغ	مغنی اللبیب	س	سفینۃ البلغاء
ش	شرح مأۃ عامل	مص	مصباح اللغات
ق	القاموس الوحید	مش	مشکل ترکیبوں کا حل
علم	علم النحو	ک	کتاب النحو (ادارۂ صدیق)

الف: ندبہ(م)، مقصورہ(م)، ممدودہ(م)، الفِ جمع مؤنّث(م)، الفِ تثنیہ(م) (حالتِ رفعی میں)

ہمزہ: کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے: ندائے قریب(ک)، استفہام(م)

(جوانکار(م،ک)،توبیخ(م،ک)،تقریر(م،ک)،تہکّم(م)،تعجّب(م)،توکید(م)کوملاتے ہوئے کل ۲۴/احتمالات کے لیے آتا ہے)، انکارابطالی(ک)،تقریر(ک)، امر(م)، تعجب (م)،تسویہ(مص)،تعدیہ(م)،مضارع(م)،ہمزۂ تکسیر(م)۔

أَجَلْ: حرفِ جواب ہے مثلِ نعم(ک)۔

إذا: ظرفِ زمان برائے مستقبل(م،مص)،شرط(م،مص)،مفاجات(م،مص)۔

إذْ: ظرفِ زمان برائے ماضی(م،مص)،مفاجات(مص)،تعلیل(مص)۔

إذَنْ: فعلِ مضارع کا ناصب جواب وجزاء کے لیے(ک)۔

إذْمَا: شرط(ک)۔

أَلْ: تین قسموں پر ہے: (۱) حرفِ تعریف(م،ک)، جو چار معنوں کے لیے آتا ہے: جنسی، استغراقی، عہدِ ذہنی، اور عہدِ خارجی۔ (۲) اسمِ موصول (ک،مش) (۳) زائد(ک،مش)۔

ألَا: تنبیہ(م،ک)،توبیخ وانکار(ک)،تمنی(ک)،عرض(ک)،تحضیض (ک)۔

ألّا: حرفِ تحضیض جملہ فعلیہ کے ساتھ مُختص ہے(ک)، زجر وتوبیخ(ک)۔

إلَّا: استثناء(م)، صفت بہ معنی غیر(م،ک)،عطف(ک)، برائے حصر نفی کے بعد(مص)۔

إلیٰ: حرف جر واسطے انتہائے غایت(م،ک)،معیت(م،ک)،مرادفِ لام(م، ک)،موافقتِ ظرفیت(ک)، بہ معنی عِنْدَ(ک)۔

أمْ: حرفِ عطف ہے، متّصلہ (برائے طلب تصور)(م،ک،س)، مُنقطِعہ

(بمعنیٰ بل)(م،ک،س)، حرف تعریف بجائے الف لام (ق) (لغت یمن میں)۔

أَمَا: بہ معنی أَلَا تاکید کے لیے (ک)، برائے عرض (ق)، بہ معنی حقًّا (ق)۔

أَمَّـــــا: شرطیہ غیر جازمہ (م،ک)، تفصیل (ک)، ابتدائے کلام (ک)، برائے تاکید (مص)۔

إِمَّا: حرف عطف ہے۔ شک (ک)، تخییر (ک)، تفصیل (م،ک)، اباحت (مص)، ابہام (م،مص)۔

إِنْ: شرط (م،ک)، نفی (م،ک)، مُخَفَّفه من المثقلة (م،ک)۔

أَنْ: مصدریہ ناصبِ مضارع (م،ک)، مخفّفہ من المثقّلہ (م،ق)، تفسیریہ (ق)، حرفِ زائد برائے تاکید (م،ق)۔

إِنَّ: حرفِ تاکید شروع کلام میں (جو اسم وخبر مل کر مستقل جملہ بنتا ہے۔)(ک)۔

أَنَّ: حرفِ تاکید وسطِ کلام میں (جب کہ جزو جملہ بنتا ہو۔)(ک)۔

أَنّٰی: برائے استفہامِ ظرف مکان (م،ک)، شرط (م،ق)، بہ معنی کَیْفَ (علم)۔

أَو: حرفِ عطف ہے، خبر میں شک اور اِنشاء میں تخییر کے واسطے (م،ک)۔ ابہام (م،ق)، تقسیم (ق)، تفصیل وتنویع (م)، اِباحت (م،مص)، اِضراب بہ معنی بَـلْ (ق)، بہ معنی إلیٰ أنْ یا إلَّا أنْ (ق)۔

إِيْ: حرفِ جواب برائے تصدیقِ کلامِ متکلم (م،ک)۔

أَيْ: نداء (ک)، تفسیر (ک)۔

أَيٌّ: استفہام (م)، شرط (م)، اسمِ موصول (م)، نداء (م)، کمالیہ (م)۔

اَیْنَ : **استفہام** (م)، **شرط** (م)۔

أَیَّان : **استفہام برائے امور عظیمہ** (ک)، **تعظیم** (م)۔

أیَا : **نداء** (ک)۔

الباء : **الصاق** (م،ک)، **اِستعانت** (م،ک)، **سببیت** (م،ک)، **مصاحَبت** (م،ک)، **مقابلہ ومبادلہ (عوض)** (م،ک)، **تعدیہ** (م،ک)، **ظرف** (م،ک)، **بہ معنیٰ مِــنْ** (ک)، **قسم** (ک)، **زائد قیاسی وسماعی** (ک)، **بدلیت** (م)، **تبعیض** (ش)، **مجاوزت** (ش)، **استعلاء** (ش)۔

بَــلْ : **عاطفہ برائے اضراب** (ک) **ماقبل سے اعراض اور مابعد کے اثبات کے لیے، ماقبل معنیٰ کا ابطال، دوسرے معنیٰ کی طرف انتقال** (م)۔

بَلیٰ : **حرفِ جواب ہے، کلامِ منفی کے ابطال کے واسطے** (م،ک)۔

التــــاء : **قسم** (م،ک)، **حرفِ خطاب** (ک)، **تاء علامت مضارع** (م)، **''ضمیر'' افعال کے اخیر میں** (م)، **اسماء کے اواخر میں تانیث** (م،ق)، **برائے مبالغہ صفت کے آخر میں**، (ق) **وحدت** (ق)، **حرفِ محذوف کا عوض** (ق)، **برائے نسبت صیغۂ منتہی الجموع میں** (مص)۔

ثُـــــمَّ : **حرفِ عطف برائے اشتراک** (م،ک)، **ترتیب اور مہلت** (م،ک)، **استیناف** (م)، **استبعاد** (م)، **بہ معنیٰ الواوَ** (م)۔

ثَمَّ : **کلمۂ ظرف** (ک)۔

جَیْرِ : **حرفِ جواب مثل نعم** (ک)۔

حَـاشَـا : **حرفِ جر** (ک)، **فعل جس کا فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے** (ک)، **اسم بہ معنیٰ تنزیہ** (ک)۔

حَتّٰـــی: انتہائے غایت (ک)، ابتدائیہ (م،ق)، بہ معنی ''مـع'' (ک) (حرف عطف)، بہ معنی کي (ک)، بہ معنی إلاّ (ق)۔

خَلا: حرفِ جر برائے استثناء (ک)، فعل جو مفعول کو نصب دیتا ہے (ک)۔

رُبَّ: حرفِ جر برائے تقلیل و تکثیر (ک)۔

رُبَما: رُبّ حرفِ جر اور ما تاکید یہ یا نکرہ موصوفہ سے مرکّب ہے (م)۔

سِینُ: مستقبل قریب (م،ک)۔

سَـــوْفَ: برائے مستقبل بعید (ک)، کبھی اس کے ساتھ لامِ تاکید بھی آجاتا ہے (ک)، اس کا استعمال اکثر افعالِ وعید میں ہوتا ہے (ق)۔

عَدا: حرف جر برائے اِستثناء (ک)۔

عَلیٰ: اِستعلاء (م،ک)، مصاحَبت (مص)، لزوم (ق)، مجاوزت بہ معنیٰ عنْ (مص)، بہ معنی إلـیٰ (م)، بہ معنی بین (م)، بہ معنی عـند (م)، بہ معنی اللام (م)، موافقتِ بـاء (مص)، ضرَریا بد دعا (ک)، شرط (ک)، تعلیل (ک)، بہ معنی لٰـکنَّ (ک)، بہ معنی في (م،ک)، بہ معنی مِنْ (ک)، اسم بہ معنی فوقُ جب کہ اُس پر مِنْ داخل ہو (ک)، بہ معنی مَعَ (م،ق)۔

عَــنْ: تجاوز (م،ک)، تعلیل (ک)، بدل (م،ک)، بہ معنی بُعد (م،مص)، استعلاء (مص)، مفارقت (ق)، مصاحَبت (ق)، تعلیل (م)، سببیت (م)، تاکیدِ جمع (ق)، براءت (ق)، بہ معنیٰ مِن (ک)، اِسم بہ معنیٰ جانب جب کہ اُس پر مِنْ آئے (ک)۔

عِنْدَ: ظرفِ مکان (ک)۔

عَوْضُ: برائے استغراقِ زمانۂ مستقبل منفی (ک)۔

غَیْرَ: اِستثناء (م،ق)، بہ معنی لَیْسَ (ق)، اسم بہ معنی لاَ (م،ق)، برائے صفت (ق)۔

الــــفــــاء: **عاطفہ برائے تعقیب وترتیب** (ک)، **سببیت** (م،ص)، **زائدہ** (ص)، **ناصبِ مضارع بہ تقدیر** أن (ص)، **جوابِ شرط (جزائیہ)** (ک)، **مستانفہ** (م)، **تعلیل** (م)، **تاکید** (م)، **جزاء** (م)، **فصیحیہ** (م)، **جوابِ اسمِ موصول** (م)۔

فــــي: **ظرفیۃ** (م،ک)، **مصاحبت** (ک)، **تعلیل** (م،ک)، **اِستعلاء** (ک)، **مُقایسہ وتقابل** (م،ک)، **مرادفِ** إلیٰ (م،ک)۔

قَدْ: **تحقیق** (م،ک)، **تقلیل** (م،ک)، **تکثیر** (م،ک)، **تاکید**، (ق) **اسمِ فعل بہ معنیٰ** یَکْفِيْ (ک)، **اسم بہ معنیٰ** حَسْبُ (ک)۔

قَطُّ: **ظرفِ زمان بہ معنیٰ** حَسْبُ (ک)، **اسمِ فعل بہ معنیٰ** یَکْفِيْ (ق)، اِس وقت طاء ساکن ہوتی ہے۔

الکافُ الجارَّۃُ: **برائے تشبیہ** (م،ک)، **تمثیلِ مضمونِ جملہ بہ جملۂ دیگر** (ک)، **زائدہ** (ک)، **اسم بہ معنیٰ** مِثْلَ (ک)، **تعلیل** (م،ص)، **توکید** (م)، **مبادرہ** (م)۔

الکاف (**غیر جارۃ**): **اسم ضمیر منصوب ومجرور** (ک)، **حرفِ خطاب** (ق)۔

کَــأَنَّ: **برائے تقریب** (ص)، **بہ معنیٰ** ظَــنَّ جب کہ اس کی خبر مشتق یا جملہ فعلیہ ہو (ق)، **تشبیہ** (م)۔

کَذَا: **کنایہ خواہ عدد سے ہو یا غیر عدد سے** (ک)۔

کَلاَّ: **حرفِ ردْع** (ک) **وزجر** (م،ک)، **بہ معنیٰ** حَقًّا (مع)

کِلاَ کِلْتَا: **برائے تاکید** (ک)۔

کَمْ: **کنایہ برائے عدد** (ک)۔

کَيْ: کَیْفَ **کا مختصر** (ک)، **بہ معنیٰ لامِ تعلیل** (ک)، **بہ منزلۂ** أنْ **مصدریہ** (ک)، **حرف**

جر بہ معنیٰ إلیٰ (ق)۔

کَیْفَ: **شرطِ غیر جازم** (م،ک)، **استفہامِ حال** (م،ک)، **تعجب** (ک،مغ)، **استفہامِ انکاری یا توبیخ** (ک)۔

لام (**عاملِ جر**): **اختصاص** (م،ک)، **تعلیل** (م،ک)، **استحقاق** (م،ق)، **ملکیت** (ق)، **تملیک یا شبہ تملیک** (ق)، **تاکیدِ نفی** (ق)، بہ معنیٰ الیٰ (م،ق)، بہ معنیٰ علیٰ (ق)، بہ معنی في (م،ق)، **حرف تعجب جب کہ نداء میں ہو** (ق)، **تعدیہ** (ق)، **زائدہ برائے تاکید** (م،ق)، **تبلیغ** (م،مص)، بہ معنی عِنْدَ (م،مص)، **موافَقت** (بہ معنیٰ) مَعَ (مص)، **موافقت** (بہ معنیٰ) عَنْ (م،مص)، **تاریخ وتوقیت** (ک)، **انشاءِ تعجب** (ک)، **عاقبت** (م،ک)، **حصولِ منفعت** (ک)، **صیرورت** (م)، بہ معنیٰ الباء (م)، لام جحد (مع)۔

لام **عاملِ جزم**: لامِ امر برائے مضارع غائب ومتکلم (ک)۔

لام **غیر عاملہ**: اِبتداء وتاکید (مع)، برائے بُعدِ مشارالیہ (ق)، لام زائدہ (ک)، **جوابِ** لو، لولا، وقسم (ک)، لامِ تاکید۔

لا نافیہ: **نافیہ عاملہ** (م)، **نافیہ غیر عاملہ** (ک)، **توکیدیہ** (م)، **نہی** (ک،م)، **عاطفہ** (ق)۔

لَعَلَّ: **واسطے رَجا** (ق)، **اِشفاق** (ق)، **تعلیل** (ق)، **استفہام** (ق)۔

لٰکِنَّ: **استدراک** (ک)، **تاکید** (مص)۔

لٰکِنْ: حرفِ **استدراک** (ک)، **عاطفہ بہ شرطے کہ** [۱] **معطوف مفرد ہو،** [۲] **ماقبل میں نفی یا نہی ہو،** [۳] **اور واؤ سے متصل نہ ہو** (ک)۔

لَمْ: **جازمِ مضارع** (ک)۔

لَمَّا: **جازمِ مضارع** (م،ک)، بہ معنیٰ حِیْنَ وإذْ (ظرفیہ) (ک)، **حرفِ استثناء** (م،ک)۔

لَنْ : **ناصبِ مضارع** (ک)۔

لَوْ : **شرطیہ غیر جازمہ: امتناعیہ، غیر امتناعیہ** (ک)، **حرفِ تمنی** (م،ک)، **مصدری بہ منزلۂ أنْ** (م،ک)، **عرض** (ک)۔

لَوْلَا : **شرط برائے انتفائے ثانی بہ سبب وجودِ اول** (م،ک)، **عرض و تحضیض** (م،ق)، **تندیم و توبیخ** (م،ق)۔

لَوْمَا : **بہ معنیٰ لَوْلا** (ک)۔

لَیْتَ : **حرفِ تمنی** (ق)۔

مـا : **اِسمیہ: موصولہ** (م،ک)، **نکرہ موصوفہ** (م،ک)، **شرطیہ** (ک)، **استفہامیہ** (م،مص)، **برائے اِبہام** (مص)، **تعجب** (م،مص)، **نکرہ تامہ** (م)۔

ما حرفیہ: **نافیہ: نافیہ غیر عاملہ** (م)، **نافیہ عاملہ** (ق)، **کافّہ** (م،ک)، **مصدریہ** (مغ)۔

مَنْ : **شرطیہ** (م،ک)، **استفہامیہ** (م،ک)، **نکرہ موصوفہ** (م،ک)، **موصولہ** (م،ک)۔

مُذْ، مُنْذُ : **حرف جر** (شرح مائۃ عامل)، **یا ظرفِ زمان، برائے اولِ مدت یا تمامِ مدت**۔

جمہور نحوی مُذْ، مُنْذُ ظرفیہ کو ترکیب میں مبتداء اور مابعد کو خبر مانتے ہیں (کافیہ)۔

مِنْ : **ابتدائیہ** (م،ک)، **بیانیہ** (م،ک)، **سببیہ** (م،ک)، **بدل** (م،ک)، **فصل** (ک)، **تعلیل** (م،مص)، **تبعیض** (م)، **بدل و تفصیل** (م)، **توکید** (م)، **بہ معنی فی** (م)، **بہ معنی علیٰ** (م)، **بہ معنی عند** (م)، **مرادفِ باء** (مص)، **زائدہ بشرطیکہ: (۱) اس سے پہلے نفی نہی یا استفہام ہو، (۲) مجرور نکرہ ہو (۳) مجرور فاعل، مفعول بہ یا مبتداء واقع ہو** (مص)۔

مَعَ : **کلمۂ لازم الاضافۃ ہے اور ظرف واقع ہوتا ہے** (مغنی،ک)۔

نـون : نونِ تاکید ثقیلہ یا خفیفہ (م،ک)، تثنیہ وجمع (م،ک)، علامتِ مضارع (م)، وقایہ (م،ک)، نونِ تنوین: ۱- تمکین ۲- تنکیر ۳- عِوض ۴- مقابلہ ۵- ترنُّم (ک)۔

نَعَمْ: برائے تقریرِ کلامِ سابق (کافیہ،ک)۔

واؤ : عاطفہ (م،ک)، حالیہ (ک)، ناصبِ مفعول معہ (ک)، قسمیہ (م،ک)، بہ معنیٰ أو (ک)، مستانفہ (م،مص)، واوِ رُبَّ (مص)، واوِ ضمیر علامتِ جمع مذکر (مص)، زائدہ بعد إلاّ، واوِ فصل (مص)، واوِ تاکید (م)۔

وا: حرفِ ندا (ک)، ندبہ (ک)، اسمِ فعل بہ معنیٰ أعجب (ک)۔

ہٗ: ضمیر غائب (ک)، ہائے سکتہ (ک)۔

ھا: اسمِ فعل (ک)، ضمیرِ مؤنث (ک)، حرفِ تنبیہ، أيُّ کے بعد ندائے معرفہ میں (ک)۔

هَلْ: استفہام (ک)، بہ معنیٰ قَدْ (ک)۔

ي: ضمیر واحد مؤنث حاضر (ک)، ضمیرِ متکلم (ق)، علامتِ مضارع (م،ق)، برائے تثنیہ وجمع حالت نصبی وجری میں (م)۔

یـا: حرف ندا (م،ک)، برائے تعجب (م،مص)، برائے تنبیہ جب کہ حرف، فعل اور جملہ اسمیہ سے پہلے آئے (م،مص،مع)۔

مرحلۂ ثانیہ

کلمے کے مرفوع، منصوب
اور
مجرور کی تعیین

سوال:

یہ لفظ

اگر معرب ہے تو مرفوعات، منصوبات اور مجرورات میں

سے کیا ہے؟

مرفوعات آٹھ ہیں

۱-فاعل،۲-مفعول مالم یسمّ فاعلہ،۳-مبتداء،۴-خبر،۵-اِنّ وغیرہ کی خبر،٦-کان وغیرہ کا اسم،۷-ماولا کا اسم،۸-لاءنفی جنس کی خبر۔

فاعل: وہ اسم ہے جس کی طرف فعل کی نسبت کی گئی ہو اور وہ فعل اس اسم کے ذریعہ وجود میں آیا ہو، جیسے قَامَ زَیْدٌ میں زید فاعل ہے، کیوں کہ اس کی طرف قیام کی نسبت کی گئی ہے، اور وہ اس کے وجود کا ذریعہ ہے۔

مفعول ما لم یسمّ فاعله: (نائب فاعل) وہ مفعول جس کی طرف فعل مجہول کی نسبت کی گئی ہو، اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: أُكِلَ الخُبْزُ (روٹی کھائی گئی) اس میں فاعل یعنی کھانے والے کا تذکرہ نہیں ہے، اس لیے یہ فعل مجہول ہے اور الخبزُ نائب فاعل ہے، جو حقیقت میں مفعول بہ ہے، جُلِسَ اَمَامَكَ میں ''اَمَامَكَ'' مفعول فیہ نائب فاعل ہے۔

مبتداء: وہ اسم ہے جو عاملِ لفظی سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو، جیسے: زَیدٌ عالِمٌ میں زیدٌ۔

خبر: وہ اسم ہے جو عاملِ لفظی سے خالی ہو، اور مسند بہ ہو، جیسے: زَیدٌ عالِمٌ میں عالِمٌ۔

اِنّ اور اس کے اخوات: اپنے اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع دیتے ہیں، جیسے: اِنَّ زَیداً قَائِمٌ۔

کان اور اس کے اخوات: یہ افعال اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، جیسے: ﴿كَانَ اللّٰهُ عَلِيماً﴾۔

ما ولا: عمل کرنے میں لیس کے مشابہ ہیں، یعنی اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب دیتے ہیں، جیسے: مَا زَيْدٌ قَائِماً۔

لائے نفی جنس: اس کا اسم اکثر مضاف منصوب ہوتا ہے اور خبر مرفوع، جیسے: لا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِيْ الدَّارِ.

منصوبات بارہ ہیں

۱-مفعول مطلق،۲-مفعول بہ،۳-مفعول لہ،۴-مفعول فیہ،۵-مفعول معہ، ۶- حال، ۷-تمیز، ۸-مستثنیٰ، ۹- اِنّ حروف مشبہ بالفعل کا اسم، ۱۰-کان افعال ناقصہ کی خبر،۱۱-ماولا مشابہ بلیس کی خبر،۱۲-لائے نفی جنس کا اسم۔

مفعول مطلق: وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور فعل کے ہم معنیٰ ہو، جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْباً.

مفعول به: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو، جیسے: أَكَلَ مُحَمَّدُ نِ الخبْزَ.

مفعول له: وہ اسم ہے جس کی وجہ سے فعلِ مذکور کیا گیا ہو، جیسے: ضَرَبْتُهٗ تَأدِيْباً.

مفعول فيه: وہ اسم ہے جو اس زمانہ یا اس جگہ پر دلالت کرے جس میں کام واقع ہوا ہو، جیسے: صُمْتُ شَهْراً، جَلَسْتُ خَلْفَكَ.

مفعول معه: وہ اسم ہے جو واو بہ معنیٰ مع کے بعد آئے، **جیسے:** جاءَ قَاسِمٌ و الکِتابَ.

حال: وہ اسم ہے جو بوقتِ صدورِ فعل فاعل کی یا بوقتِ وقوعِ فعل مفعول بہ کی یا دونوں کی حالت کو بیان کریں، **جیسے:** جاءَ سَلِیْمٌ راکِباً، قَرَأتُ الکتابَ مفتوحًا، لقیْتُ زَیْداً راکِبَیْنِ.

تمیز: وہ اسمِ نکرہ ہے جو عدد، وزن، کیل، مِساحت، مِقیاس یا نسبت سے پوشیدگی دور کرے، **جیسے:** رأیْتُ أحَدَ عَشَرَ کَوْکَباً.

مستثنیٰ: وہ اسم ہے جس کو ماقبل کے حکم سے حرف استثناء کے ذریعہ نکالا گیا ہو، **جیسے:** جاءَ ني القَوْمُ إلّا زَیْداً.

مجرورات

مجرورات دو ہیں:

۱) مجرور بحرف جر۔ ۲) مجرور باضافت۔

مجرور بحرف جر: یعنی وہ اسم جس پر حرف جر داخل ہو، **جیسے:** مررتُ بِزَیْدٍ **میں** زَیْدٍ.

مجرور باضافت: وہ اسم ہے جو اضافت کی وجہ سے مجرور ہو، **جیسے:** قَلَمُ مُحَمَّدٍ **میں** مُحَمَّدٍ.

مرحلۂ ثالثہ

کلمہ کے ماقبل ومابعد سے تعلق کی وضاحت

سوالات

اس لفظ کا پہلے والے اور بعد والے کلمہ سے آیا:

(۱) فعل فاعل،

(۲) مبتداء خبر،

(۳) موصوف صفت،

(۴) مضاف مضاف الیہ

(۵) حال ذوالحال،

(۶) مستثنیٰ مستثنیٰ منہ،

(۷) ممیّز تمیز (عدد ومعدود)

(۸) عامل ومعمول

میں سے کیا تعلق ہے؟ اور اس کا حکم کیا ہے؟

اجزاء جملہ کی پہچان

اجزاء جملہ اور اُن کا باہمی ربط معلوم کرنے کے لیے دیکھو، کہ یہ جملہ اسمیہ ہے یا فعلیہ؟ پھر مندرجۂ ذیل طریقہ سے ان کی تعیین کرو۔

جملۂ فعلیہ کے اجزاء

اگر یہ جملہ فعلیہ ہے تو فعل کا صیغہ معلوم کرنے کے بعد معنیٰ معلوم کرو، پھر اس کے فاعل وغیرہ اجزاء کو تلاش کرو، مثلاً: تَرَکَ زَیدٌ .زید نے چھوڑا، صَعِدَ عَمُروٌ. عمرو چڑھا، اس جملے میں ''کس نے چھوڑا؟ کون چڑھا؟'' سے سوال کرو تو جواب میں ''فاعل'' واقع ہوگا، پھر اگر فعل متعدی ہے تو کیا چھوڑا؟ کس کو چھوڑا؟ کے جواب میں ''مفعول بہٖ'' واقع ہوگا، ''کب؟ کہاں؟'' کے جواب میں ''مفعول فیہ''، ''کیوں'' کے جواب میں ''مفعول لہٗ''، ''کس کے ساتھ'' کے جواب میں ''مفعول معہٗ''، ''کیسے؟'' کے جواب میں ''حال'' واقع ہوگا وغیرہ۔

جملۂ اسمیہ کے اجزاء

اگر جملہ اسمیہ ہے تو اِس جملے میں واقع ہونے والے اجزاء: مبتداء خبر، موصوف صفت، حال ذوالحال اور مضاف مضاف الیہ وغیرہ کو معلوم کرو۔

اِس کی آسان صورت مندرجۂ ذیل ہے: دو اسم ایک جگہ جمع ہوں:

(۱) دونوں اسم معرفہ یا نکرہ ہو تو ترکیب موصوف صفت کی ہوگی، الرجلُ القائمُ، رجلٌ قائمٌ.

(۲) پہلا اسم معرفہ ہواور دوسرا اسم نکرہ ہوتو ترکیب مبتداء خبر کی ہوگی، زيدٌ عالمٌ.

(۳) پہلا اسم نکرہ ہواور دوسرا اسم معرفہ ہوتو اکثر مضاف الیہ کی ترکیب ہوگی، غلامُ زيدٍ.

اسمِ اشارہ

اسمِ اشارہ، مشارالیہ کی ترکیب کا اصول یہ ہے کہ:

☆ مشارٌ الیہ کے مذکوراور جامد ہونے کی صورت میں اسمِ اشارہ کومبدل منہ اور مشارالیہ کو بدل کہیں گے، جیسے: هٰذا القلمُ نَفيُسٌ۔

☆ مشارٌ الیہ کے مشتق ہونے کی صورت میں اسمِ اشارہ کوموصوف اور مشارالیہ کوصفت کہیں گے، جیسے: هٰذا العَالِمُ جَيِّدٌ۔

☆ مشارالیہ کے مذکورنہ ہونے کی صورت میں اسمِ اشارہ کومبتدااور مابعد کوخبر کہیں گے، جیسے: هٰذا رَجُلٌ، اي هٰذا "الشيئُ" رَجُلٌ (۱)۔

فعل وفاعل (۱)

ہرفعل کے لیے- چاہے فعل لازم ہو یا متعدی- فاعل کا ہونا ضروری ہے:

(۱) اگرفعل کا فاعل اسمِ ظاہر ہوتو فعل ہمیشہ واحد ہوگا، جیسے: ضَربَ الرَّجلُ، ضَربَ الرَّجُلان، ضَربَ الرِّجالُ.

(۲) اگرفعل کا فاعل ضمیر ہوتو فعل ہمیشہ فاعل کے مطابق ہوگا، جیسے: الرَّجلُ ضَربَ، الرَّجلانِ ضَربَا، الرِّجالُ ضَربُوا.

فعل کی تذکیر و تانیث کے اعتبار سے پانچ صورتیں ہیں

(۱) فعل کا فاعل اسمِ ظاہر ہو، مؤنثِ حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو تو فعل کو مؤنث لانا واجب ہے، جیسے نَصَرَتْ هندٌ.

(۲) فعل کا فاعل اسمِ ظاہر ہو، مؤنثِ حقیقی ہو اور فعل و فاعل درمیان فاصلہ ہو تو فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہے، جیسے نصرتِ اليومَ هندٌ، نصرَ اليومَ هندٌ.

(۳) فعل کا فاعل ظاہر ہو، مؤنثِ غیر حقیقی ہو (یعنی جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر نہ ہو) تو بھی فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہے، جیسے طلعتِ الشمسُ، طلعَ الشمسُ.

(۴) فعل کا فاعل جمع مکسر (خواہ ذوی العقول ہو یا غیر ذوی العقول)، اسمِ جنس اور اسمِ جمع ہو تو بھی فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہے، جیسے قامَ الرجالُ وقامتِ الرجالُ.

(۵) فعل کا فاعل مؤنث کی ضمیر ہو تو فعل کو مؤنث لانا واجب ہے، جیسے: هندٌ نصرت، الشمسُ طلعتْ.

(۲) مبتداء، خبر

ان دونوں کلموں کے درمیان اگر مبتداء، خبر کا تعلق ہے تو:

(۱) مبتداء ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصوصہ اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔

(۲) خبر تذکیر و تانیث، افراد و تثنیہ و جمع میں اپنے مبتدا کے موافق ہوتی ہے۔

(۳) خبر کے جملہ ہونے کی صورت میں ایک عائد کا ہونا ضروری ہے۔

(۳) موصوف، صفت

اگر دونوں میں موصوف صفت کا تعلق ہے تو موصوف صفت میں دس چیزوں تعریف وتنکیر، رفع نصب وجر، تذکیر وتانیث، افراد تثنیہ وجمع میں سے بیک وقت چار چیزوں میں مطابقت کا ہونا ضروری ہے۔

(٤) مضاف، مضاف إليه

اگر مضاف مضاف الیہ کا تعلق ہے تو:

(۱) مضاف پر اس کے عامل کے مطابق اعراب آئے گا جب کہ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوگا۔

(۲) اضافت کی دو قسمیں ہیں: اضافتِ لفظی، اضافتِ معنوی۔

اضافتِ لفظی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف صفت کا صیغہ ہو اور خود اپنے معمول کی طرف مضاف ہو، جیسے ضاربُ الرجلِ.

فائدہ: یہ اضافت صرف لفظوں میں تخفیف کا فائدہ دیتی ہے نہ کہ تعریف وتخصیص کا اسی وجہ سے اس مضاف پر الف لام بھی داخل ہوسکتا ہے، جیسے: الضارب الرجل.

اضافتِ معنوی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف یا تو صفت کا صیغہ ہی نہ ہو، جیسے غـلامُ زيدٍ یا مضاف صفت کا صیغہ تو ہو لیکن اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو، جیسے کريمُ البلدِ، (اصل میں کريمٌ في البلد ہے)۔

(۵) حال ذو الحال

اگر دونوں کلموں میں حال ذو الحال کا تعلق ہے تو:

(۱) حال اسمِ مشتق اور نکرہ ہوا کرتا ہے، جب کہ ذو الحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔

(۲) حال بھی خبر اور صفت کی طرح کبھی مفرد کبھی جملہ اور شبہ جملہ ہوتا ہے۔

(۳) اگر حال مفرد ہو تو ذول الحال سے اس کی مطابقت صیغہ میں ہوتی ہے اور بصورتِ جملہ اس میں رابط (واؤ یا ضمیر) کا ہونا ضروری ہے۔

(٦) مستثنیٰ، مستثنیٰ منه

اگر دونوں کلموں کے درمیان استثناء کا تعلق ہے تو مستثنیٰ کا اعراب حسبِ ذیل ہوگا۔

مستثنیٰ : وہ اسم ہے جس کو حرفِ استثناء کے ذریعہ ما قبل کے حکم سے خارج کیا گیا ہو۔

أقسامِ اعرابِ مستثنیٰ

(۱) اگر مستثنیٰ، متصل ہو، إلّا کے بعد ہو اور کلامِ موجب میں واقع ہو تو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا، جیسے: جاء ني القومُ إلّا زيداً.

(۲) اگر مستثنیٰ متصل ہو، إلّا کے بعد ہو اور کلامِ غیر موجب میں واقع ہو نیز مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو تو منصوب ہوگا، جیسے: ماجاء ني إلّا زيداً أحدٌ.

(۳) اگر مستثنیٰ متصل ہو إلّا کے بعد ہو اور کلامِ غیر موجب میں واقع ہو نیز مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم نہ ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں: نصب (بطور استثناء کے) اور بدل (اپنے ما قبل سے)، جیسے: ماجاء ني أحدٌ إلّا زيداً، زيدٌ.

(۴)اگر مستثنیٰ منقطع ہوتو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا، جیسے: جاء ني القومُ إلّا حماراً.

(۵)اگر مستثنیٰ مفرغ ہوتو مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا، جیسے: ماجاء ني إلّا زيدٌ.

(۶)اگر مستثنیٰ لفظِ ''خلا'' اور''عدا'' کے بعد واقع ہوتو مستثنیٰ اکثر علماء کے نزدیک منصوب ہوگا، جیسے: جاء ني القومُ خلا زيداً وعدا زيداً.

(۷)اگر مستثنیٰ ''ما خلا'' اور''ما عدا'' کے بعد ہوتو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا، جیسے: جاء ني القومُ ما عدا زيداً وما خلا زيداً.

(۸)اگر مستثنیٰ لفظِ غيرَ، سِوىٰ، سَواء اور حاشا کے بعد واقع ہوتو مستثنیٰ کو مجرور پڑھتے ہیں، جیسے: جاء ني القومُ غيرَ زيدٍ وسِوىٰ زيدٍ وسواء زيدٍ وحاشا زيدٍ.

خلاصۂ کلام: یہ ہے کہ مستثنیٰ جب إلّا کے بعد ہوتو دیکھو کہ اس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہے یا نہیں؟ اگر مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہوتو اس کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا، اور اگر مستثنیٰ منہ مذکور ہوتو اس پر نصب تو ضرور آئے گا، اب یا تو تنہا نصب آئے گا، جیسے شکلِ اول، ثانی اور رابع میں ہے۔ یا تو نصب اور بدل دونوں ہوں گے، جیسے شکلِ ثالث میں ہے۔

(۷) ممیز، تمیز (عدد ومعدود)

اگر یہ دو کلمے ممیَّز تمیز میں سے عدد ومعدود ہیں، تو معلوم ہونا چاہیے کہ اسمائے اعداد کی تمیز تین طرح سے آتی ہے:

(۱) تین سے دس تک کی تمیز مجرور مجموع ہوتی ہے، ثلاثةُ رجالٍ.

(۲) گیارہ سے ننانوے تک منصوب مفرد ہوتی ہے،أحدَ عشرَ کوکباً، تسْعٌ وَّتسعونَ نَعجةً.

(۳)لفظِ مأةٌ، ألفٌ اوران کے تثنیہ وجمع کی تمیز مجرور مفرد ہوتی ہے،مأةُ درھمٍ، الفُ سنةٍ.

تنبیہ:اسمائے اعداد کی باعتبار تذکیر وتانیث کے تین حالتیں ہیں:

(۱)عدد کے الفاظ''ثلاثةٌ'' سے ''عشرةٌ''مذکر ''ة''سے اور مؤنث بغیر ''ة'' کے خلافِ قیاس آتی ہے خواہ عدد مفرد ہو،ثلاثةُ أقلامٍ .مرکّب ہو،ثلاثةَ عشرَ قلماً. یا معطوف معطوف علیہ ہو،ثلاثةٌ وَّ ثلاثون قلماً.

(۲)عشرة اگر مفرد ہوتو اُس کی تذکیر وتانیث خلافِ قیاس ہوتی ہے، عشرةُ رجالٍ ،اورمرکّب ہوتو موافقِ قیاس ہوتی ہے، أحدَ عشرَ رجلاً اور عشرونَ سے تسعون تک کی دَہائیاں مذکر ومؤنث میں برابر ہوتی ہیں،عشرون رجلاً، عشرون امرأةً.

(۳)أحد عشر سےاثنا نِ و تسعونَ تک کا پہلا جزءموافقِ قیاس آتا ہے،أحد عشر رجلاً، إحدیٰ عشرة إمرأةً ، أحدٌ وَّعشرون رجلاً، إحدیٰ وعشرون امرأةً.

(۸)عامل و معمول

اگر دونوں کلموں میں آپس میں عامل ومعمول کا تعلق ہے،تو معلوم ہونا

چاہیے کہ نحو میں کل سو عوامل ہیں، لفظی عوامل اَٹھانوے (۹۸) ہیں، جب کہ معنوی عوامل صِرف دو ہیں، پھر لفظی عوامل میں سے سات عوامل قیاسی ہیں ، اور باقی اکیانوے (۹۱) سِماعی ہیں۔ تفصیل حسبِ ذیل ہے:

عواملِ قیاسیه

عواملِ قیاسیہ سات ہیں: فعل، مصدر، اسم فاعل، اسمِ مفعول، صفتِ مشبہ، مضاف، اسمِ تام۔

[۱] **فعل:** چاہے لازم ہو یا متعدی، ماضی ہو یا مضارع، امر ہو یا نہی؛ فاعل کو رفع دیتا ہے، قَامَ زَيدٌ. اور بہ صورتِ متعدی مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے، نَصَرَ زيدٌ خالداً.

فعل لازم: فاعل کو رفع دیتا ہے، اور سات اسموں کو مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔

فعل متعدی: فاعل کو رفع دیتا ہے اور آٹھ اسموں مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔

[۲] **مصدر:** وہ اسم ہے جو معنیٰ حدثی (قائم بالغیر) پر دلالت کرے اور اس سے افعال وغیرہ نکلتے ہوں۔

یہ اپنے فعل کا سا عمل کرتا ہے، بہ شرطے کہ مفعولِ مطلق نہ ہو جیسے: اجبني قيامُ زيدٍ. أعجبَني ضَربُ زَيدٍ عَمرواً.

تنبیہ: مصدر اکثر اپنے فاعل یا مفعول بہ کی طرف مضاف ہو کر

مستعمل ہوتا ہے۔

[۳] **اسمِ فاعل**: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنیٔ مصدری بطور حدوث (تینوں زمانوں میں سے ایک زمانہ میں) قائم ہو،

یہ بھی اپنے فعل کا عمل کرتا ہے، یعنی ''لازم'' ہونے کی صورت میں فاعل کو رفع، اور مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔

اور ''متعدی'' ہونے کی صورت میں فاعل کو رفع اور مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے، جیسے: زَیدٌ ضَارِبٌ غلامُہٗ الآنَ اوْ غداً۔

فائدہ: اسمِ فاعل اکثر مضاف ہوکر مستعمل ہوتا ہے، جیسے: ضَارِبُ زَیْدٍ۔

[۴] **اسمِ مفعول**: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہے۔

یہ اپنے فعلِ مجہول کا عمل کرتا ہے، یعنی نائب فاعل کو رفع، اور مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے، جیسے: زَیدٌ مَضروبٌ غلامُہٗ الآنَ اوْ غداً.

[۵] **صفتِ مشبہ**: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنیٔ مصدری بطور ثبوت (تینوں زمانوں سے قطع نظر)

قائم ہوں۔

یہ اپنے فعلِ لازم کی طرح فاعل کو رفع دیتا ہے، اور مشابہ بالمفعول، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہ اور تمیز کو نصب دیتا ہے، جیسے: زیدٌ حَسَنٌ وَجُهُهُ.

[٦] **مضاف**: بواسطۂ حرفِ جر (لام، مِن، في) کے مضاف الیہ کو جر دیتا ہے، غلامُ زیدٍ میں زیدٍ.

[۷] **اسمِ تام**: وہ اسم ہے جو ایسی حالت میں ہو کہ اس کے ہوتے ہوئے اس کی اضافت دوسرے کی طرف جائز نہ ہو، اسم تام ہوتا ہے۔

فائدہ: اسم تنوین، نونِ تثنیہ، نونِ جمع اور اِضافت سے تام ہوتا ہے۔

اسمِ تام اسمِ نکرہ کو بوجہ تمیز نصب دیتا ہے۔ رَطْلٌ زَیتاً، منَوانِ سَمْناً.

سماعی عوامل

سماعی عوامل اکیانوے (۹۱) ہیں، اور تیرا (۱۳) قسموں پر منقسم ہیں:

[۱] **حروفِ جارہ**: جو اسم کو جر دیتے ہیں، بارہ ہیں: با، تا، کاف، لام، واو، مُنْذُ، مُذْ، خَلا، رُبَّ، حَاشا، مِنْ، عَدا، فِيْ، عَنْ، عَلٰی، حتّٰی، إِلی.

[۲] **حروفِ مشبہ بالفعل**: جو اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، چھ ہیں: إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ، لَعَلَّ.

[۳] **ما ولا** مشابہ بلیس، جو اسم کو رفع، خبر کو نصب دیتے ہیں، دو ہیں: ما، لا.

[۴] **نواصبِ اسم** ، جو اسم کو نصب دیتے ہیں، چھ ہیں: یا، أَیا، هَیا، أَيُ، أَ، اور إلا۔

[۵] **حروفِ ناصبہ** جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں، چار ہیں: أَنْ، لَنْ، کَیْ، إِذَنْ.

[٦] **حروفِ جازمہ** جو فعلِ مضارع کو جزم دیتے ہیں، پانچ ہیں: لَمْ، لَمَّا، لَامِ امر، لَائے نہی، اِنْ.

[۷] **اسمائے شرطیہ** جو دو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں، پانچ ہیں: مَنْ، مَهْمَا، مَتٰی، إِذْمَا، مَا، أَيٌّ، حَيْثُمَا، أَنّٰی، أَيْنَمَا.

[۸] **ناصبِ اسمِ نکرہ**، چار ہیں: دہائیاں (عَشَر، عِشْرُونَ إِلیٰ تِسْعونَ) جب کہ ''أَحَد'' وغیرہ عدد سے ملے، کَمْ استفہامیہ، کَأَيِّنْ، کَذَا.

[۹] **افعالِ مُقاربہ** جو اسم کو رفع، خبر کو نصب دیتے ہیں، چار ہیں: عَسٰی، کَاد، کَرَبَ، أَوْشَكَ.

[۱۰] **اسمائے افعال** نو ہیں: ''ناصب'': دُوْنَكَ، بَلْهَ، عَلَيْكَ، حَيَّهَل، رُوَيْدَهَا. ''رافع'': هَيْهَات، شَتَّان، سَرْعَان.

[۱۱] **افعالِ قلوب** مبتداء خبر پر داخل ہوتے ہیں، اور دونوں کو نصب دیتے ہیں، وہ سات ہیں: عَلِمْتُ، رَأَيْتُ، وَجَدْتُ، زَعَمْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ، ظَنَنْتُ، زَعَمْتُ.

[۱۲] **افعالِ ناقصہ** تیرہ ہیں: کَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسٰی،

أَضْحٰی، ظَلَّ، بَات، مَابَرِحَ، مَادَامَ، مَاانْفَكَّ، لَيْس،مَافَتِئَ، مَازَالَ.

[۱۳]**افعالِ مدح وذم** جواسمِ جنس کورفع دیتے ہیں: نِعْمَ، حَبَّذَا، بِئْسَ، سَاءَ.

مرحلۂ رابعہ

جملہ اور اس کے اقسام

سوال

(۱) مرکبِ مفید ہے یا غیر مفید؟

(۲) اگر مفید ہے تو جملہ اسمیہ، فعلیہ، شرطیہ، اورظرفیہ میں سے کیا ہے؟

(۳) بہرصورت جملہ خبریہ ہے یا انشائیہ؟

(۴) اگر مرکب غیر مفید ہے تو اس کی تین قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟

مرکّبِ مفید

مرکّبِ مفید: وہ مرکب ہے کہ جب بات کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کوکسی واقعہ کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو، جیسے ذھب زیدٌ (زید گیا)، إِیْتِ بالماء (پانی لا) اس کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

اقسامِ جملہ باعتبارِ ذات

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو، دوسرا جز خواہ اسم ہو یا فعل، جیسے: زیدٌ قائمٌ، زیدٌ قامَ (زید کھڑا ہے، زید کھڑا ہوا)۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو، جیسے قام زیدٌ (زید کھڑا ہوا)۔

جملہ شرطیہ: وہ جملہ ہے جس کے شروع میں حرف شرط ہو اور دو جملوں (شرط و جزا) سے مرکب ہو، جیسے: اِنْ تُکْرِمْنِي اُکْرِمْكَ.

اقسامِ جملہ باعتبارِ مفہوم

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکے، جیسے قام زیدٌ.

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکے، جیسے اضربُ.

جملہ انشائیہ کی قسمیں

جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں:

امر: وہ جملہ انشائیہ ہے، جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے کو طلب کیا

جائے، جیسے اضربُ (تو مار)۔

نهی: وہ جملہ انشائیہ ہے، جس کے ذریعے کسی کام کے نہ کرنے کو طلب کیا جائے، جیسے لا تضربُ (تو مت مار)۔

استفهام: وہ جملہ انشائیہ ہے، جس کے ذریعے کسی نامعلوم چیز کی معرفت کو طلب کیا جائے، جیسے: هلْ ضرب زيدٌ؟ (کیا زید نے مارا؟)۔

تمنی: وہ جملہ انشائیہ ہے، جس کے ذریعے کسی محبوب شيئ کے حصول کو طلب کیا جائے، جیسے: ليتَ زيداً حاضرٌ (کاش کہ زید حاضر ہوتا)۔

ترجّی: وہ جملہ انشائیہ ہے، جس کے ذریعے کسی ممکن شيئ کے حصول کی امید کی جائے، جیسے: لعلّ عمرواً غائبٌ (امید ہے کہ عمرو غائب ہو)۔

عقود: (معاملات) وہ جملے (انشائیہ) ہیں، جو کسی معاملہ کو ثابت کرنے کے لیے بولے جائیں، جیسے: بعتُ وإشتريتُ (میں نے بیچا اور میں نے خریدا)۔

نداء: وہ جملہ انشائیہ ہے، جس میں حرفِ ندا کے ذریعے کسی کو آواز دے کر اپنی طرف متوجہ کیا جائے، جیسے: يا اللّٰهُ (اے اللہ)۔

عرض: وہ جملہ انشائیہ ہے، جس کے ذریعے مخاطب سے نرمی کے ساتھ کسی کام کو طلب کیا جائے، جیسے: ألا تأتيني فأعطيكَ ديناراً (تو میرے پاس کیوں نہیں آتا کہ میں تجھے اشرفی دوں)۔

قسم: وہ جملہ انشائیہ ہے، جس میں حرفِ قسم اور مُقسم بہ کے ذریعے اپنی بات کو پختہ کیا جائے، جیسے: واللّٰهِ لأضرِبنّ زيداً (اللہ کی قسم میں زید کو ضرور

ماروں گا)۔

تعجب: وہ جملہ انشائیہ ہے، جس میں ایسے صیغہ کے ذریعے حیرت ظاہر کی جائے، جو حیرت ظاہر کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو، جیسے: مـا أحْسَنَهٗ (کس چیز نے اس کو حسین کر دیا)، أحْسِنْ بِه (وہ کس قدر حسین ہے)؟

مرکب غیر مفید

مرکب غیر مفید: وہ مرکب ہے کہ جب بات کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کو اس بات سے خبر یا طلب کا فائدہ حاصل نہ ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں: مرکبِ اضافی، مرکب بنائی، مرکب منع صرف۔

مرکبِ اضافی: وہ مرکب جس میں ایک اسم کی اضافت دوسرے اسم کی طرف ہو، جس کی اضافت ہوتی ہے اس کو مضاف اور جس کی طرف اضافت ہوتی ہے اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں، جیسے غلامُ زیدٍ (زید کا غلام)۔

مرکب بنائی: وہ مرکب ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر لیا ہو اور ان دونوں میں نسبتِ اضافی واسنادی نہ ہو، اور دوسرا جز کسی حرف کو متضمن ہو، جیسے: أحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کہ اصل میں أحَدٌوَّ عَشَرٌ، تِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ تھا۔

مرکبِ منع صرف: وہ مرکب ہے، جس میں دو کلموں کو بغیر اضافت واسناد کے ایک کر لیا ہو اور دونوں میں ربط دینے والا کوئی حرف نہ ہو، جیسے: مُحَمّدُ حُذَیفةَ، حَضَرَ مَوتُ۔

جملہ کے اقسام باعتبار صفت

جملہ کے باعتبار صفت کے چھ قسمیں ہیں:

مبینہ: وہ جملہ ہے جو پہلے کو واضح کرے، جیسے الکَلِمَةُ عَلیٰ ثَلاثَةِ أقْسامٍ: اسْمٌ و فعلٌ و حرفٌ. کلمہ تین قسموں پر ہے: اسم، فعل اور حرف۔

معلّله: وہ جملہ ہے جو پہلے جملے کی علت بیان کرے، جیسے حدیث شریف میں ہے لا تَصُومُ فِی هٰذِه الأیَّامِ؛ فإنّها أیَّامُ أکْلٍ وَ شُرْبٍ وَبِعَالٍ.

ان دِنوں (عیدین اور ایامِ تشریق) میں روزہ نہ رکھو؛ کیونکہ یہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

معترضه: وہ جملہ ہے جو دو جملوں کے درمیان بے جوڑ واقع ہو، جیسے قَالَ أبُو حَنِیْفَةَ -رَحِمَهُ اللّٰهُ - : النِیَّةُ فِي الوَضُوْءِ لَیْسَتْ بِشَرْطٍ. امام ابوحنیفہ رحمت اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ وضو میں نیت کرنا شرط نہیں ہے۔

مستأنفه: وہ جملہ ہے جس سے نیا کلام شروع کیا جائے، جیسے: الکَلِمَةُ عَلیٰ ثَلاثَةِ أقْسَامٍ.

حالیه: وہ جملہ ہے جو حال بن کر واقع ہو، جیسے جَاءَ نِيْ زَیْدٌ وَهُوَ رَاکِبٌ.

معطوفه: وہ جملہ ہے جس کا پہلے جملے پر عطف کیا جائے، جیسے جَاءَ نِيْ زَیْدٌ وَ ذَهَبَ عَمْرٌو.

اجراء کیسے کریں؟

وَكَانَ يُوسُفُ يَرىٰ أَنَّ النَّاسَ يَخُونُونَ فِي أَمْوَالِ اللّٰهِ

اور یوسف علیہ السلام دیکھتے تھے کہ امراء لوگ اللہ کے مالوں میں خیانت کرتے ہیں۔

مرحلۂ اولیٰ

کلمہ کے اسم، فعل اور حرف اور اِن کے متعلقات کی تعیین

عبارتِ مذکورہ میں مثلاً ''**یوسف**'' اسم ہے۔

(۱) علامتِ اسم مسند الیہ کا ہونا ہے۔ (۲) معرب ہے؛ کیوں کہ اسمائے غیر متمکنہ (مشابہ مبنی) میں سے نہیں ہے۔ (۳) غیر منصرف ہے بوجہ وزنِ فعل و معرفہ۔ (۴) اسمِ غیر متمکن (مبنی) کی آٹھ قسمیں (مضمرات، اسماءِ موصولہ الخ) ہیں، اور یہ اُن میں سے نہیں ہے، کیونکہ یہ تو اسمِ متمکن (معرب) ہے۔ (۵) معرفہ ہے، اور معرفہ کی سات قسموں (ضمیر، علم الخ) میں سے دوسری قسم ''علَم'' ہے۔ (۶) مذکر ہے؛ کیوں کہ اس میں نہ تو علامتِ تانیث لفظی ہے نہ معنوی۔ (۷) واحد ہے۔ (۹) اسمِ متمکن کی سولہ قسموں میں سے غیر منصرف ہے، جس کا اعراب ۲/ حالتِ رفعی میں رفع اور حالت نصبی و جری میں نصب ہے۔ (۱۰) اسمائے عاملہ کی سات قسموں (اسم فاعل، اسمِ مفعول الخ) میں سے نہیں ہے۔ (۱۱) توابع کی پانچ قسموں میں سے نہیں ہے۔

أموال: (۱) اسم ہے، علامتِ اسم جمع کا مضاف اور شروع میں حرفِ جار کا ہونا ہے۔ (۲) معرب ہے۔ (۳) منصرف ہے۔ (۴) اسمِ غیر متمکن کی آٹھ قسموں میں سے نہیں ہے۔ (۵) معرفہ ہے، اور معرفہ کی چھٹی قسم مضاف الی المعرفہ ہے۔ (۶) مذکر ہے؛ لیکن غیر ذوی العقول کی جمع ہونے کی وجہ سے اُس

کے واحد مؤنث کا سا معاملہ بھی کیا جاتا ہے۔(۷)جمع ہے۔(۸)جمع قلت کے چار اوزان(أَفْعُلٌ، أَفْعَالٌ وغیرہ)میں سے دوسرا وزن أَفْعَالٌ ہے۔(۹)اسمِ متمکن کی سولہ قسموں میں سے "جمع مکسّر" ہے اس کا اعراب پہلا یعنی حالتِ رفعی میں رفع، حالتِ نصبی میں نصب اور حالتِ جری میں جر ہے۔(۱۰)اسمائے عاملہ میں سے نہیں ہے۔(۱۱)توابع میں سے بھی نہیں ہے۔

کان: فعل ہے،علامت مسند ہونا ہے۔(۲)مبنی ہے بوجہ فعلِ ماضی؛ کیوں کہ مبنی الاصل تین ہیں: فعل ماضی،امر حاضر معروف اور تمام حروف۔(۳) معروف ہے،لازم ہے۔(۶)افعالِ ناقصہ میں سے ہے،لازم ہونے کے باوجود فاعل پر پورا نہ ہونے کی وجہ سے ناقص کہا جاتا ہے۔(۸)ثلاثی مجرد کے چھ(نصر، ضرب الخ)،ثلاثی مزید فیہ کے بارہ(افعال، تفعیل الخ)،رباعی مجرد کا صرف ایک (فَعْلَلَةٌ)،اور رباعی مزید فیہ کے تین باب ہیں(اِفْعِنْلَالٌ الخ)،اور لفظ "کان" ثلاثی مجرد کے بابِ "نصر" سے ہے۔(۹)ہفت اقسام میں سے اجوفِ واوی ہے، اصل میں "کَوَنَ" تھا۔(۱۰)واو متحرک ماقبل مفتوح،واو کو بہ قاعدۂ ۷/(علم الصیغہ) الف سے بدلا۔(۱۱)صیغہ واحد مذکر غائب، بحث اثبات فعل ماضی معروف۔

ترجمہ: كَانَ يَكُوْنُ كَوْناً اَلشَّيْءُ: ہونا سے،ہوا وہ ایک مرد۔

یَخُوْنُوْنَ: (۱)فعل ہے،علامت مسند ہونا ہے۔(۲)معرب ہے،اِس وجہ سے کہ فعلِ مضارع کے تمام صیغے معرب ہیں بہ شرطے کہ نونِ جمع مؤنث ونونِ تاکید سے خالی ہو۔(۳)معروف ہے،متعدی ہے۔(۴)متعدی بہ یک مفعول ہے۔(۵)عاملِ ناصب وجازم سے خالی ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔(۸)ثلاثی

مجرد کے چھ بابوں میں سے بابِ ”نَصَرَ“ سے ہے۔(۹)ہفت اقسام میں سے ”اجوفِ واوی“ ہے،اصل میں ”یَخْوُنُوْنَ“ تھا۔(۱۰)واو متحرک ماقبل حرفِ صحیح ساکن ہے،تو واو کی حرکت بہ قاعدہ ۸/(علم الصیغہ) ماقبل کو دی۔(۱۱)بحث اثبات فعل مضارع معروف،صیغہ:جمع مذکر غائب۔

ترجمہ:- خَانَ یَخُوْنُ خِیَانَةً فِيْ کَذَا: امانت میں خیانت کرنا سے-، امانت میں خیانت کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد۔

أَنَّ: (۱)حرف ہے؛ کیوں کہ اسم اور فعل کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی ہے۔(۲)مبنی ہے؛ کیوں کہ تمام حروف مبنی ہیں۔(۳) حروفِ عاملہ میں سے ”عاملہ دراسم“ ہے۔(۵)”عاملہ دراسم“ کی سات قسموں میں سے ”حروف مشبہ بالفعل“ ہے۔(۷)حروف معانی میں سے ہے؛ کیوں کہ ”إِنَّ“ حرف تاکید ہے۔

فِيْ: (۱)حرف ہے؛ کیوں کہ اسم اور فعل کی علامت نہیں پائی جاتی ہے۔ (۲)مبنی ہے؛ کیوں کہ تمام حروف مبنی ہیں۔(۳)حروفِ عاملہ میں سے عاملہ دراسم ہے۔(۵)دراسم کی سات قسموں میں سے حرفِ جار ہے۔حروفِ جارّہ سترہ ہیں۔ (۷)حروفِ معانی میں سے ہے،اور بہ معنی باءواسطے مصاحبت کے لیے مستعمل ہے۔

مرحلۂ ثانیہ

لفظ معرب کی مرفوعات، منصوبات اور مجرورات میں تعیین؟

وَ: حرف،تمام حروف مبنی ہیں۔ کَانَ: فعلِ ماضی مبنی بر فتح ہے۔یُوْسُفُ: معرب مرفوع ہے بوجہِ اسمِ کان۔یریٰ: فعلِ مضارع معرب،تقدیراً مرفوع ہے ناصب و جازم سے خالی ہونے کی وجہ سے،اور محلاً مرفوع ہے ”أَنَّ“ کی خبر ہونے کی

وجہ سے۔ أَنَّ :حرفِ مشبہ بالفعل مبنی ہے۔ اَلنَّاسَ :معرب منصوب ہے "أن" کا اسم ہونے کی وجہ سے۔ یَخُوْنُوْنَ: فعلِ مضارع معرب مرفوع ہے؛ فعلِ مضارع کے عاملِ ناصب وجازم سے خالی ہونے کی وجہ سے۔ في :حرف مبنی ہے۔ أَمْوَالِ: معرب مجرور ہے بوجہ حرفِ جر۔ اللّٰہ : مجرور ہے بوجہِ اضافت۔

مرحلۂ ثالثہ

اس لفظ کی پہلے والے اور بعد والے کلمہ سے تعلق کی وضاحت؟

"کَانَ" اپنے مابعد "یوسف" میں عامل ہے، "یوسف" اپنے ماقبل (کان) کا اسم ہے جوکہ اصلاً مابعد کا مبتدا تھا، "یریٰ" ماقبل کی خبر ہے، اپنے مابعد "أنّ الناس" مفعول میں عامل ہے، "أن" اپنے مابعد سے مل کر ماقبل "یریٰ" کا مفعول ہے، مابعد (الناس) میں عاملِ ناصب ہے، "یخونون" أن کی خبر ہے، مابعد والے فعل کا متعلَّق ہے، "في" ماقبل فعل کا متعلِّق ہے، مابعد کا جار ہے، "أموال" ماقبل کا مجرور ہے، مابعد کی طرف مضاف ہے، 'اللہ' ماقبل کا مضاف الیہ۔

مرحلۂ رابعہ

اس عبارت میں مرکبِ مفید، غیر مفید اور اس کے اقسام کی تعیین

واو مستانفہ، کان فعل ناقص، یوسف اِس کا اسم، یریٰ فعل، اُس میں ضمیر مستتر ھو فاعل، راجع بہ طرف یوسف، أن حرفِ مشبہ بالفعل، الناس اُس کا اسم، یخونون فعل، اِس میں ضمیر ھم اُس کا فاعل، راجع بہ طرف الناس، في حرف جر، أموال مضاف، لفظِ اللہ مضاف الیہ، أموال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر

مجرور ہوا فِي حرف جر کا، فِي حرفِ جراپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا یخونون فعل کا، یخونون فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی أنّ حرفِ مُشبَّہ بالفعل کی، أنّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہو کر مفعول ہوا یری فعل کا، یری بہ معنیٰ یبصر فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر خبر ہوئی کان فعل ناقص کی، کان فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مراحلِ اربعہ کی دلچسپ مثال

اِن ترکیبات کی مرحلہ وار مثال ایک مشین کی طرح بھی سمجھ سکتے ہیں، کہ جس طرح ''مشین'' بنانا سیکھنے کے لیے اُس کے پرزوں کو علاحدہ علاحدہ کرکے ''ترتیب وار جوڑنا'' سیکھنا ضروری ہے، بالکل اُسی طرح ''جملہ بنانا'' سیکھنا ہو تو اُس کے تمام اجزاء کو بھی علاحدہ کرکے ''ترتیب وار جوڑنا'' سیکھنا ضروری ہے: مثلاً

(۱) گھڑی ہی کو لے لیجیے، کہ اس کے تمام پرزوروں کو علاحدہ کرکے غور کرو: آیا یہ پرزہ سٹیل، لوہا اور پلاسٹک وغیرہ میں سے کیا ہے؟۔(مرحلۂ اولیٰ)

(۲) ہر پرزے کو اس کے مناسب پرزے کے ساتھ ملا کر جوڑی بنالو۔ (مرحلۂ ثالثہ)

(۳) اب ہر جوڑی دار پرزے کی بابت دیکھو کہ اس جوڑی دار پرزے کی حیثیت اس گھڑی میں کیسی ہے؟ آیا وہ بنیادی حیثیت کا حامل ہے یا زوائد کے قبیل سے ہے یا درمیانی ؟۔(مرحلۂ ثانیہ)

(۴) اخیر میں اِن جوڑی دار[۳] پرزوں[۱] کو ان کی اعلیٰ ادنیٰ حیثیات[۲] کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب مقام میں جوڑتے چلے جاؤ۔(مرحلۂ رابعہ)

اگر اِس توڑ جوڑ کے عمل میں کچھ کمی معلوم ہو تو ہمت سے کام لیتے ہوئے اسی توڑنے جوڑنے کے عمل کو پھر سے دوہرائیں، انشاءاللہ مشین تیار ہو جائے گی۔

بالکل اسی طرح جملے کے ہر ہر کلمے کو علاحدہ کر کے دیکھو کہ اسم، فعل اور حرف میں سے کیا ہے؟ (مرحلۂ اولیٰ)۔ پھر ہر کلمے کو ماقبل و مابعد سے ملا کر جوڑی بنالو (مرحلۂ ثالثہ)۔ اب ان جوڑی دار کلموں کی حیثیت اس جملے میں مرفوع کی ہے یا منصوب و مجرور کی؟ (مرحلۂ ثانیہ)۔ اخیر میں ان جوڑی دار کلموں کو مناسب مقام پر جوڑتے چلے جاؤ (مرحلۂ رابعہ)۔

یاد رہے کہ مرحلۂ ثانیہ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اُسے مرحلۂ ثالثہ پر مقدم کیا گیا ہے؛ لیکن اِجراء کے دوران ''مرحلۂ ثالثہ'' کو مقدّم رکھا جائے گا۔

اصطلاحاتِ نحویہ

المحتويات

بسم الله الرحمن الرحيم

الـحـمدُ للّهِ ربِّ العالَمين، وَالعاقِبَةُ للمُتَّقين، والصَّلاةُ والسَّلامُ علىٰ سَيِّدِ المُرُسَلين، أمّا بعدُ!

فَهٰـذه الـرِّسَـالَةُ جَـمَـعُـتُ فِيُهَـا مُصُطَلَحاتِ النَّحُوِ علىٰ تَرُتيبِ هِدايَةِ النَّحوِ.

المبادي

التعريفُ: فِـي الِاصـطِلَاحِ تَـحدِيدُ المَفهُومِ الكُلِّيِّ لِلشَّيُءِ بِـذِكـرِ خَـصَائِصِهِ وَمُمَيِّزَاتِهِ، وَالتَّعرِيفُ الكَامِلُ مَايُسَاوِي المُعَرَّفَ تَمَامَ المُسَاوَاةِ، وَيُسَمّٰى جَامِعاً مَانِعًا. موسوعة النحو والصرف الاعراب ٢٦٠

النَّحْوُ: عِلْمٌ بِأُصُولٍ يُعْرَفُ بِها أَحْوَالُ أَوَاخِرِ الكَلِمِ الثَّلٰثِ مِنْ حَيْثُ الإِعْرَابِ وَالبِنَاءِ، وَكَيفِيَّةُ تَرْكِيبِ بَعْضِها مَعَ بَعْضٍ.

أو الـنـحـو: قَـوَاعِـدُ يُعرَفُ بِهَا صِيَغُ الكَلِمَاتِ العَرَبِيَّةِ وَأَحوَالِهَا حِينَ إِفرَادِهَا وَحِينَ تَرِكِيبِهَا. قواعد اللغة العربية ١

الغَرَضُ: صِيَانةُ الذِّهْنِ عَنِ الخَطأِ اللَّفْظِيِّ فِي كَلامِ العَرَبِ.

اللّفظُ: مـا يَتَـلـفَّظُ به الإنسانُ حَقِيقَةً كَانَ أَوحُكماً(كتلفظ الـمـنويّ والمحذوف)، مُهملاً كانَ أو مَوضُوعاً، مُفرداً كَانَ أَو مُرَكَّباً، نَحوُ:"دَيُز" (مَقُلُوبُ زيدٍ)، زَيُدٌ قَائِمٌ.

أوالـلّـفـظُ: صَوتٌ مُشتَمِلٌ عَلىٰ بَعضِ الحُرُوفِ تَحقِيقاً، نَحوُ:

عَلِمَ، أَو تَقدِيراً، كَالضَّمِيرِ المُستَتَرِ فِي قَولِكَ "اِجتَهِدْ". موسوعة ٥٧٩

اللفظ المَوضوعُ: هُوَ مَاوُضِعَ لِمَعُنىً، وَهُو علىٰ قسمينِ: مُفُرَدٌ (كَلِمَةٌ)، وَمُركَّبٌ،نَحوُ: زَيدٌ، وَ زَيدٌ قَائِمٌ.

المُهمَلُ: هُوَ مَا لَم يُوضَعُ مِنَ اللَّفظِ لِمَعنىً، نَحُوُ: "دَيُز" مَقُلُوبُ زيدٍ.

مَوْضُوْعُ النَّحْوِ: الكَلِمَةُ وَالكَلاَمُ.

الكلمةُ وما يتعلَّق بها

الكَلِمَةُ: لَفْظٌ وُضِعَ لمَعْنىً مُفْرَدٍ، وهي اِسمٌ وفِعلٌ وحرفٌ.

الاسْمُ: كَلِمَةٌ تدُلُّ علىٰ مَعْنىً فِي نَفْسِها غَيْرِ مُقْتَرِنٍ بِأحَدِ الأزْمِنَةِ الثَّلٰثَةِ؛ أَعْني الماضيَ والحالَ والاِستقبالَ، نَحُوُ:زَيدٌ.

التَصْغِيْرُ: هُوَ تغييرٌ فِي بِناءِ الكَلِمَةِ(اي الاسمِ)، نحو: رُجَيلٌ. وَلَهٗ ثَلاثَةُ أوْزَانٍ: فُعَيلٌ، فُعَيْعِلٌ، فُعَيْعِيْلٌ.موسوعة

وفائدتُه: اَلدَّلالَةُ عَلَى التَّقْلِيلِ أوِ التَحْقِيرِ أوِ التَحَبُّبِ.

النِسْبَةُ: هِيَ إلْحاقُ ياءٍ مُشَدَّدَةٍ بآخِرِ الاسْمِ لِلدَّلالَةِ عَلى انْتِسَابِ شَيءٍ إلَيْهِ. (معجم القواعد)، نحو: مَدَنِيٌّ.

الفِعْلُ: كَلِمَةٌ تَدُلُّ علىٰ مَعْنىً فِي نَفْسِها دَلالَةً مُقْتَرِنَةً بِزَمانِ ذٰلِكَ المَعْنىٰ، نحو: ضَرَبَ، يَضْرِبُ.

الحَرْفُ: كَلِمَةٌ لاتَدُلُّ عَلىٰ مَعْنىً فِي نَفْسِها؛ بَلْ تَدلُّ عَلىٰ مَعْنىً فِي غَيْرِها(أي بِغَيرِهَا)، نَحُوُ: مِنُ، إلىٰ.

المُركَّبُ وأنواعُه

المُرَكَّبُ: قَوْلٌ مُؤَلَّفٌ مِنْ كَلِمَتَينِ أوْ أكْثَرَ لِفَائِدَةٍ.

وَهُوَ سِتَّةُ أنْوَاعٍ: إسْنَادِيٌّ، إضَافِيٌّ، بَيَانِيٌّ، عَطْفِيٌّ، مَزْجِيٌّ، عَدَدِيٌّ.

المركب الإضافي: هُوَالمُرَكَّبُ مِنَ المُضَافِ وَالمُضَافِ إِلَيهِ، نَحوُ: صَومُ رَمَضَانَ. موسوعة ٦٢٢

المركب البياني: كُلُّ كَلِمَتَينِ ثَانِيَتُهُمَا تُوضِحُ مَعنَى الأُولىٰ، وَهُوَ ثَلاثَةُ أَقسَامٍ: مُرَكَّبٌ بَدَلِيٌّ، مُرَكَّبٌ توكِيدِيٌّ، وَمُرَكَّبٌ وَصفِيٌّ. موسوعة ٦٢٢

أَو: كُلُّ كَلِمَةٍ كَانَتْ ثَانِيَتُهُمَا مُوضِحَةً مَعْنَى الأُوْلَى. وَهُوَ ثَلاثَةُ أقْسَامٍ: مُرَكَّبٌ وَصْفِيٌّ، تَوْكِيدِيٌّ، بَدَلِيٌّ. جامع الدروس العربية:١٢

المركب العطفي: هُوَ مَاتَأَلَّفَ مِنَ المَعطُوفِ وَالمَعطُوفِ عَلَيهِ، بِتَوَسُّطِ حَرفِ العَطفِ بَينَهُمَا، نَحوُ: سَالِمٌ وَخَلِيلٌ نَاجِحَانِ.

المركب المَزجِيُّ: مَاتَأَلَّفَ مِن كَلِمَتَينِ رُكِّبَتَا فَجُعِلَتَا كَلِمَةً وَاحِدَةً، نَحوُ: بَعلَبَكَّ، سِيبُوَيهِ، صَبَاحَ مَسَاءَ، بَيتَ بَيتَ.

المركب العددي: هُوَ كُلُّ عَدَدَينِ كَانَ بَينَهُمَا حَرفُ عَطفٍ مُقَدَّرٍ، وَهُوَ مِن أَحَدَ عَشَرَ إِلىٰ تِسعَةَ عَشَرَ. موسوعة ٦٢٢

المركب المفيد: هِيَ مَا تَرَكَّبَ مِن كَلِمَتَينِ أَو أَكثَرَ وَلَهَا مَعنىً مُفِيدٌ مُستَقِلٌ، نَحوُ: اَلصِّدقُ مُنجَاةٌ. موسوعة ٣٢٦، ومثلُ: زَيدٌ

قائِمٌ، قَامَ زَيدٌ.

المُرَكّبُ النّاقصُ: مُركّبٌ لا يفيدُ المخاطبَ فائدةً تامَّةً يصحُّ السكوتُ عليها، نحو: غُلامُ زَيدٍ.

الجملةُ والكلامُ

الكَلامُ: لَفْظٌ تَضَمَّنَ كَلِمَتَيْنِ بِالإسْنَادِ.

الإسْنَادُ: هُوَ إِثبَاتُ شَيءٍ لِشَيءٍ، أَو نَفيُهُ عَنهُ، أَو طَلَبُهُ مَنهُ. موسوعة.

أو: هُوَنِسْبَةُ إِحْدَى الْكَلِمَتَيْنِ إلىٰ الأُخْرىٰ، بِحَيثُ تُفِيدُ المُخاطَبَ فائِدَةً تامَّةً، يَصِحُّ السُّكُوتُ عَلَيهَا، نحو: زيدٌ قائِمٌ، قامَ زَيدٌ، ويُسمَىّ جُملَةً. (هدايت النحو)

المُسندُ إليه: اِسمٌ نُسِبَ إليهِ شَيءٌ نِسْبَةً تَامَّةً، نحو: "زيدٌ" في قولك زَيدٌ قائِمٌ.

المُسندُ: اِسمٌ أَو فِعلٌ نُسِبَ إلىٰ شَيءٍ نِسْبَةً تَامَّةً، نحو: "قائِمٌ" في قولك زَيدٌ قائِمٌ.

الجُمْلَةُ الخَبرِيَّةُ: هِيَ مَا يَحْتَمِلُ الصِدْقَ وَالكِذْبَ لِذَاتِهِ، وهي علىٰ قسمينِ: اسميّةٌ وفعليّةٌ، نَحْوَ: الغُلامُ مسافِرٌ، سَافَرَ الغُلامُ.

الجُملةُ الاسميّةُ: هِيَ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا الاسمُ رُكنُهَا الأَوَّلُ، نَحوُ: زَيدٌ نَجَحَ. موسوعة ٣٢٧

الجُملةُ الفِعليّةُ: هِيَ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا الفِعلُ رُكنُهَا

الأَوَّلُ،نحو:نَجَحَ زَيدٌ.موسوعة ٣٢٧

الـجُمْلَةُ الانشَائِيَّةُ: هُـوَ مَـا لايَـحْتَمِلُ الصِدْقَ وَالكِذْبَ لِذَاتِهِ،نحوُ: لاتَقتلُوا أَولَادَكُم.

وهـي تشمَلُ الامرَ، والنَّهيَ، والاستفهامَ، والتَّمنِّيَ، والترجِّيَ، والنِّداءَ، والعُقودَ، والعَرْضَ، والقَسمَ، والتَّعجُّبَ.

الـجملة الابتدائية: هِـيَ الـوَاقِـعَةُ فِي اِفتِتَـاحِ الكَلَامِ، نَحوُ: اَقبَلَ الرَّبِيعُ. موسوعة ٣٢٣

اَلـجُـملَةُ الِاستِئْنَافِيَّةُ: هِـيَ الـوَاقِـعَةُ فِـي أَثْنَاءِ النُّطقِ، وَالـمَـقـطُوعَةُ عَمَّا قَبلَهَا، نَحوُ الاٰية: ﴿وَلَايَحزُنكَ قَولُهُم، إِنَّ الـعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا﴾. موسوعة ٣٢٣

الجُمْلَةُ المُعْتَرِضَةُ: هِـيَ الَّتِي تَعْتَرِضُ بَينَ شَيئَينِ لإفادَةِ الـكَـلامِ تَـقْـوِيَةً وَتَسْـدِيـداً أَوْتَحْسِيناً، نحو: ﴿وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ —وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ— قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفترٍ﴾. النحوالقرآني: ٥١٢

بحثُ الاسمِ المُعربِ

الـمُعْرَبُ:وَهُـوَ كُـلُّ اسْـمٍ رُكِّـبَ مَعَ غَيرِهٖ، وَلايَشْبَهُ مَبنِيَّ الأَصْلِ، أعْنِي: الحَرفَ، وَالأمرَ الحَاضِرَ، وَالمَاضِيَ، نحو:زَيدٌ.

الإعرَابُ:حرَكةٌ أوْ حرْفٌ يَخْتَلِفُ بهٖ آخرُ المُعْرَبِ، كَالضَّمَّةِ وَالـفَتْـحَةِ وَالـكَسْرَةِ؛ وَالوَاوِ وَالألِفِ وَاليَاءِ نحو: جاء زيدٌ، وأبوكَ؛ رأيتُ

زيداًوأبيكَ؛ مررتُ بزيدٍ وأبيكَ.

العَامِلُ: مَا بِهٖ رَفعٌ أونَصَبٌ أوجَرٌّ أو جزْمٌ.

مَحَلُّ الإعْرَابِ: هُوَ الحَرفُ الأخِيرُمِنَ الكَلِمَةِ.

الصَّحِيحُ:(عِندَ النُحَاةِ) هُوَ مَالَا يَكُونُ فِي اٰخِرِهٖ حَرفُ عِلَّةٍ، كَزَيدٍ.

الشبيهُ بالصحيح (جاري مجرى الصحيح) : هُوَ مَا يَكُونُ فِى اٰخِرِه وَاوٌ أو يَاءٌ مَاقَبلَهُمَا سَاكِنٌ، كَدَلْوٍ وَ ظَبْيٍ.

المُنْصَرِفُ: هُوَ مَالَيسَ فِيهِ سَبَبَانِ أو وَاحِدٌ يَقُومُ مَقَامَهُمَا مِنَ الأسْبَابِ التِّسْعَةِ المانعةِ نحو: زيدٌ.

غَيرُ مُنصَرِفٍ: هُوَ مَا فِيهٖ سَبَبَانِ أو وَاحِدٌ مِّنْهَا يَقُومُ مَقَامَهُمَا.

وحُكمه: أنْ يدخله الحرَكاتُ الثلاثُ مع التنوين، نحو:أحمدُ، بشرىٰ.

الاسْمُ المَقْصُورُ: هُوَ الاسْمُ المُعْرَبُ الَّذِيْ فِى آخِرِهٖ أَلِفٌ لازِمَةٌ: مُوسىٰ. شرح ابن عقيل ٧٥/٢

الاسْمُ المَنْقُوصُ: هُوَ الاسْمُ المُعْرَبُ الَّذِيْ فِيْ آخِرِهٖ ياءٌ لازِمَةٌ قَبلَهَا كَسْرَةٌ، نَحْوُ: المُرْتَقِىْ.ايضاً

الأسبابُ التّسعةُ

الأسبابُ التّسعةُ: هي العَدْلُ، الوَصفُ، التأنيثُ، المعرفةُ، العجمةُ، الجمعُ، التركيبُ، وزنُ الفعلِ، الألفُ والنونُ الزائدتانِ.

العَدْلُ: هُوَ تَغَيُّرُ اللَّفْظِ مِنْ صِيْغَتِهِ الأَصْلِيَّةِ إلىٰ صِيغَةٍ أُخْرىٰ تَحْقِيقاً –كثُلاث ومَثْلَث– أو تَقْدِيراً، كعُمَرَ وَزُفَرَ.

الوَصفُ: تَمنَعُ الصِّفَةُ مِنَ الصَّرفِ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ:

(١)أَن تَكُونَ صِفَةً أَصلِيَّةً عَلىٰ وَزْنِ أَفْعَلَ، كَأَحْمَرَ.

(٢)أَن تَكُونَ صِفَةً عَلىٰ وَزْنِ فَعْلَانَ، كَعَطْشَانَ.

(٣)أَن تَكُونَ صِفَةً مَعدُولَةً عَن وَزْنٍ آخَرَ، مِثلُ أُحَادَ وَمَوْحَدَ وَأُخَرَ. ملخص جامع الدروس ٢/١٥٣

التّانيثُ: هوَ كونُ الِاسمِ مؤنّثاً، والمؤنّثُ ما فيهِ علامةُ التانيثِ، لفظاً –كطلحةَ،– أو تقديراً أي معنوياً، كزينبَ.

المَعْرَفَةُ: إسْمٌ وُضِعَ لشيْءٍ مُعَيَّنٍ: كعُمَرَ، ولا يُعتبرُ في منعِ الصرفِ منَ المَعارِفِ إلاّ العَلَمِيَّةُ.

العلميةُ: هُو كونُ اللفظِ عَلَماً علىٰ إنسانٍ أو حَيَوانٍ أو شيءٍ معيَّنٍ. موسوعة:٤٦٥، نحو:احُمدُ، مَكّةُ، زَمْزمُ.

العُجْمَة: هوكَوْنُ الكَلِمَةِ مِنْ غيرِ أوْزانِ العَرَبِ. كتاب التعريفات٢٧٨، نحو:ابراهيمُ.

صيغة منتهى الجُمُوعِ: هُوَ الجَمْعُ الّذِيْ لا نَظيرَ لهٗ

فِي الآحادِ، أيْ لا مُفْرَدَ عَلىٰ وَزْنِهِ، كمساجدَ و منابرَ. النحوالقرآنى١٧٣

وشَـرْطُـهُ: أنْ يـكـونَ بـعْدَ ألفِ الجَمْعِ حَرْفانِ، كمَسَاجِدَ، أو حَـرْفٌ مُشـدَّدٌ، مثْـلُ دَوابَّ، أو ثـلٰثةُ أحْـرُفٍ أوْسَطُهَا سَاكِنٌ غيرَ قَابِلٍ لِلهَاءِ: كمَصَابيحَ.

التَرْكِيبُ: كُـلُّ كَـلِمَتَينِ رُكِّبتا وجُعِلَتَا كَلِمَةً وَاحِدَةً، مِثلُ بَعْلَبَكَّ وحَضْرَ مَوْتَ.

وَزْنُ الفِعْلِ: هُوَ كَونُ الاِسمِ عَلىٰ وَزْنٍ يُعَدُّ مِن أَوزَانِ الفِعلِ وَهُوَ قِسمَانِ:

(١)الـوزْنُ الَّـذي يَـختَـصُّ بِـالفِعلِ: هُوَ أنْ يكونَ لانَظيرَ لهُ فيْ الأسماءِ العَرَبيّةِ، وإنْ وُجِدَ فَهُوَ نادِرٌ لا يُعْبَأ بهِ، كدُئِلَ.

(٢)الوَزْنُ الذي يَغْلبُ فى الفِعْلِ: هُوَ أنْ يَكونَ في الأفعالِ أكثرَ مِنهُ في الأسماءِ، ويندرجُ فيهِ:

[١] ما جاءَ عَلىٰ صِيغةِ الأمرِ مِنَ الثلاثّي المُجرّدِ، كإِثْمِدْ.

[٢]ماكانَ علىٰ صِيغةِ المضارعِ المعلومِ من الثُلاثّي المُجرّدِ، كأحْمَدَ.

[٣]مـا فـي أوَّلِـهِ حـرفٌ زائدٌ منْ أحْرُفِ المُضَارَعَةِ، كتَغْلِبَ.

(جامع الدروس ١٥١/٢)

الألفُ والـنُّونُ الزائدتانِ: الـمرادُ بهما الألفُ والنونُ اللّتانِ تـلـحـقـانِ بـكـلمةٍ زائدتينِ عنِ الحروفِ الأصليةِ في الكلمةِ، نحوُ: عمرانُ، سكرانُ.

المرفوعاتُ وما يَتعلّقَ بها

الفَاعِلُ: كُـلُّ اسْـمٍ قَبلَهٗ فِعْلٌ أوصِفةٌ اُسْنِدَ إلَيْهِ علىٰ مَعْنى أنّهٗ قـامَ بـهِ (أَوْ وَقَـعَ مِـنـهُ)، لاوَقـعَ عَلَيهِ، نَحوَ: قَامَ زَيدٌ، وزَيدٌ ضَارِبٌ أبُوه عَمْرواً، وَمَا ضَرَبَ زَيدٌ عَمْرواً.

الـمُـؤنّثُ الحَقِيقِيُّ: هُـوَ مَـا بِـإزَائِـهِ ذَكَرٌ مِنَ الحَيَوانِ: كَامرَأَةٍ وَنَاقَةٍ.

المُؤَنّثُ اللّفظِيُّ: هُوَ مَا بِخِلافِ المُؤَنّثِ الحَقِيقِيِّ، أيْ هُوَ اسمٌ لايَكُوْنُ بِإزَائِهٖ ذَكَرٌ مِنَ الحَيَوَانِ، كَظُلْمَةٍ وَصَحرَاء.

الـمَمْدودُ: اسـمٌ مُـعـربٌ آخِـرُهٗ هَـمـزَةٌ قَبلَهَا أَلِفٌ زَائِدَةٌ، كـحَمْراءَ، صفراءَ. موسوعة ٦٤٩

القَرِيْنَةُ: أَمرٌ يُشِيرُ إِلَى المَطلُوبِ (بِلاَوَضعٍ). كتاب التعريفات ١٧٦، نحو: قَولكَ: "نَعَمْ"، في جوابِ منْ قالَ: أَصَلّيْتَ؟ اي نعمْ صلّيتُ.

التَنَازُعُ: هُـوَ أنْ يَتَـوَجَّـهَ عَـامِلانِ إلىٰ مَعْمُولٍ وَاحِدٍ مُتَأخِّرٍ عَنْهُما، نَحْوَ: ضَرَبَنِى وَ أكْرَمْتُ زَيْداً. معجم القواعد اللغة العربية.

مَـفْـعُـولُ مَالَمْ يُسَمَّ فاعِلُهٗ: هُـوَكُـلُّ مَفْعُولٍ حُذِفَ فَاعِلُه وَأُقِيمَ هُوَ مَقَامَهٗ، نحوُ: ضُرِبَ زَيْدٌ.

المُبْتَدَأُ: هُـوَ الاِسْـمُ الـمُجَرَّدُ عنِ العَوامِلِ اللّفظِيَّةِ، مُسْنَداً اِلَيــهِ؛ اوْ الـصِـفـةُ الـواقِـعَةُ بَـعْـدَ حَرْفِ النَّفْيِ، اوالفِ الاِسْتِفْهامِ، رافِعَةً لِظاهِرٍ، مثلُ: زَيدٌ قائِمٌ، وَمَا قَائمُ نِ الزَّيْدانِ، وَاَقَائِمُ نِ الزَّيدانِ.

الخَبَرُ: هُوَ الـمُـجـرَّدُ المُسنَدُ بهِ، المُغايِرُ للصِّفةِ المَذكُورَةِ.

(وافيه شرح كافيه:٣٧)

المُبْتَدَأ الذي لايحتاج إلى الخبر: هُوَ المُبْتَدَأُ الَّذِي لَيْسَ مُسْنَداً إليْهِ، وَهُوَ صِفَةٌ وَقَعَتْ بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ، -نحوَ: مَا زَيْدٌ قائِمٌ-، أوْ بَـعْدَ حَرْفِ الاسْتِفْهامِ، -نَحوَ: أقَائِمٌ زَيْدٌ- بِشَرْطِ أنْ تَرْفَعَ تِلْكَ الصِّفَةُ اسْماً ظاهِراً، نحوَ: ما قَائِمٌ الزَّيْدَان بِخِلافِ مَا قَائِمَانِ الزَّيْدَانِ.

الـحُرُوْفُ المُشَبَّهَةُ بِالْفِعْلِ: سُـمِّيَتْ مُشَبَّهَةً بِالفِعلِ لِأَنَّهَـا تَـعمَلُ النَّصبَ وَالرَّفعَ مَعاً كَالفِعلِ المُتَعَدِّي، نَحوُ: اِنَّ زَيداً قائمٌ. وَلِأَنَّ مَعَانيهَا مَعَانِي الأَفعَالِ.

وَهِيَ سِتَّةٌ: إنَّ، أنَّ، كَأنَّ، لٰكِنَّ، لَيتَ، لَعَلَّ.

الأفْعَالُ الـنَاقِصَةُ: هِيَ أَفْعَالٌ وُضِعَتْ لِتَقْرِيْرِ الفَاعِلِ عَلىٰ صِفَةٍ غَيْرِ صِفَةِ مَصْدَرِها، وَتَدْخُلُ عَـلىٰ الجُمْلَةِ الاسْمِيَّةِ لإِفادَةِ نِسْبَتِهَا حُكْمَ مَعْنَاها، نَحوُ: كانَ اللّٰهُ عَلِيْماً.

ما ولا المُشَبَّهَتَانِ بِلَيسَ: مِن أخَواتِ كان الَّتِيْ تَعْملُ عـمـلَها في رفعِ الاسْمِ و نَصبِ الخبرِ، بعضُ الحروفِ النَّافيةِ المُشبَّهَةِ بِـليسَ فيْ العمَلِ و المَعْنىٰ، وهي: مَا، لا، لاتَ، إنْ. النحو القرآنی٢٣٨ ، نَحوَ قَولِهِ تَعالَى: ﴿مَا هٰذا بَشَراً﴾.

لا الـنافية للجنس: هِـيَ الَّتِـي قُـصِدَ بِهَا التَّنصِيصُ عَلىٰ اِستِغرَاقِ النَّفْيِ لِلجِنْسِ كُلِّهِ. شرح ابن عقيل، نَحوُ: لا رَجُلَ فِيْ الدَّارِ.

المنصوباتُ وما يتعلّق بها

المَفْعُول المُطْلَق: وَهُوَ مَصْدَرٌ بِمَعْنىٰ فِعْلٍ مَذْكُورٍ.

وَيُذْكَرُ لِلتَّاكِيدِ -كَضَرَبْتُ ضَرْباً-، أو لبَيَانِ النَوْعِ -نَحوَ جَلَسْتُ جِلْسَةَ القَارِيْ-، أوْ لِبَيَانِ العَدَدِ كجَلَسْتُ جَلْسَةً، أوْ جَلْسَتَينِ، أوْ جَلْسَاتٍ.

المَفْعُولُ بِهِ: وَهُوَ اسْمُ مَاوَقَعَ عَلَيْه فِعْلُ الفَاعِلِ: كضَرَبَ زَيْدٌ عَمْراً.

التحذ يرُ: هُوَ اسمٌ مَنصُوبٌ يَقَعُ مَفعُولاً بِهِ لِعَامِلٍ مَحذُوفٍ، تَقديرُهُ: اِتَّقِ وَاحْذِرْ، نحوُ: إيّاكَ مِن الأسَدِ أيْ إتَّقِ.

الإغْراءُ: هُوَ اسمٌ مَنصُوبٌ يَقَعُ مَفعُولاً بِهِ لِعَامِلٍ مَحذُوفٍ تَقدِيرُهُ اِلزَمْ مَثَلاً، نحْوُ: الاجْتِهَادَ، اَيْ اِلزَمْ الاِجتِهَادَ.

الاخْتِصَاصُ: هُوَ أنْ يُذكَرَ اسْمٌ ظاهِرٌ بَعدَ ضَمِيرٍ لِبيَانِ المَقْصُودِ مِنه، نَحوَ: نَحْنُ مَعَاشِرَ الْأَنْبياءِ [اَيْ اَخُصُّ مَعاشِرَ الانبيَاءِ]، لا نُوْرِثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ.

المُشبَّه بالمفعولِ به: هُوَ المَنصُوبُ بالصفةِ المشبَّهَةِ باسمِ الفاعلِ المتعدّي إلىٰ واحدٍ، زيدٌ حسنٌ وجهَهُ. شرح شذور الذهب ٣١٥

مَا أُضْمِرَ عامِلُه علىٰ شَرِيطَةِ التَفْسِيرِ: هُوَ كُلُّ اسمٍ بَعْدَه فِعْلٌ أوْشِبْهُه يَشْتَغِلُ ذٰلِكَ الفِعْلُ عَنْ ذٰلِكَ الاسْمِ بِضَمِيرِه أوْ بِمُتَعَلِّقِه،

بِحَيُثُ لَوُ سُلِّطَ عَلَيُه هُوَ أوُ مُنَاسِبُه لَنَصَبَهٗ، نحوُ: زيداً ضربْتُه. هداية النحو.

المُنَادىٰ: هُـوَ الـمَطلُوبُ إقبَالُهُ بِحَرُفٍ نَائِبٍ مَنَابَ أَدعُوُ، (كافيه)؛ او:هُوَ المُخَاطَبُ بِأَحَدِ أَحرُفِ النِّدَاءِ. موسوعة ٦٥٨، نحوُ: يَا زَيدُ، ياعبْدَاللّٰهِ: أيْ أدْعوْ عبدَاللّٰه.

النُّدْبَةُ:هِيَ نِدَاءُ المُتَفَجَّعِ عَلَيهِ، أَوِالمُتَفَجَّعِ مِنهُ، أَوِ المُتَفَجَّعِ لَهٗ، نَحوُ: وَاسَيِّدَاهُ! وَاكَبِدَاهُ! وَااِسلاَمَاهُ!.تيسير النحو

المُفْرَدُ: يُسْتَعْمَلُ المُفْرَدُ فِي خَمْسَةِ مَعَانٍ: مُقَابِلاً لِلْمُفْرَدِ، أوالـمُـرَكَّـبِ، أوالْـجُـمْـلَةِ، أوالـمُـضَـافِ وَشِبْـهِ المُضَافِ، أوالتَّثْنِيَةِ والجَمْعِ. ملخص من أشباه.

الشَّبِيـهُ بِالمُضَافِ:هُـوَ كُـلُّ إسْمٍ تَعَلَّقَ بِهٖ شَيُءٌ مِن تَمَامِ مَعنَاه عَلىٰ جِهَةٍ غَيرِ الصِّلَةِ أوالإضَافَةِ، وَهٰذَا المُتَعَلَّقُ قَدْ يَكُونُ بِالعَمل فِى الفَاعِلِ:ياحَسَناً وَجهُه، أوْفِي المَفْعُولِ بِهِ: يَا مُحْرِزاً مَجداً، أو فِيُ المَجْرُورِ: يَارَاغِباً فِى العِلْمِ، أوْ فِى العَطْفِ: ياثَلاثَةً وَ ثَلاثِينَ رَجُلاً. معجم القواعد: ١٨٦

الاستِغَاثَةُ: هِـيَ نِدَاءُ شَخصٍ لإِغَاثَةِ غَيرِه، نحوُ: يَا لَلنَّاسِ لِلغَرِيقِ.موسوعة النحو

تَرْخِيمُ المُنَادىٰ:وَهُوَ حَذُفٌ فِى اٰخِرِالمُنَادىٰ لِلتَّخُفِيُفِ كَمَا تَقُولُ فِى "مَالِكٍ" يا مَالِ وفِيْ "مَنْصُوْرٍ" يا مَنْصُ وفيْ "عُثْمَانَ" يا عُثْمُ.

المَفْعُولُ فِيه: هُـوَاسُمُ مَاوَقَعَ فِعلُ الفَاعِلِ فِيه مِنَ الزَمَانِ

وَالمَكانِ، وَيُسَمّٰى ظَرْفاً: كقَوْلِهِ تَعالَى: ﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ بُكْرَةً وَّ أَصِيلًا﴾.

الظَرْفُ المُبْهَمُ: هُوَ مَا(مِنَ الزَّمانِ وَالمَكانِ) لايَكُوْنُ لَه حَدٌّ مُعَيَّنٌ، كَدَهْرٍ وَحِيْنٍ، وَيَمِينٍ وَشِمَالٍ.

الظَرْفُ المَحْدُوْدُ: هُوَ مَا يَكُونُ لَه حَدٌّ مُعَيَّنٌ، كَيَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَ بَيتٍ وَمَسجِدٍ.

المَفْعُوْلُ لَه: هُوَ مَا فُعِلَ لِأَجْلِهِ فِعْلٌ مَذْكُوْرٌ،نحوُ:قَعَدْتُ عَنِ الحَرْبِ جُبْناً (كافيه) أيْ لِلجُبْنِ.

المَفْعُوْلُ مَعَهٗ: هُوَ مَا يُذْكَرُ بَعْدَ الوَاوِ بِمَعْنٰى"مَعَ" لِمُصَاحَبَةِ مَعْمُوْلِ الفِعْلِ، نحوُ: جَاءَ البَرْدُ وَالجُبَّاتِ، وَجِئْتُ أنا وَزَيْداً، (أَيْ مَعَ الجُبَّاتِ وَمَعَ زَيْدٍ).

الحَالُ: لَفْظٌ يَدُلُّ علىٰ بَيَانِ هَيْأةِ الفَاعِلِ،أَوِالمَفْعُوْلِ به،أوْ كِلَيْهِمَا، نَحْوُ: جَاءَ نِيْ زَيْدٌ رَاكِباً، وَضَرَبْتُ زَيْداً مَشْدُوْداً، وَلَقِيْتُ عَمْراً رَاكِبَيْنِ.

التَمِيزُ: هُوَ نَكِرَةٌ تُذْكَرُ بَعْدَ مِقْدَارٍ –مِنْ عَدَدٍ أوْكَيْلٍ أوْ وَزْنٍ أوْ مَسَاحَةٍ– أو غَيْرَذٰلِكَ مِمَّا فِيْهِ إِبْهَامٌ،تَرْفَعُ ذٰلِكَ الإبْهَامَ، نحو: عِنْدِي عِشْرُونَ دِرهَماً، وقَفِيزَانِ بُرّاً، ومَنَوَانِ سَمْناً، وجَرِيبَانِ قُطْناً، وعَلَى التَّمَرَةِ مِثلُها زُبَداً.

الاسمُ التّامُّ: تَمَامِيَةُ الِاسمِ أَن يَكُونَ فِي آخِرِ الِاسمِ مَايُوجِبُ اِمتِنَاعَ إِضَافَتِهِ مِنَ التَّنوِينِ –ظَاهِرَةً أَو مُقَدَّرَةً–، وَنُونَيِ التَّثنِيَةِ، وَالجَمعِ، وَالإِضَافَةِ، وَلَامِ التَّعرِيفِ. ملخص من الدراية ١٢٤

المُسْتَثْنَىٰ: لَفْظٌ يُذْكَرُ بَعْدَ إلاّ وَأَخَوَاتِها، لِيُعْلَمَ أَنَّه لايُنْسَبُ إلَيْهِ مَا نُسِبَ إلىٰ مَاقَبْلَهَا.

المُسْتَثْنى المتصل: وَهُوَ مَاأُخْرِجَ عَنْ مُتَعَدِّدٍ بِإلَّا وَاخَوَاتِهَا، نَحوَ: جَاءَ نِي القَومُ إلَّازَيداً.

المُسْتَثْنىٰ المُنْقَطِعُ: هُوَ المُذَكُورُ بَعْدَ إلَّا وَأَخَوَاتِها غَيْرَ مُخْرَجٍ عَنْ مُتَعَدِّدٍ، لِعَدَمِ دُخُولِهِ فِي المُسْتَثْنَىٰ مِنْه، نحوُ: جَاءَ نِي القَوْمُ إلَّا حِمَاراً.

الاستِثْناءُ الموجَبُ: كلُّ كلامٍ لايَشتَمِلُ عَلىٰ نفيٍ ولانهيٍ ولااستفهامٍ. شرح شذور٣٤١، نحو: جَاءَنِي القَومُ إلا زَيداً.

غيرُ المُوجَبِ: كلُّ كلامٍ يَشتَمِلُ عَلىٰ نفيٍ أونهيٍ أو استفهامٍ. شرح شذور، نحو: مَا جَاءَنِي القَومُ اِلا زَيُداً.

الاستثناء المفرَّغُ: هُوَ مَا حُذِفَ مِنهُ المستثنىٰ منهُ. موسوعة٤٣، نحو: مَا جَاءَنِي اَلَّا زَيدٌ.

غيرُ المفرَّغ: مَا كَانَ المُستَثنىٰ مِنه مَذكوراً.

المجروراتُ وما يتعلّقُ بها

المَجْرُوْرُ: هُوَ كُلُّ اِسْمٍ نُسِبَ اِلَيْهِ شَيْءٌ بِوَاسِطَةِ حَرْفِ الجرِّ، لَفظاً، نحوُ: مَرَرْتُ بِزَيْدٍ، أَو تَقدِيراً، نَحوُ: غُلَامُ زَيْدٍ، تَقْدِيْرُه غُلَامٌ لِزَيْدٍ.

الـمَنصُوبُ بِنَزْعِ الخَافِضِ: قَدْ يُحْذَفُ حَرفُ الجرِّ بَعدَ الـفِعـلِ المُتَعَدِّي بِوَاسِطَةِ حَرفِ الجرِّ، وَيُنصَبُ الِاسمُ المَجرُورُ بَعدَهُ، نَحوُ: ﴿وَاختَارَ مُوسىٰ قَومَهُ سَبعِينَ رَجُلاً﴾، أَي مِنْ قَومِهِ(١). موسوعة.

الإضافةُ: نِسبَةٌ تَـقيِيـدِيَّةٌ بَيـنَ اسـمَينِ، تُوجِبُ لِثَانِيهِمَا الجَرَّ مُطلَقاً. (موسوعة٩٦) وَيفيدُ تعريفاً أَوْ تخصيصاً أو تخفيفاً.

المُضافُ: اسْمٌ أَضِيفَ إِلىٰ اسْمٍ بَعْدَه، كَغُلَامُ زَيدٍ.

ملحوظة: يُعْرَبُ المُضَافُ عَلىٰ حَسْبِ مَوْقِعِهِ فِي الجُمْلَةِ. معجم القواعد٣٣

المُضافُ إليهِ: كلمَةٌ تأتي بعدَ المُضافِ.

الشَّبِيـهُ بالمضافِ: هـو الاسـم الذي تعلَّقَ به شيءٌ من تـمـامِ مـعناه، وَهذَا التَّعلُّقُ يَكُونُ بِالعَمَلِ فِي الفَاعِلِ أَو فِي النَّائِبِ أَو فِي الـمَفعُولِ بِه أَو فِي المَجرُورِ أَو فِي العَطفِ. ملخص من موسوعة٤٠٧ ، نحو: يَا طَالِعاً جَبَلًا، يَا طَالِباً مَجداً.

---

(١) ولا يُـنْقَاسُ حَذْفُ حَرفِ الجَرِّ مَعَ غَيرِ أَنَّ وأَنْ، بلْ يُقْتَصَرُ فِيهِ عَلىٰ السَّماعِ، وذَهَبَ الأخـفَـشُ الصَّغِيرُ إِلىٰ أَنَّه يَجُوزُ الحَذْفُ مَعَ غَيرِهِمَا قِيَاساً (١) بِشَرطِ تَعَيُّنِ الحَرفِ (٢) ومَكَانِ الحَذفِ، نحوُ: بَرَيْتُ القَلَمَ بالسِّكِّينِ وبَرَيْتُ القَلَمَ السِّكِّين. ابن عقيل٢/٣٧٤ بحذف وزيادة

الإضَـافةُ المَعنَوِيَّةُ: هِـيَ أَنْ يَـكُونَ المُضَافُ غَيرَ صِفَةٍ مُـضَافَةٍ إلىٰ مَعْمُولِهَا؛ إمّا: بِمَعْنىٰ "اللَّامِ" –، نحوُ: غُلامُ زَيدٍ، أَي غُلَامٌ لِـزَيـدٍ–، أو بِـمَعنىٰ "مِنْ" –، نحوُ: خَاتَمُ فِضَّةٍ أي خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ–، أو بِمَعنىٰ "فِيْ" –، نحوُ: صَلاةُ اللَّيلِ أي صَلاَةٌ فِي اللَّيلِ–.

التـعريف: هُـوَ جَـعـلُ الاسـمِ مَعرِفَةً. موسوعة ٢٦٠، نـحو: "غُلامٌ" فِيُ غُلامُ زَيدٍ.

التخصيص: هُـوَ تَـقـلِيلُ شُيُوعِ الاسمِ دُونَ أَن يَبلُغَ دَرَجَة التَّعرِيفِ. موسوعة ٩٧، نحو: غُلامُ رَجُلٍ.

الظرفُ اللَّغوُ: هوَ ما كانَ العاملُ (المُتَعَلَّقُ) فيهِ مذكوراً.

الظَّرفُ المُستقرُّ: هوَ ما كانَ العاملُ فيهِ مُقدَّراً.

الـمَجْرُورُ لِلمُجَاوَرَةِ (جرّ جوار): وَهُـوَ مَـا جُرَّ لِمُجَاوَرَةِ المَجرُورِ، وَهُوَ شَاذٌّ(١).

الإضَافَةُ اللَّفْظِيَّةُ: هِـيَ أنْ يَـكُونَ المُضَافُ صِفَةً مُضَافَةً إلىٰ مَعْمُولِهَا، نحوُ: ضاربُ زَيْدٍ، حَسَنُ الوَجْهِ.

---

(١) وَذَالِكَ فِـي بَـابَيْ النَّعْتِ وَالتَّأْكِيدِ–وَقِيلَ فِي بَابِ عَطْفِ النَّسَقِ–، نحوُ: هٰذَا جُـحْـرُ ضَـبٍّ خَـربٍ، (رُوِيَ بِخَفضِ "خَرِبٍ" لِمُجَاوَرَتِهِ "الضَّبَّ"، وَإِنَّمَا كَانَ حَقُّه الرَّفعَ؛ لأَنَّه صِفَةٌ لِلمَرفُوعِ، وَهُوَ: "الجُحرُ").

وَأَمَّـا التَـوْكِيـدُ: نَـحوُ: يَا صَاحِ! بَلِّغْ ذَوِيْ الزَّوْجَاتِ كُلِّهِمْ الخ ("فَكُلِّهِمْ" تَوْكِيدٌ "لِـذَوِيْ" –لَا "لِـلـزَّوجَاتِ" وَإلَّا يُقَالُ "كُلِّهِنّ"–، وَ"ذَوِيْ" مَنصُوبٌ عَلىٰ المَفعُولِيَّةِ، فَكَانَ حقُّ "كلِّهِمْ" النَصبُ، وَلٰكِنَّهُ خُفِضَ لِمُجَاوَرَةِ المَخْفُوضِ. شذور:١٥٨

بحثُ التَّوابع

التَابِعُ: هُوَ كُلُّ ثانٍ مُعْرَبٌ بِإعْرَابِ سَابِقِهِ مِنْ جِهَةٍ وَاحِدَةٍ.

وَالتَّوابِعُ خَمسةٌ: النَّعتُ، وَالعَطفُ، وَالتَّاكيدُ، وَالبَدلُ وَعَطفُ البَيانِ.

النَعْتُ: تَـابِـعٌ يَـدُلُّ عَلىٰ مَعْنىً فِيْ مَتبُوْعِهٖ، -نحوُ: جَاءَنِي رَجُـلٌ عَالِمٌ-، أوْ فِيْ مُتَعَلِّقِ مَتبُوْعِهٖ، -نحوُ: جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ أبُوْهٗ-، وَيُسَمىّٰ صِفَةً أيْضًا.

الـمـوصوفُ: هُـو الاسـمُ الـذِي يَـدُلُّ عـلـىٰ ذاتٍ مُتَقَبَّلَةٍ لـلـصِّـفاتِ، نحو: رَجُلٌ؛ أو هو الاسمُ الذِي وُصِفَ، نحو: "طِفُلاً" في قَولك "شاهَدتُ طِفلاً جَميلا". موسوعة النحو والصرف

التَّوْضِيحُ: رَفـعُ الإِضمَارِ وَالإبهَامِ الحَاصِلِ فِي المَعَارِفِ (كتاب التعريفات: ٧٠) نحوُ: جاءَني زيدُنِ الفاضلُ.

العَطْفُ بِالحُرُوْفِ: تَـابِعٌ يُنسَبُ إليْهِ مَانُسِبَ إلىٰ مَتبُوْعِهٖ بِـوَاسِطَةِ حَرفِ العَطفِ،وَكِلَاهُـمَـامَقْصُوْدَانِ بِتِلْكَ النِسْبَةِ، وَيُسَمّٰى عَطْفَ النَسَقِ، نَحْوَ:قامَ زَيْدٌ وَعَمْرٌ.

التَاكِيدُ: تَـابِـعٌ يَـدُلُّ عَلىٰ تَقْرِيْرِ المَتبُوْعِ فِيْ مَا نُسِبَ إليْهِ، -نـحـوُ: ضَـربَ زَيـدٌ زَيدٌ-، أوْ عَلىٰ شُمُوْلِ الحُكمِ لِكُلِّ فَرْدٍ مِنْ أفرَادِ المَتْبُوعِ، -نحو: جَاءَ القَومُ كلُّهُمْ-.

التَّـاكِيـدُ اللَّفْظِيُّ: هُـوَ تَـكـرِيـرُ الـلَّفْظِ الأوَّلِ،بِعَينِهِ أَو بِـمُـرَادِفِـهِ سَـوَاءٌ كَانَ فِعلاً، أَو اِسماً، أَو حَرفاً، أَو جُملَةً. (تيسير النحو ١٨١)

نَحوَ: جَاءَ نِي زَيدٌ زَيدٌ، وجَاءَ جَاءَ زَيدٌ.

التَّاكِيدُ المَعْنَوِيُّ: هُـوَ ما يكونُ بِالفَاظٍ مَعْدُودَةٍ وَهِيَ: نَـفْسٌ، عَيْنٌ، كِلاَ، كِلْتَا، كُلٌّ، أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْصَعُ، أَبْتَعُ، نَحوَ: جَاءَ نِي زَيْدٌ نَفْسُهُ.

البَدَلُ: تَابِعٌ يُنْسَبُ إلَيهِ مَا نُسِبَ إلىٰ مَتبُوعِهٖ، وَهُوَ المَقصُودُ بِالنِسْبَةِ دُونَ مَتبُوعِهٖ، وَهوَ عَلَى اَربَعةِ اَقسَامٍ.

بَـدَلُ الكُلِّ مِنَ الكُلِّ: هُـوَ مَـا مَـدلُولُه مَدلُولُ المَتبُوعِ، نَحوَ: جَاءَ نِى زَيدٌ أَخُوكَ.

بَـدَلُ البَـعْضِ مِنَ الكُلِّ: هُـوَ مَـا مَـدْلُـولُهٗ جُزءُ مَدْلُولِ المَتْبُوعِ، نَحوَ: ضَرَبتُ زَيداً رأسُهٗ.

بَدَلُ الاشْتِمَالِ: هُـوَ مَـا مَدلُولُه مُتَعَلِّقُ المَتْبُوعِ، كَـسُلِبَ زَيدٌ ثَوبُه.

بَـدَلُ الغَلَطِ أو النِّسيَانِ: هُـوَ مَـا يُـذْكَرُ بَعدَ الغَلَطِ أو النِّسيَان، نَحوَ: جَاءَ نِي زَيدٌ جَعفَرٌ.

عَطْفُ البَيَانِ: تَـابِـعٌ غَيرَصِفَةٍ يُوضِحُ مَتبُوعَه –وَهُو أشْهَرُ إسْمَيْ شَيءٍ–، نَحوَ: قَامَ أَبُوحَفْصٍ عُمَرُ.

المبنيُّ وأقسامُه

الاسْمُ المَبنِيُّ: وَهُوَ اسْمٌ وَقَعَ غَيرَ مُرَكَّبٍ مَعَ غَيرِهِ، مِثلُ: "ا، ب، ت، ث"؛ وَ مِثلُ "وَاحِدٌ و اِثنَانِ، و ثَلَثَةٌ"؛ و كَلَفظَةِ "زيد" وَحْدَه، -فَإِنَّه مَبنِيٌّ بِالفِعْلِ عَلىٰ السُّكُونِ وَ مُعرَبٌ بِالقُوَّةِ-.

أوشابهَ مبنيَّ الأصلِ: بِأن(١)يَكُونَ فِي الدَّلالَةِ عَلىٰ مَعْنَاه مُحْتَاجاً إلىٰ قَرِينَةٍ، كَالإشَارَةِ،(٢) أو يَكُونَ عَلىٰ أقَلَّ مِن ثَلَثَةَ أحْرُفٍ،(٣) أو تَضَمَّنَ مَعنىٰ الحَرْفِ، نَحوَ: "ذَا" وَ "مَنْ" وَ"أحَدَ عَشَرَ" إلىٰ "تِسعَةَ عَشَرَ".

المَبنيُّ الأصليُّ: ما كانَ مبنيّاً في أصلِ وَضعِهٖ، وهو الحرفُ والماضيُ والأمرُ بغيرِ اللامِ.

المُضْمَرُ: اسمٌ وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلىٰ مُتَكَلِّمٍ أومُخَاطَبٍ -نحوُ: أنا،أنْتَ-، أوغَائِبٍ تَقَدَّمَ ذِكْرُه لَفظاً، أو مَعنىً، أو حُكْماً، -نَحوُ:نَصَرَ زَيدٌ غُلاَمَهٗ، ﴿اِعدِلُوا هُوَ أَقرَبُ لِلتَّقوىٰ﴾، ﴿قُل هُوَ اللّٰه أَحَدٌ﴾-.

المُتَّصِلُ: هُوَ مَا لايُستَعمَلُ وَحْدَه. وَهُوَ: إمَّا مَرفُوعٌ، أوْ مَنصُوبٌ، أوْ مَجرُورٌ.

أو هو الذِيْ لايُبتَدَأُ بِهٖ وَلايَقَعُ بَعدَ إلاّ: كَـ"الكَافِ" فِي "أكْرَمَكَ".

المُنْفَصِلِ: هُوَ مَا يُسْتَعمَلُ وَحدَهٗ وهو: إمّا مَرفُوعٌ أوْ مَنصُوبٌ فَقطُ، نَحوُ: اَنتَ، اِيَّاكَ.

الضَمِيرُ البَارِزُ: هُوَ مَا لَه صُوْرَةٌ في الّلفظ، نَحوُ: ضَربُتُ.

الضَمِيرُ المُستَتِرُ: هُوَ مَا لَيسَ لَه صُورَةٌ فِي اللَّفظِ، نَحوُ: ﴿أَنزِلْ (أَنْتَ) عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ﴾.

ضمير الشأن: الشَأْنُ هُوَ مَضمُونُ الكَلَامِ، وَيُنسَبُ إِلَيهِ ضَمِيرٌ يُسَمّى "ضَمِيرَ الشَّأْنِ". موسوعة ٤٠٥، نَحوُ:اِنَّهٗ زَيدٌ قَائِمٌ.

أَسْمَاءُ الإِشَارَةِ: مَا وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلىٰ مُشَارٍإِلَيهِ، أوما يَدُلُّ علىٰ مُعيَّنٍ بواسِطَةِ إشارَةٍ حِسِّيَّةٍ باليدِ وَ نَحْوِها، نحوُ: ذَا كِتَابٌ، وَقَولهٗ تَعالَى: ﴿فَذَالِكُم اللّٰهُ رَبُّكُمْ﴾.

المَوْصُولُ: اسْمٌ لايَصْلُحُ أنْ يَكُونَ جُزءاً تَامّاً مِن جُمْلَةٍ إلَّا بِصِلَةٍ بَعْدَه، أوهُوَ مَا وُضِعَ لِمُعَيَّنٍ بِوَاسِطَةِ جُمْلَةٍ تُذكَرُ بَعدَهٗ، تُسَمّى صِلَةً.

الصِّلَةُ: هِيَ جُملَةٌ خَبرِيَّةٌ(تَقَعُ بَعدَ المَوصُولِ)، وَلابُدَّ مِن عَائِدٍ فِيهَا يَعُودُ إلىٰ المَوْصُولِ، نحوُ:"أبُوه قَائِمٌ" فِي قَوْلِنَا: جَاءَ الَّذِي أبُوه قَائِمٌ.

اسْمُ الفعلِ: هُوَ اسمٌ يَدُلُّ عَلىٰ فِعلٍ مُعَيَّنٍ، وَيَتَضَمَّنُ مَعنَاهُ وَزَمَنَهُ وَعَمَلَهُ، مِن غَيرِ أَن يَقبَلَ عَلامَتَهُ أَو يَتَأَثَّرَ بِالعَوَامِلِ، (موسوعة ٧٠) نَحوَ: رُوَيدَ زَيداً، أيْ أَمْهِله.

الأَصوَاتُ: كُلُّ لَفظٍ حُكِيَ بِه صَوْتٌ، كَـ"غَاق" –لِصَوْتِ الغُرَابِ–، أو صُوِّتَ بِهِ البَهَائِمُ، –كَنَخ: لإِنَاخَةِ البَعِيرِ–.

المُرَكَّبَاتُ: كُلُّ اسمٍ رُكِّبَ مِن كَلِمَتَينِ لَيسَتْ بَينَهُمَا

نِسْبَةٌ، فَإِنْ تَضَمَّنَ الثَانِي حَرفًا يَجِبُ بِنَاؤُهُمَا عَلىٰ الفَتحِ، كَـ "أَحَدَ عَشَرَ" إِلىٰ تِسْعَةَ عَشَرَ إلاّ اثنَيْ عَشَرَ، فَإِنَّهَا مُعْرَبَةٌ كَالمُثَنّى.

الكِنَايَاتُ: هِيَ أَسْمَاءٌ تَدُلُّ عَلىٰ عَدَدٍ مُبْهَمٍ، وَهِيَ: كَمْ وَكَذَا؛ أَوحَدِيثٍ مُبهَمٍ، وَهُوَ: كَيْتَ وَذَيْتَ.

الظُرُوفُ: هِيَ أَسْمَاءٌ مَنصُوبَةٌ تَدُلُّ عَلىٰ زَمَانِ الفِعلِ أَوْ مَكَانِهِ، وَتَتَضَمَّنُ مَعنىٰ "فِي" بِاطِّرَادٍ.

الغَايَاتُ: مَا قُطِعَ عَنِ الإِضَافَةِ أي حُذِفَ المُضَافُ إِليهِ لَفظاً، كَقَبْلُ، وَبَعْدُ، وَفَوْقُ، وَتَحْتُ.

بقيَّةُ أنواعِ الاسمِ

المعرفةُ والنكرةُ

المَعْرَفَةُ: اسمٌ وُضِعَ لِشَيءٍ مُعَيَّنٍ.

وَهِيَ سِتَّةُ أقْسَامٍ: المُضْمَرَاتُ، وَالأعْلامُ، وَالمُبْهَمَاتُ (أعْنِي أسمَاءُ الإشَارَاتِ وَالمَوْصُولاتِ)، وَالمُعَرَّفُ بِاللَّامِ، وَالمُضَافُ إلىٰ أحدِهَا إضَافَةً مَعنَوِيَّةً، وَالمُعَرَّفُ بِالنِدَاءِ.

الاسم المبهم: هو الذي لايَتَّضِحُ المُرادُ مِنهُ، وَلَايَتَّحِدُ مَعنَاهُ إلَّا بِشَيءٍ آخَرَ، وَهِيَ: أَسمَاءُ الإشَارَةِ، وَالموصُولَةِ، وَضَمَائِرِ الغَيبِيَّةِ. موسوعة: ٧٢

العَلَمُ: مَا وُضِعَ لِشَيءٍ مُعَيَّنٍ لايَتَنَاوَلُ غَيرَه بِوَضْعٍ وَاحِدٍ، نحوُ: زيدٌ.

العلم الشخصي: مَا خُصِّصَ فِي أَصلِ الوَضعِ بِفَردٍ وَاحِدٍ، فَلاَ يَتنَاوَلَ غَيرَهُ مِن أَفرَادِ جِنسِهِ، نَحوُ: خَالِدٌ.

العلمُ الجِنسِيُّ: مَاتَنَاوَلَ الجِنسَ كُلَّهُ غَيرَ مُختَصٍّ بِوَاحِدٍ بِعَينِهِ، نَحوُ: أُسَامَةُ، عَلماً عَلَى الأَسَدِ(١). دروس ١/٨٦

---

(١) **مَلحوظةٌ:** عَلَمُ الجِنسِ كَعَلَمِ الشَّخصِ فِي حُكمِهِ اللَّفظِيِّ، فَتَقُولُ: "هٰذَا أُسَامَةُ مُقبِلاً"، (١) فَتَمنَعُهُ مِنَ الصَّرفِ (٢) وَتَأْتِي بِالحَالِ بَعدَهُ، (٣) وَلَاتُدخِلُ عَلَيهِ الأَلِفَ وَاللَّامَ، فَلَاتَقُولُ: "الأُسَامَةُ". ابن عقيل ١/١١٢

المُعرَّفُ باللّامِ: اِسـمٌ مُـعَرَّفٌ بـ "أل" العَهدِيَّةِ، مُعَرَّفٌ لَفظاً لِاقتِرَانِهِ بِهَا، وَمَعنىً لِدَلَالَتِهِ عَلىٰ مُعَيَّنٍ. موسوعة ١٣٢

المُعرَّفُ بالإضافةِ: اسمٌ نكرة أضيفُ إلىٰ معرفةٍ منَ المعارِفِ الخمسةِ إضافةً معنويَّةً، فَاكتَسَبَ التَّعرِيفَ بِإِضَافَتِهِ، نحو: غلامُ زيدٍ.

المعرفةُ بالنِداءِ: مُـنـادىً قُصِدَ تعيينُهُ بحروفِ النداء، نحوُ: يَا رَجلُ.

النَّكِرَةُ: مَا وُضِعَ لِشَيءٍ غَيرِ مُعَيَّنٍ، كَرَجُلٍ وَفَرَسٍ.

الاعداد

أسمَاءُ العَدَدِ: مَاوُضِعَ لِيَدُلَّ عَلىٰ كَمِّيَّةِ آحادِ الأشْيَاءِ.

ملحوظة: أصُولُ العَـدَدِ اثْـنَتَـا عَشَـرَةَ كَلِمَةً " وَاحِدَةٌ إلى عَشَرَةٍ " وَ " مِائَةٌ وَأَلْفٌ ".

العَدَدُ الأصليُّ: مَـا دَلَّ عَـلـىٰ رَقمِ المَعدُودِ، نحوُ: ثلاثةُ رجالٍ، ثلاثُ فتياتٍ. موسوعة

العَدَدُ التّرتيبيُّ: مـا دلَّ عـلـىٰ رُتَـبِ الأشْيـاءِ، نحوُ: الفَصْلُ الثَّانيْ، الرِّسالَةُ الثانيةُ.

المذكر والمؤنث

المُؤَنَّثُ: مَـافِيـهِ عَـلامَةُ التَـانيثِ لَفظاً أوتَقْدِيراً أو مَعنَوِيًّا، نحو: فَاطِمَةُ، أَرضٌ، زَينَبُ.

المُذَكَّرُ: مَـا بِـخِـلافِـهِ، أيْ مَا لايُوجَدُ فِيهِ عَلامَةُ التَانِيثِ، لَفْظاً وَلاتَقْدِيراً وَلا حُكْماً(١).

المفرد، المثنىٰ، المجموع

المُفرَدُ: هُـوَ ما دَلَّ علىٰ واحدٍ مِن الأشخاصِ أو الحَيَواناتِ أو الأشياءِ وَيُقابِلُهُ المُثَنّى والجَمعِ. موسوعة ٦٣٨

المُثَنّٰى: اسـمٌ أُلْحِقَ باٰخِرِهِ ألفٌ أوياءٌ مَفتُوحٌ مَاقَبلَهَا وَنُونٌ مَكْسُورَةٌ، لِيَدُلَّ عَلى أنَّ مَعَه اٰخَرَ مِثلَه، نَحوَ:رَجُلانِ وَرَجُلَينِ.

الـمَجمُوعُ: اسمٌ دَلَّ عَـلـىٰ اٰحـادٍ مَـقـصُودَةٍ بِحُروفٍ مُفرَدَةٍ بِتَـغَيُّـرٍمَّـا، إمّـا لَـفظِيٌّ: كَرِجَالٍ فِي رَجُلٍ، أو تَقْدِيرِيٌّ: كَفُلْكٍ عَلىٰ وَزْنِ أُسْدٍ، فإنَّ مُفرَدَهُ أيضاً فُلْكٌ؛ لٰكِنَّهُ على وَزْنِ قُفْلٍ.

اسْمُ الجَمْعِ: هُـوَ مَا تَضَمَّنَ مَعنىٰ الجَمْعِ، غَيرَ أنَّهُ لاوَاحِدَ لَـهُ مِـنْ لَـفـظِهِ، وَإنَّمَا وَاحِدُهُ مِنْ مَعْنَاهُ،نحوُ: جَيْشٌ –واحِدُهُ جُنْدِيٌّ–، نِسَاءٌ –وَاحِدُها امْرَأةٌ–(٢).

---

(١) **مـلحوظة:** عَـلامَةُ التَـانِيـثِ ثَـلثَةٌ: التَـاءُ: كَـطَلحَةَ، وَالألِفُ المَقصُورَةُ: كَـحُبـلٰـى، وَالألِفُ الـمَـمدُودَةُ: كَحَمْرَاءَ. وَالمُقَدَّرَةُ إنَّمَا هُوَ التَّاءُ فَقَطْ، كَأَرْضٍ وَدَارٍ، بِدَلِيلِ أُرَيْضَةٍوَدُوَيْرَةٍ.

(٢) **ملاحظة:** لَكَ أنْ تُـعَـامِـلَـهُ مُـعَامَلَةَ المُفرَدِ بِاعتِبَارِ لَفظِهِ، وَمُعَامَلَةَ الجَمْعِ بِاعْتِبَارِ مَعْنَاهُ، فَتَقُولُ: القَوْمُ سَارَ، القَومُ سَارُوا.جامع ٢/٤٥

اسْـمُ الجِنْسِ: هُـوَ الَّـذِي لايَـختَصُّ بِواحِدٍ دُونَ آخَرَ مِنْ أفرَادِ جِنسِهٖ: كَرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ(١).

الـجَمْعُ المُصَحَّحُ: وَهُـوَ مَـالَـمْ يَتَـغَيَّرْ بِنَاءُ وَاحِدِهٖ، نحْو: مُسْلِمُوْنَ. هداية النحو.

الجَمعُ المُكَسَّرُ: وَهُـوَ مَايَتَغَيَّرُ فِيهِ بِنَاءُ وَاحِدِهٖ، كـ"رِجَالٍ".

الجَمْعُ الْمُذَكَّرُالمُصَحَّحُ: وَهُوَ مَا أُلْحِقَ بِاٰخِرِهٖ "وَاوٌ" مَـضْـمُومٌ مَاقَبلَهَا وَ"نُونٌ" مَفتُوحَةٌ، كَمُسْلِمُونَ أو "يَاءٌ" مَكسُورٌ مَا قَبلَهَا وَ"نُونٌ" كَذٰلِكَ، كمُسْلِمِيْنَ.

الـجَـمْـعُ المُؤَنَّثُ المُصَحَّحُ: وَهُـوَمَـا أُلْـحِقَ بِاٰخِرِهٖ "أَلِفٌ" وَ"تَاءٌ مُستَطِيلَةٌ"، نَحوَ: مُسْلِمَاتٌ.

جَمْعُ القِلَّةِ: وَهُوَ مَا يُطْلَقُ عَلىٰ العَشَرَةِ فَمَا دُونَهَا.

وَأَبْنِيَتُهٗ: أَفْعُلٌ، أفْعَالٌ، أَفْعِلَةٌ، فِعْلَةٌ وجَمْعَا الصَّحِيحِ بِدُونِ اللَّامِ، كَزَيدُونَ وَمُسْلِمَاتٌ.

جَمعُ الكَثْرَةِ: وَهُوَمَا يُطْلَقُ عَلٰى مَا فَوقَ العَشَرَةِ، وابنِيَتُه مَا عَدَا هٰذِهٖ(ابنية جمع القلّة) الأَبنِيَةِ.

---

(١) **فائدة:** وَمِـنْهُ الضَّمَائِرُ وَأَسمَاءُ المَوصُولَةِ وَالشَّرْطِ وَالاسْتِفْهَامِ، فَهِيَ أَسمَاءُ أجنَاسٍ لاتَخْتَصُّ بِفَرْدٍ دُونَ فَردٍ آخَرَ. جامع ١/٨٣

الجامد، المصدر، المشتق

الاسم الجامدُ: هُوَ مَالاَ يَكُونُ مَأْخُوذاً مِنَ الفِعلِ، نَحوُ: دِرهَمٌ، سِكِّينٌ. موسوعة ٦٢.

المَصْدَرُ: هُوَ اللَّفُظُ الدَّالُّ عَلىٰ حَدُثٍ مُجَرَّداً عَنِ الزَّمَانِ، مُتَضَمِّناً أَحُرُفَ فِعلِهِ لَفُظاً –نَحوَ: عَلِمَ عِلُماً–، أَوُ تَقدِيراً –نَحوَ: قَاتَلَ قِتَالاً (وقِيُتَالاً)–، أَومُعَوَّضاً مِمَّا حُذِفَ بِغَيرِهِ –نَحوَ: عِدَةٍ (وَعُداً)–.

اسم المصدر: مَادَلَّ عَلَى الحَدُثِ، وَلَمُ يَتَضَمَّنُ كُلَّ أَحرُفَ الفِعلِ؛ بَلُ نَقَصَ عَنهُ لَفظاً أوتَقدِيُراً مِنُ دُونِ عِوَضٍ، كـ "تَوَضَّأَ وُضُوءًا". جامع الدروس ۱۹۳/۱

المَصدَرُ المِيمِيُّ: هُوَ اسمٌ مَبدُوءٌ بِمِيمٍ زَائِدَةٍ مَفتُوحَةٍ لِغَيرِ المُفَاعَلَةِ، لِلدَّلَالَةِ عَلىٰ مُجَرَّدِ الحَدُثِ.

وَيُصَاغُ مِنَ الفِعلِ الثُّلاَثِيِّ عَلىٰ وَزُنِ "مَفعَلٌ" أو "مَفعِلٌ"، وَمِنُ غَيرِ الثُّلاَثِيِّ عَلىٰ زِنَةِ اسمِ المَفعُولِ. موسوعة بتغيير ٦٣٠

المَصدَرُ المَبنِيُّ للفاعلِ: اِنُ أُضيفَ المَصدرُ اِلَى الفَاعِلِ كانَ مَبنِياً للفاعِلِ، نَحوُ: نَصَرَ يَنُصُرُ نَصُراً(كَوُنُ الشَّيئِ نَاصِراً شے کا مدد کرنے والا ہونا)۔

المَصدَرُ المَبنيُّ للمَفعولِ: اِنُ اُضِيفَ المَصدرُ اِلَى المَفعولِ كانَ مَبنِياً للمَفعُولِ، نَحوُ: نُصِرَ يُنُصَرُ نَصُراً (كَونُ الشَّيئِ

مَنصُوراً شئے کامدد کیا ہوا ہونا)۔

مَلحوظةٌ: اِنْ لَمْ يُذكرْ معَهٗ شَيءٌ مِنهمَا كانَ مُحتَمِلاً للمَعنَيَيْنِ.

الاسمُ المُشتَق: هُوَ مَا كَانَ مَأخُوذاً مِن غَيرِهٖ (اَلمَصدَرِ حَسبَ البِصرِيِّينَ، وَالفِعلِ حَسبَ الكُوفِيِّينَ).

وَالأَسمَاءُ المُشتَقَّةُ عَشَرَةُ أَنوَاعٍ، وَهِيَ: اِسمُ الفَاعِلِ، اسمُ المَفعُولِ، الصِّفَةُ المُشَبَّهَةُ، صِيَغُ المُبَالَغَةِ، اسمُ التَّفضِيلِ، اسمُ الزَّمَانِ، اسمُ المَكَانِ، اسمُ الاٰلَةِ، المَصدَرُ المِيمِيُّ، مَصدَرٌ فَوقَ الثُّلاَثِيِّ المُجَرَّدِ. موسوعة: ٧٣

اسْمُ الفَاعِلِ: اسمٌ مُشتَقٌّ مِن فِعلٍ لِيَدُلَّ عَلٰى مَن قَامَ بِهٖ الفِعلُ بِمَعنىٰ الحُدُوثِ.

وَصِيغَتُه مِنَ الثُّلاثِيِّ المُجَرَّدِ: عَلىٰ وَزْنِ فَاعِلٍ، كَـ "ضَارِبٍ"؛ وَمِن غَيرِهٖ عَلىٰ صِيغَةِ المُضَارِعِ مِن ذٰلِكَ الفِعلِ بِمِيمٍ مَضمُومٍ مَكَانَ حَرفِ المُضَارَعَةِ وَكَسرِ مَا قَبلَ الآخِرِ، كَـ "مُدْخِلٍ".

اسْمُ المَفْعُولِ: اسمٌ مُشْتَقٌّ مِن فِعلٍ مُتَعَدٍّ لِيَدُلَّ عَلىٰ مَن وَقَعَ عَلَيهِ الفِعلُ.

وَصِيْغَتُهٗ مِن مُجَرَّدِ الثُّلاَثِي: عَلىٰ وَزْنِ "مَفْعُولٍ" لَفظاً: كَمَضرُوبٍ، أو تَقْدِيراً: كَمَقُولٍ وَمَرمِيٍّ؛ وَمِن غَيرِهٖ كَاسمِ الفَاعِلِ بِفَتْحِ مَاقَبلَ الاٰخِرِ، كَمُدْخَلٍ وَمُسْتَخْرَجٍ.

الصِّفَةُ المُشَبَّهَةُ: اسمٌ مُشتَقٌّ مِن فِعلٍ لاِزمٍ لِيَدُلَّ عَلىٰ

مَن قَامَ بِهِ الفِعلُ بِمَعنى الثُبُوتِ: حسنٌ، ظريفٌ.

وَصِيْغَتُهَا عَلىٰ خِلافِ صِيغَةِ اسمِ الفَاعِلِ وَالمَفعُولِ، إنَّمَا تُعْرَفُ بِالسِّمَاعِ: كَحَسَنٍ، وصَعْبٍ، وَظَرِيفٍ.

اسمُ التَفضِيلِ: اسمٌ مُشتَقٌّ مِن فِعلٍ لِيَدُلَّ عَلىٰ المَوصُوفِ بزِيَادَةٍ عَلىٰ غَيرِهِ وَ صِيغَتُه: للمُذكَّرِ افْعَلُ، وَلِلمُؤَنَّثِ فُعُلىٰ.

اسْمُ الآلَةِ: هُوَ اسْمٌ مُشتَقٌّ يَدُلُّ عَلىٰ آلَةِ صُدُورِ الفِعلِ، وَأَوْزَانُهُ ثَلاثَةٌ: مِفْعَلٌ، مِفْعَلَةٌ، مِفْعَالٌ.

اسْمُ المُبَالَغَةُ: صِيغَةٌ بِمَعنىٰ اسْمِ الفَاعِلِ تَدُلُّ عَلىٰ زِيَادَةِ الوَصْفِ فِي المَوصُوفِ، كَـ "عَلاَّمَةٍ".

اسمُ الزّمان: هُوَ مَا يُؤْخَذُ مِنَ الفِعلِ لِلدَّلَالَةِ عَلىٰ زَمَنِ الحَدَثِ، نَحوُ: وَافِنِي مَطلعَ الشَّمسِ، أَي وَقتَ طُلُوعِها. الدروس ١٥١/١

اسمُ المَكان: هُوَمَايُؤْخَذُ مِنَ الفِعلِ لِلدَّلَالَةِ عَلىٰ مَكَانِ الحَدَثِ، كَقَولِهِ تَعَالىٰ: ﴿حَتىٰ إِذَا بَلَغَ مَغرِبَ الشَّمسِ﴾ أَيْ مَكَانَ غُرُوبِهَا. جامع الدروس ١٥١/١

الفعلُ وأقسامُه

الـفِعلُ الـمَاضِـي: هُـوَ فِـعلٌ دَلَّ عَلىٰ زَمَانٍ قَبلَ زَمَانِكَ، نَحوُ: نَصَرَ.

الفِعلُ الـمُضَارِعُ: وَهُـوَ فِعلٌ يَشْبَهُ الاسمَ بِإحدىٰ حُرُوفِ "أتَيْنَ" فِي أوَّلِهِ لَفظاً، نَحوَ: يَنصُرُ.

الأمْرُ: هُوَ صِيغَةٌ يُطلَبُ بِهَا الفِعلُ مِنَ الفَاعِلِ المُخَاطَبِ، كـ"أُنصُرْ".

فِـعْلُ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُه: هُـوَ فِـعلٌ حُذِفَ فَاعِلُهُ وَأُقِيمَ المَفعُولُ مَقَامَهُ وَيَختَصُّ بِالمُتَعَدِّي.

الفِعلُ اللّازِمُ: هُـوَ مَـا لايُتَوَقَّفُ فَهْمُ مَعْنَاهُ عَلىٰ مُتَعَلِّقٍ غَيرِ الفَاعِلِ، نَحوُ: صَعِدَ زَيدٌ.

الفِعلُ الـمُتَعَدِّي: وَهُـوَمَا يُتَوَقَّفُ فَهْمُ مَعنَاه عَلىٰ مُتَعَلِّقٍ غَيرِ الفَاعِلِ: كَنَصَرَ عمرٌ.

الفِعُلُ المعروفُ: هُـوَ الَّذِي ذُكِرَ فَاعِلُهُ فِي الكَلَامِ لَفظاً أَو تَقدِيراً. موسوعة ٤٩٧ ، نَحوُ: نَصَرَ زَيدٌ.

الفعلُ المجهولُ: هُـوَ الَّذِي لم يُذكَرُ فَاعِلُهُ فِي الكَلَامِ.
موسوعة: ٤٩٧ ، نَحوُ: نُصِرَ زَيدٌ.

الـمجزوم: هُـوَ الـفِـعـلُ الَّـذِي سَبَقَهُ أَحَدُ أَحرُفِ الجَزمِ أَوِ الَّذِي يَكُونُ جَواباً، نَحوُ: لَمْ يَنْصُرْ.

الـفـعل الجامد: هُـوَ الـفِـعـلُ الَّذِي يُلاَزِمُ صِيغَةً وَاحِدَةً لاَ يُـفَـارِقُهَـا، وَهُـوَ ثَلاَثَةُ أَنـوَاعٍ: الـمُلاَزِمُ لِلمَاضِي، نَحوَ: أَفعَالَ المَدحِ وَالـذَّمِّ وَغَيــرِهِـمَــا؛ وَالـمُلاَزِمُ لِلأَمــرِ، نَـحـوُ: هَــبْ تَعَلَّمْ؛ وَالمُلاَزِمُ لِلمُضَارِعِ، نَحوُ: يَهِيطُ بِمَعنى يَصِيحُ. موسوعة بحذف ٤٩٢

الحَرْفُ الأصْلِيُّ: هُوَ الَّذِي يَبْقىٰ فِيْ كُلِّ التَّصارِيفِ، قواعد اللغة ٩٣ نَحوُ: نَ، صَ، رَ فِيْ قَولك "مُسْتَنْصِرٌ".

الحَرْفُ الزَّائِدُ: هُـوَ الَّـذِي يُحْذَفُ مِنْ بَعْضِ التَصارِيفِ. (ايضاً)، نحوُ: مَ، سَ، تَ فِيْ قَوْلِكَ "مُسْتَنْصِرٌ".

الفِعلُ المَزِيدُ: هُـوَ مَا زِيدَ فِيهِ حَرفٌ أَوْ حَرفَانِ أَوْ ثَلاثَةُ أَحْرُفٍ(١). قواعد/١٠٥ بتغيير

الميزانُ الصَّرفِيُّ: هُوَ مِقيَاسٌ وَضَعَهُ العُلَمَاءُ لِمَعرِفَةِ أَحوَالِ بِنيَةِ الكَلِمَةِ، وَقَد جَعَلُوهُ مُكَوَّناً مِن ثَلاَثَةِ أَحرُفٍ، هِيَ: فَ، عَ، لَ.موسوعة ٦٦٢

الـصَّحِـيـحُ في الصَّرْفِ: كَـلِـمَةٌ لاتَـكُـونُ فِي حُرُوفِـهِ الأَصـلِيَّةِ هَمْزَةٌ، وَلاحَـرْفٌ مِـنْ أَحْـرُفِ الـعِـلَّةِ، وَلا حَرْفانِ مِنْ جِنْسٍ واحِدٍ، نحو: نَصَرَ.

الـمَهْمُوزُ: فِعْلٌ تَكُونُ فِي حُرُوفِهِ الأَصْلِيَّةِ هَمْزَةٌ، نحوَ: سَئَلَ.

---

(١) **الملاحظة**: إذا لَـمْ يَـكُنِ الفِعلُ مَاضِياً، وَجَبَ رَدُّه إلىٰ المَاضِيْ لِيُعرَفَ أ مُجرَّدٌ هُوَ؟ أَمْ مَزِيدٌ ؟ وَمَا أَحْرُفُ الزِيَادَةِ فِيهِ ؟قواعد ١٠٥

المُعْتَلُّ: مَاكَانَ أَحَدُ حُرُوفِهِ الأَصْلِيَّةِ حَرفُ عِلَّةٍ.

فَإِنْ كَانَ حَرفاً وَاحِداً فَهُوَ عَلىٰ ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ:

مُعْتَلُّ الفَاءِ (المِثَالُ)، نَحوُ: وَعَدَ، وَرُدٌ؛ مُعتَلُّ العَينِ (الأَجْوَفُ)، نَحوُ: قَالَ بَيْعٌ؛ مُعتَلُّ اللَّامِ (النَّاقِصُ)، نَحوُ: دَعىٰ، دَلْوٌ.

اللَّفِيفُ: مَاكَان فِيهِ حَرْفَانِ أَصْلِيَّانِ مِنْ حُرُوفِ العِلَّةِ، سَوَاءٌ كَانَا مُجْتَمِعَيْنِ –نَحوُ: شَوىٰ، يَومٌ–؛ أَو مُتَفَرِّقَينِ، نَحوُ: وَلِيَ، وَحيٌ. موسوعة بتغيير ٤٩٥

الإدغام: إدخالُ حرفٍ في حرفٍ آخرَ منْ جِنسِهِ بِحَيْثُ يَصِيرَانِ حَرفاً واحِداً مُشدَّداً، مِثلُ: مَدَّ يَمُدُّ مَدًّا، وَأصلُها: مَدَدَ يَمْدُدُ مَدْداً. جامع الدروس ٢/٦٦

الإعلال: حَذفُ حَرفِ العِلَّةِ أو قَلبُه أو تَسكينُه، مثل: يَرِثُ قالَ، يَمْشِي، أصلُها: يَوْرِثُ، قَوَلَ، يَمشِيُ. جامع الدروس ٢/٧١

الإلحاق: أن يُزادَ علىٰ اَحْرُفِ كلمةٍ، لِتُوَازِنَ كلمةً أخرىٰ، وشرطُ الإلحاقِ في الأفعالِ اِتِّحادُ مَصدَرَيِ المُلحَقِ والمُلحَقِ به. جامع الدروس ١/١٦٥

بقية أنواع الفعل

أفعَالُ القُلُوبِ: هِيَ الَّتِي مَعَانِيهَا قَائِمَةٌ بِالقَلبِ وَمَقصُودُنَا مِن أَفعَالِ القُلُوبِ هُنَا مَا يَتَعَدَّى لِاثنَينِ. موسوعة ٤٣٦

وَهِيَ سَبعَةٌ: عَلِمْتُ، ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ، رَأيتُ، وَجَدْتُّ، زَعَمْتُ.

وَهِيَ أَفْعَالٌ تَدْخُلُ عَلَىٰ المُبتَدَأِ والخَبَرِ فَتَنْصِبُهُمَا عَلى المَفعُولِيَّةِ، نَحوُ: عَلِمْتُ زَيْداً عَالِماً.

الأفْعَالُ النَّاقِصَةُ: هِيَ أفعَالٌ وُضِعَتْ لِتَقرِيرِ الفَاعِلِ عَلىٰ صِفَةٍ غَيرِ صِفَةِ مَصْدَرِهَا، نحوُ: ﴿كانَ اللّٰهُ عَلِيْماً حَكِيْماً﴾.

أفْعَالُ المُقَارَبَةِ: هِيَ أفعَالٌ وُضِعَتْ لِلدَّلالَةِ عَلىٰ دُنُوِّ الخَبَرِ لِفَاعِلِهَا.

وَهِيَ ثَلٰثَةُ أقسَامٍ: الأوَّلُ لِلرَّجَاءِ، نحوُ: عَسىٰ زَيْدٌ أنْ يَقُوْمَ، والثَّانِي لِلحُصُولِ، نحوُ: كادَ زَيْدٌ أنْ يَقُومَ، والثَّالِثُ لِلأخذِ والشُرُوعِ فِي الفِعلِ، نحوُ: طَفِقَ زَيْدٌ يَكْتُبُ.

التعجب: هُوَ انفِعَالُ النَّفسِ عَمَّا خَفِيَ سَبَبُهُ.

فِعلا التَّعَجُّبِ: مَا وُضِعَ لِإنْشَاءِ التَّعَجُّبِ، وَلَهُ صِيْغَتَانِ: "مَا أفْعَلَهُ" نَحوَ: مَا أحْسَنَ زَيداً -أيْ أيُّ شَيءٍ أحْسَنَ زَيداً-، وَ"أَفْعِلْ بِه" -نَحوَ: أحْسِنْ بِزَيدٍ-.

أفعَالُ المَدْحِ وَالذَّمِّ: مَاوُضِعَ لِإنْشَاءِ مَدْحٍ أوذَمٍّ.

أمَّا المَدْحُ، فَلَه فِعْلَانِ: نِعْمَ حَبَّذَا، وَأمَّا الذَّمُّ، فَلَه فِعْلَان: بِئْسَ، سَاءَ.

الحروفُ وأنواعُه

الحرْفُ العاملُ: مايحدثُ أعراباً(أي تغيراً) في آخر الكلمات، نحوُ: "اِنَّ" فِي قَولكَ اِنَّ زَيداً قَائِمٌ.

الحروفُ المعاني: كـل حرف أوْ شبه حرف لهُ وظيفة نحوية أو صرفية أو صوتية ذات دلالة. معجم حروف المعاني

أو: هُوَ الَّذي يُفِيدُ مَعنىً جَدِيداً تَجلِبُهُ مَعَهَا. موسوعة٦٣٣

الحرْفُ العا طلُ : مـا لايُـحدِثُ أعراباً فِي آخِرِغَيرِهِ مِنَ الكَلِمَاتِ، كَـ "هَلْ، وهَلّا" وغيرهما. (دروس: ١٩١/٣) ويسمىّ غيرَ العاملِ أيضاً.

الأداة: كَلِمَةٌ تَربِطُ بَينَ المُسنَدِ وَالمُسنَدِ إِلَيهِ، أَو بَينَهُمَا وَبَينَ الفُضلَةِ، أَو بَينَ جُملَةٍ وَأُخرىٰ

وَالأَدوَاتُ إِمَّـا حُـروفٌ، نَحوُ: حُروفُ الجرِّ، وَالعَطفِ، وَالجَوَابِ، وَالتَّـنبيـهِ؛ وَإِمَّا أَسمَاءٌ، نَحوُ: اَلأَسمَاءُ الِاستِفهَامِ؛ وَإِمَّا أَفعَالٌ، نَحوُ: أَدوَاتُ الِاستِثنَاءِ: عَدَا، حَاشَا، خَلاَ اَلمَسبُوقَةِ بِـ "ما" اَلمَصدَرِيَّةُ. موسوعة ٣٢

حُـرُوفُ الـجَرِّ: حُـرُوفٌ وُضِعَـتْ لِإفْـضَـاءِ (١)الفِعْلِ و (٢)شِبْهِـهِ أو (٣)مَـعْـنىٰ الفِعْلِ إلىٰ مَا تَلِيهِ، نَحوَ: مَرَرْتُ بِزَيدٍ، وَأَنَا مَارٌّ بِزَيدٍ، وَهٰذا فِي الدَّارِ أَبُوكَ، أيْ أُشِيرُ إِلَيهِ فِيهَا.

الحُرُوْفُ المُشَبَّهَةُ بِالفِعلِ: سِتَّةٌ إِنَّ،أَنَّ، كَأَنَّ،لٰكِنَّ،لَيْتَ،لَعَلَّ.

وهٰـذِهِ الـحُـرُوفُ تَـدْخُلُ عَلىٰ الجُمْلَةِ الاسْمِيَّةِ، تَنْصِبُ الاسمَ

وترفَعُ الخَبَرَ، نَحوَ: إنَّ زَيداً قَائِمٌ (١).

حُرُوفُ العَطْفِ: عَشَرَةٌ: الـوَاوُ، الـفَاءُ، ثُمَّ، حَتّى، أوْ، إمَّا، أمْ، لا، بَلْ، لٰكِنْ.

[١] فالأرْبَعَةُ الأُوَلُ (الوَاوُ، الفَاءُ، ثُمَّ، حَتّى) لِلجَمْعِ.

[٢] وثَـلٰثَتُهَـا الـمُتَـوَسِّـطَةُ (أوْ، إمَّـا، أمْ،) لِثُبُوتِ الحُكْمِ لِأحَدِ الأمْرَينِ مُبْهَماً لا بِعَينِه، نَحوَ: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ أوإمْرَأةٍ.

و"إمَّـا" إنَّـمَـا تَـكُـونُ حَرفَ العَطْفِ إذا تَقَدَّمَتْهَا "إمَّا" أُخْرىٰ، نَحوَ: العَدَدُ إمَّا زَوْجٌ وإمَّا فَرْدٌ.

وَأَمَّا "أَمْ" فَلَهُ قِسمَانِ:

أمِ الـمُتَّصِلَةُ: وَهِـيَ مَـايُسْأَلُ بِهَا عَن تَعْيِيْنِ أحَدِ الأمْرَينِ والسَّائِلُ بِهَا يَعْلَمُ ثُبُوتَ أحَدِهِمَا مُبهَماً بِخِلافِ "أوْ".

أمِ الـمُنْقَطِعَةُ: وَهِـيَ مَاتَكُونُ بِمَعنىٰ بَلْ مَعَ الهَمْزَةِ، كَمَا رَأيْـتَ شَبَـحاً مِن بَعِيدٍ، قُلْتَ إنَّهَا "لإبِلٌ" عَلىٰ سَبِيلِ القَطْعِ، ثُمَّ حَصَلَ لَكَ شَكٌّ أنَّهَا "شَاةٌ" فَقُلْتَ أمْ هِيَ شَاةٌ.

[٣] وَثَلاَثَتُهَا الأَخِيرَة (لا، بَـلْ، لٰـكِنْ) جَمِيعُهَا لِثُبُوتِ الحُكْمِ لأحَدِ الأمْرَينِ مُعَيَّناً.

---

(١) **مُلاحظة**: سُـمِّيَتْ هٰذِهِ الأَحرُفُ "المُشَبَّهَةُ بِالفِعلِ"؛ لِأَنَّهَا تَشْبَهُ الفِعلَ فِي خَـمسَةِ أُمُـورٍ: أَوَّلُهَـا، تَـضَـمُّـنُهَا مَعنَى الفِعلِ؛ وَثَانِيهَا، بِنَاؤُهَا عَلَى الفَتحِ كَالفِعلِ المَاضِي؛ ثَـالِثُهَـا، قُبُـولُهَـا نُـونَ الوِقَايَةِ كَالفِعلِ، نَحوُ: إِنَّنِي؛ وَرَابِعُهَا، عَمَلُهَا الرَّفعَ وَالنَّصبَ كَالفِعلِ؛ وَخَامِسُهَا، تَأْلِيفُهَا مِن ثَلاَثَةِ أَحرُفٍ فَمَا فَوقُ. حاشية موسوعة ١٥٥

حُرُوْفُ التَنْبِيهِ: ألا،أمَا، هَا: وُضِعَتْ لِتَنبِيْهِ المُخَاطَبِ؛ لِئَلَّا يَفُوتَه شَيءٌ مِنَ الكَلامِ، نحو قوله تعالىٰ: ﴿أَلا إِنّهُمْ هُمُ المُفْسِدُوْنَ﴾.

النداءُ: هُوَ طَلَبُ إِقبَالِ المُخَاطَبِ بِالحَرفِ: "يَا" وَإِخوَتِه. موسوعة٦٧٤

حُرُوفُ النِّدَاءِ: خَمْسَةٌ: يَا، أيَا، هَيَا، أيْ، الهَمْزَةُالمَفْتُوحَةُ.

الإيجاب: هُوَ الرَّدُّ عَلىٰ اِستِفهَامٍ أَو نَحوِهِ. موسوعة

حُرُوفُ الإيْجَابِ: سِتَّةٌ: نَعَمْ ، بَلىٰ، أَجَلْ، جَيْرِ، إنَّ، إيْ.

زيادةُ الحرفِ: هِيَ زِيَادَةُ حَرفٍ مِنْ أَحرُفِ المَعَانِي لِلتَّاكِيدِ أَو لِلحَصرِ أَو لِلمُبَالَغَةِ. موسوعة ٣٩٤

حُرُوفُ الزِيَادَةِ: سَبْعَةٌ: إنْ، أنْ، مَا، لَا ،مِنْ، البَاءُ، اللامُ.

التفسير: هُوَ الإِبَانَةُ وَالإِيضَاحُ وَالشَّرحُ. موسوعة ٢٦٦

حَرْفَا التَّفسِيْرِ: أيُ ،أنْ.

الجُمْلَةُ التفْسِيْرِيَّةُ: وَهِيَ الفَضْلَةُ الكَاشِفَةُ لِحَقِيقَةِ مَا تَلِيهِ وَهِيَ ثَلاثَةٌ: المُجَرَّدَةُ مِنْ حَرفِ التَّفْسِيرِ، المَقْرُونُ بِأيْ، المَقْرُونُ بِأنْ. النحو القرآني ٥١٦

حُرُوفُ المَصْدَرِ: هِيَ الَّتِي يُؤَوِّلُ مَا بَعدَهَا بِمَصدَرٍ يُعرَبُ حَسبَ مَوقِعِهِ فِي الجُملَةِ. موسوعة ٦٣١ وَهِيَ ثَلَثَةٌ: مَا،أنْ، أنَّ.

العَرْضُ: هُوَ طَلَبٌ بِلِيْنٍ، نَحوُ:أَلَا تُحِبُّونَ أنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ. القرآني٥٢٩

التَحْضِيضُ: هُوَ التَّرغِيبُ القَوِيُّ فِي فِعلِ شَيْءٍ أَو تَركِهِ. (موسوعه ٢١٩) نَحوُ: أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوماً.

حُرُوفُ التَّحْضِيْضِ: وهِيَ أَرْبَعَةٌ هَلَّا، أَلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا. لَهَا

صَدْرُ الكَلاَمِ ومَعْنَاهَا حَضٌّ عَلىٰ الفِعلِ، إنْ دَخَلَتْ عَلىٰ المُضَارِعِ، –نَحوَ: هَلاَّ تَأْكُلُ ولَوْمٌ–، إنْ دَخَلَتْ عَلىٰ المَاضِيْ، –نَحوَ: هَلاَّ ضَرَبْتَ زَيداً–.

التوقع: هُوَ انتِظَارُ الحُدُوثِ. موسوعة ٢٧٧

حَرْفُ التَّوَقّعِ: "قَدْ" وهِيَ فِي المَاضِي لِتَقْرِيبِ المَاضِي إلىٰ الحَالِ، نَحوَ: قَدْ رَكِبَ الأمِيرُ أيْ قُبَيْلَ هٰذا.

الاسْتِفهَامُ: طَلَبُ العِلْمِ بِشَيءٍ لَمْ يَكُنْ مَعلُوماً مِنْ قَبلُ. قواعد٦٢

أو: هُوَ طَلَبُ مَعرِفَةِ اِسمِ الشَّيءِ، أَو حَقِيقَتِهِ، أَو عَدَدِهِ، أَو صِفَةٍ لَاحِقَةٍ بِهِ. موسوعة ٥١

حَرفَا الاسْتِفْهَامِ: الهَمْزَةُ وهَلْ، لَهُمَا صَدرُ الكَلاَمِ.

الصدارة: هِيَ فِي النَّحوِ اِختِصَاصُ الكَلِمَةِ بِوُقُوعِهَا فِي أَوَّلِ الـكَلاَمِ، وَالأَسمَاءِ الَّتِي لَهَا حَقُّ الصَّدَارَةِ بِنَفسِهَا، هِيَ: أَسمَاءُ الِاستِفهَامِ، وَأَسـمَاءُ الشَّرطِ، وَ"مَا" التَّعَجُّبِيَّةُ، وَ"كَمْ" الخَبَرِيَّةُ، وَضَمِيرُ الشَّأْنِ، وَمَا اقتَرَنَ بِلَامِ الِابتِدَاءِ، وَالمُضَافُ إِلىٰ مَالَهُ حَقُّ الصَّدَارَةِ يَكتَسِبُ التَّصدِيرَ. موسوعة ٤١٦

الشَّرْط: هُوَ قَرنُ أَمرٍ بِآخَرَ مَعَ وُجُودِ أَدَاةِ شَرطٍ، بِحَيثُ لَايَتَحَقَّقُ الثَّانِي إِلَّا بِتَحَقُّقِ الأَوَّلِ. موسوعة ٤٠٨

أَدَوَاتُ الشَّرْطِ: وَهِيَ مَا وُضِعَتْ لِتَعْلِيقِ جُمْلَةٍ بِجُمْلَةٍ، تَكُونُ الأُوْلىٰ سَبَباً وَالثَّانِيَةُ مُسَبَّباً، ويَتَعَلَّقُ وُجُودُ الثَّانِيَةِ علىٰ وُجُودِ الأُوْلىٰ.

الجزم: (فِي النَّحوِ) حَالَةُ الفِعلِ المُضَارِعِ المَسبُوقِ بِجَازِمٍ، أَو الوَاقِعِ جَواباً لِلطَّلَبِ بِشَرطِ أَن يَكُونَ مَاقَبلَهُ سَبَباً لِمَا بَعدَهُ، مُجَرَّداً مِنَ الوَاوِ وَالفَاءِ النَّاصِبَتَينِ. موسوعة ٢٩٧

الأَدَوَاتُ الجَازِمَةُ: إِنْ، إِذْمَـا، مَـنْ، مَا، مَهْمَا، مَتىٰ، أيْنَ، أيّانَ، حَيثُمَا، أيٌّ.

أَدَوَاتٌ غَيـرُ جَازِمَةٍ: وهـي: لَـوْ، لَـوْلَا، لَـوْمَا، لَمَّا، أمَّا، كُلَّمَا، إِذَا. النحو القرآنى٤٩

حروف العلة: وهـي: الألف، الواو، الياء، سُمِّيتُ "مُعتَلَّةً"؛ لأَنَّهَا عُرضَةٌ للتغيير، وتُقابِلُها "الحروفُ الصَّحِيحَة". معجم حروف المعاني

الحروف الأصلية: وهـي الحروف التي تثبت في تصريف الكلمة لفظاً أو تقديراً، وتقابلها الحروف الزائدة. معجم حروف المعاني

حَرفُ الرَدْعِ: "كَلَّا" وُضِعَـتْ لِـزَجْرِ المُتكَلِّمِ ورَدْعِهِ عَمَّا يَتَـكَـلَّـمُ بِـهِ، كَقَولِهِ تَعَالىٰ: ﴿وأَمَّا إِذَا مَا ابتَلٰه فَقَدَرَعَلَيهِ رِزقَهٗ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنْ كَلَّا﴾ أيْ لايَتَكَلَّمْ بِهٰذَا.

تَـاءُ التَـانِيثِ السَّاكِنَةُ: تَـلْـحَـقُ الـمَاضِيَ لِتَدُلَّ عَلىٰ تَأنِيثِ مَا أُسْنِدَ إِلَيهِ الفِعلُ، نَحوَ: ضَرَبَتْ هِنْدٌ.

التَنوِينُ: نُـونٌ سَاكِنَةٌ تَتبَعُ حَرَكَةَ اٰخِرِ الكَلِمَةِ لا لِتأْكِيدِ الفِعلِ. وَهِيَ خَمسَةُ أقسَامٍ: تَنوِينُ التَمَكُّنِ، التَنْكِيرِ، العِوَضِ، المُقَابَلَةِ، التَرَنُّمِ.

نُونُ التَّاكِيْدِ: وَهـيَ وُضِـعَتْ لِتَاكِيدِ الأمرِ والمُضَارِعِ إذَا كَانَ فِيهِ طَلَبٌ بِإزَاءِ قَدْ لِتَاكِيدِ المَاضِي.

نُونُ الوِقَايَةِ: إنَّ يَـاءَ الـمُتَكَلِّمِ مِنَ الضَمائِرِ المُشْتَرِكَةِ بَينِ مَـحَـلَّيَـيْ الـنَّصَبِ والجَرِّ، فَإنْ نَصَبَهَا فِعلٌ مَاضِياً أوْ مُضَارِعاً، أوْ أمراً أوْ إسْمَ فِعلٍ أوْ لَيْتَ، دَخَلَ قَبلَهَا نُونُ الوِقَايَةِ. القرآنى/٩٢

اهم مراجع

مأخذ	مؤلف	مكتبة
معجم القواعداللّغة العربية	الدكتور جورج مترى عبد المسيح	مكتبة لبنان
النحو القرآنى قواعد وشواهد	الدكتور جميل أحمد ظفر	مكة المكرمة
شرح ابن عقيل	قاضى القضاة بهاء الدين	مكتبة طيبة
الأشباه والنظائر فى النحو	للإمام جلال الدين السيوطى	مكتبة عباس احمد الباز
موسوعة النحو والصرف والاعراب	أميل بديع يعقوب	دار العلم للملائين بيروت
تيسير النحو	سعد كريم الفقي	دار اليقين
المعجم المفصل في الأعراب	الأستاذ طاهر يوسف الخطيب	دار الكتب العلمية
التعريفات الفقهية	المفتي سيد محمد عميم الإحسان	دار الكتب العلمية
كافيه	علامه ابن حاجب	مكتبۂ حجاز
جامع الدروس العربية	الدكتور عبد المنعم خليل ابراهيم	قديمی کتب خانہ کراچی
قواعد اللغة العربية	السيد محسن احمد باروم	مكتبة وزارة المعارف
شرح شذور الذهب	جمال الدين ابن هشام الأنصارى	مكتبة مؤسسة الرسالة
كتاب التعريفات مع الإضافات	للجرجانى	مكتبة فقيه الأمت ديوبند
سفينة البلغاء	لفيف من الأساتذه	جامعه دار البيل
هداية النحو	سراج الدين الأودهي	اتحاد بکڈپو دیوبند
دستور العلماء	عبد النبي بن عبد الرسول	مجلس دائرة المعارف

مرحلۂ اولیٰ

اسم کے اہم سوالات

(۱) اگر اسم ہے تو علامت اسم کیا ہے؟ (۲) معرب ہے یا مبنی؟ (۳) معرب ہے تو منصرف ہے یا غیر منصرف؟ اگر غیر منصرف ہے تو کون سے دو سبب ہیں؟ (۴) اسم غیر متمکن کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور یہ کونسی قسم میں سے ہے؟ (۵) معرفہ ہے یا نکرہ؟ اگر معرفہ ہے تو معرفہ کی کون سی قسم؟ (۶) مذکر ہے یا مؤنث؟ (۷) واحد، تثنیہ، جمع میں سے کیا ہے؟ (۸) اگر جمع ہے، تو جمع قلت ہے یا جمع کثرت؟ سالم ہے یا مکسر؟ (۹) اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ اور اعراب کیا ہے؟ (۱۰) اسمائے عاملہ کتنے ہیں اور یہ کونسی قسم ہے؟ (۱۱) توابع کتنے ہیں، اور یہ کونسی قسم ہے؟

فعل کے اہم سوالات

(۱) اگر فعل ہے تو علامت فعل کیا ہے؟ (۲) معرب ہے یا مبنی؟ مبنی ہے تو کیوں؟ (۳) معروف ہے یا مجہول؟ اگر معروف ہے تو لازم ہے یا متعدی؟ (۴) اگر متعدی ہے تو متعدی کی چار قسموں میں سے کونسی قسم؟ (۵) اگر مضارع ہے تو مرفوع، منصوب و مجزوم میں سے کیا ہے؟ اور اُس کا اعراب کیا ہے؟ (۶) کیا افعالِ ناسخہ (ناقصہ، مقاربہ، قلوب)، افعالِ مدح وذم اور تعجب، میں سے ہے؟ اگر ہے تو کونسی قسم؟ (۷) ثلاثی ورباعی مجرد ومزید فیہ کے کتنے ابواب ہیں، اور یہ فعل کون سے باب سے ہے؟ (۸) اگر ملحق ہے تو ملحق برباعی مجرد ومزید فیہ کے کتنے ابواب ہیں؟ اور یہ کونسے باب سے ہے؟ (۹) ہفت اقسام میں سے کون سی قسم ہے؟ (۱۰) اگر مہموز، معتل ومضاعف میں سے ہے، تو کیا تعلیل، تخفیف یا ادغام ہوا ہے؟ (۱۱) اس فعل کی صرف صغیر کرنے کے بعد صرف کبیر کرتے ہوئے صیغہ، بحث وترجمہ بتاؤ۔

حرف کے اہم سوالات

(۱) اگر حرف ہے تو علامت حرف کیا ہے؟ (۲) مبنی ہے یا معرب؟ (۳) حروف عاملہ میں سے ہے یا غیر عاملہ میں سے ہے؟ اگر عاملہ میں سے ہے تو کیا عمل کرتا ہے؟ اور غیر عاملہ میں سے ہے تو حروف معانی کی کونسی قسم سے تعلق رکھتا ہے؟ (۴) اگر حروف عاملہ میں سے ہے تو کونسی قسم ہے؟ عاملہ دراسم ہے یا درفعل؟ (۵) اگر عاملہ دراسم ہے، تو دراسم کی سات قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ (۶) اگر مضارع پر داخل ہے تو حرف ناصب ہے یا جازم۔ (۷) حروفِ معانی کتنے ہیں اور یہ کس معنیٰ میں ہے؟

مرحلۂ ثانیہ

یہ لفظ اگر معرب ہے تو مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کتنے ہیں اور یہ ان میں سے کیا ہے؟

مرحلۂ ثالثہ

اس لفظ کا پہلے والے اور بعد والے کلمے سے (فعل فاعل، مبتداء خبر، موصوف صفت، مضاف مضاف الیہ، حال ذوالحال، ممیّز تمیز، عامل معمول میں سے) کیا تعلق ہے؟ اور اس کا حکم کیا ہے؟

مرحلۂ رابعہ

(۱) یہ عبارت مرکبِ مفید ہے یا غیر مفید؟ (۲) اگر مفید ہے تو جملہ اسمیہ، فعلیہ، شرطیہ، اور ظرفیہ میں سے کیا ہے؟ (۳) بہرصورت جملہ خبریہ ہے یا انشائیہ؟ (۴) اگر مرکب غیر مفید ہے تو اس کی تین قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟